الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 15 — جمعۃ المبارک 05/ستمبر 2008ء — 04/رمضان المبارک 1429 ہجری قمری ❁ 05/تبوک 1387 ہجری شمسی — شمارہ 36

طیّب رزق کے لئے دعا

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ فجر کی نماز کے بعد یہ دعا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا طَیِّبًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا

اے اللہ میں تجھ سے نفع مند علم، طیب رزق اور مقبول اعمال بجالانے کی التجا کرتا ہوں۔

(سنن ابن ماجہ کتا ب اقامۃ الصلوٰۃ ما یقال بعدالتسلیم حدیث نمبر915)

ارشادات عالیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قبولیت اصل میں آسمان سے نازل ہوتی ہے۔

نیکی جو صرف دکھانے کی غرض سے کی جاتی ہے وہ ایک لعنت ہوتی ہے۔

”قبولیت اصل میں آسمان سے نازل ہوتی ہے۔ اولیاء اور نیک لوگوں کا یہی حال ہوتا ہے کہ وہ اپنے اعمال کو پوشیدہ رکھا کرتے ہیں اور اپنے صدق وصفا کو دوسروں پر ظاہر کرنا عیب جانتے ہیں۔ ہاں بعض ضروری امور کو جن کی اجازت شریعت نے دی ہے یا دوسروں کو تعلیم کے لئے اظہار بھی کیا کرتے تھے۔

نیکی جو صرف دکھانے کی غرض سے کی جاتی ہے وہ ایک لعنت ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے وجود کے ساتھ دوسروں کا وجود بالکل ہیچ جاننا چاہئے۔ دوسروں کے وجود کو ایک مردہ کیڑا کی طرح خیال کرنا چاہئے کیونکہ وہ کچھ کسی کا بگاڑ نہیں سکتے اور نہ سنوار سکتے ہیں۔ نیکی کو نیک لوگ اگر ہزار پردوں کے اندر بھی کریں تو خدا تعالیٰ نے قسم کھائی ہوئی ہے کہ اسے ظاہر کردے گا اور اسی طرح بدی کا حال ہے۔ بلکہ لکھا ہے کہ اگر کوئی عابد زاہد خدا تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو اور اس صدق اور جوش کا جو اس کے دل میں ہے انتہا کے نقطہ تک اظہار کر رہا ہو اور اتفاقاً کنڈی لگانا بھول گیا ہو تو کوئی اجنبی باہر سے آکر اس کا دروازہ کھول دے تو اس کی حالت بالکل وہی ہوتی ہے جو ایک زانی کی عین زنا کے وقت پکڑا جانے سے۔ کیونکہ اصل غرض تو دونوں کی ایک ہی ہے یعنی اخفائے راز۔ اگرچہ رنگ الگ الگ ہیں۔ ایک نیکی کو اور دوسرا بدی کو پوشیدہ رکھنا چاہتا ہے۔ غرض خدا کے بندوں کی حالت تو اس نقطہ تک پہنچی ہوئی ہوتی ہے۔ نیک بھی چاہتے ہیں کہ ہماری نیکی پوشیدہ رہے اور بد بھی اپنی بدی کو پوشیدہ رکھنے کی دعا کرتا ہے مگر اس امر میں دونوں نیک و بد کی دعا قبول نہیں ہوتی“۔ (ملفوظات جلد 3صفحہ186)

اسلام نے مردوں اور عورتوں کی مختلف ذمہ داریاں متعین کی ہیں مگر دونوں کے حقوق برابر ہیں۔

عورتوں کو چاہئے کہ آنحضرت ﷺ کے ان احسانات کو یاد کرکے جو آپؐ نے عورتوں پر فرمائے، کثرت سے آپؐ پر درود وسلام بھیجیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے احسانات کا شکر ادا کرتے ہوئے عبادات کی طرف خصوصی توجہ دیں۔

(قرآن مجید کی آیات، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے اسلام میں عورتوں کے مقام اور ان کے حقوق کا تفصیلی تذکرہ اور احمدی مردوں اور عورتوں کو اس بارہ میں خصوصی نصائح)

(سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا جلسہ سالانہ یوکے 2008ء کے موقع پر عورتوں سے خطاب)

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز کے بعد دوپہر کے اجلاس میں مختلف غیر از جماعت معزز مہمانوں کے خطابات۔ ٹرینیڈاڈ اور ٹوبیگو کے صدر مملکت کا تہنیتی پیغام۔

(رپورٹ مرتبہ : نسیم احمد باجوہ ۔ مبلغ سلسلہ یوکے)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا لجنہ سے خطاب

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن تقسیم میڈل وانعامات کی تقریب کے بعد حضور انور نے لجنہ اماء اللہ سے خطاب فرمایا۔

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

ایک زمانہ تھا کہ عورت کو اس کا جائز مقام نہیں دیا جاتا تھا۔ مسلمانوں میں بھی باوجود اس کے کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں عورت کے حقوق قائم کرتا ہے اس کا مقام ایسا تھا کہ بیوی کو پاؤں کی جوتی سمجھا جاتا تھا۔ اب بھی بعض مسلمان ممالک میں اور تیسری دنیا کے ممالک میں غریب ملکوں میں چاہے مسلمان ہوں یا غیر مسلم ہوں یا عیسائی ہوں عورت کی کوئی حیثیت نہیں

ہے۔ بعض معاشروں اور خاندانوں میں عورت کو بالکل حقیر سی چیز سمجھا جاتا ہے۔ مغرب جو آج عورت کی آزادی کا علمبردار بنا پھرتا ہے یہاں بھی چند دہائیاں پہلے تک عورت کی کوئی حیثیت نہیں تھی۔ آج مغرب میں عورتوں کے حقوق کا نعرہ لگایا جاتا ہے آج بھی بعض اہم کام مغرب کے تعلیمیافتہ لوگ عورت کو نہیں دینا چاہتے۔ مثلاً امریکہ جیسا ملک جو شہری آزادی کا چیمپئن کہلاتا ہے اس میں بھی آج بھی عورت کے صدر بننے پر اعتراض کیا گیا۔ گو اس تاثر کو زائل کرنے کی بعد میں کوششیں کی گئیں لیکن حقیقت میں ابھی وہاں ایک بہت بڑا طبقہ اس بات کے خلاف ہے کہ عورت صدر بنے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس کی بہ نسبت اسلام نے بے شک مرد اور عورت کے لئے مختلف ذمہ داریاں متعین کی ہیں مگر دونوں کے حقوق پھر بھی برابر ہیں۔

حضور انور نے اسلام سے قبل عرب معاشرہ میں عورت کی ناگفتہ بہ حالت کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ آنحضرتؐ نے آکر عورت کو اس کے حقوق دلائے۔ مثال کے طور پر اسلام کی بعثت سے قبل عورت ترکہ میں بانٹی جاتی تھی اور ایک بیوہ عورت کے کچھ حقوق نہ تھے اور وہ اپنے بارہ میں کسی فیصلہ کا حق نہیں رکھتی تھی۔ آنحضورؐ نے عورت کو ورثہ دلوایا۔ اسلامی اصول کے مطابق ایک بیوہ عورت چار ماہ اور دس دن کی عدت پوری کرنے کے بعد اپنے بارہ میں اپنی مرضی سے معروف کے مطابق فیصلہ کا حق رکھتی ہے۔ حضور نے قرآنی آیات کے حوالہ سے بتایا کہ خاوند کی وفات کے بعد عورت کو آزادی دی گئی ہے کہ وہ اپنے بارہ میں عدت کے بعد خود فیصلہ کرے اور رشتہ داروں کو اس بارہ میں روکیں پیدا کرنے سے منع فرمایا۔ پھر اسلام نے عورت کا ورثہ میں حق قائم کیا۔ اسلام سے پہلے کسی مذہب نے عورت کے اس طرح حق قائم نہیں کئے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ قرآن کریم نے اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ (النساء:35) کہہ کر مرد کو جو فضیلت عطا کی تھی وہ اس وجہ سے ہے کہ گھر کے خرچ کو چلانے کی ذمہ داری مرد پر ہے۔ اور اس کی کمائی پر عورت کو بھی حق ہے۔ لیکن عورت کی کمائی یا جائیداد میں سے مرد کچھ حصہ نہیں لے سکتا سوائے اس کے کہ وہ اپنی خوشی سے کچھ خرچ کرے۔

حضور نے قرآنی آیات کے حوالہ سے تفصیل سے اس بارہ میں اسلامی تعلیم کو بیان فرمایا اور فرمایا کہ وہی عورت جس کے کوئی حقوق قائم نہیں تھے اس کے متعلق مردوں کو کہا کہ عورت کی کمائی پر نظر نہ رکھو۔ گھر چلانے کی ذمہ داری مردوں پر ہے۔ پھر اسلام نے آزاد عورت کے حقوق ہی قائم نہیں فرمائے بلکہ لونڈی کے حقوق بھی قائم فرمائے۔

حضور انور نے قرآنی آیات کے حوالہ سے ورثہ کے بارہ میں حقوق کا تفصیل سے ذکر فرمایا اور بتایا کہ مردوں کو منع کیا گیا ہے کہ زبردستی عورتوں کے ورثہ سے لیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض مرد عورت کو تنگ کرتے ہیں مگر طلاق نہیں دیتے تاکہ ان کی جائیداد سے فائدہ اٹھاتے رہیں۔ اسی طرح بعض مرد عورت کو تنگ کر کے خلع لینے پر مجبور کرتے ہیں تا حق مہر معاف ہو جائے۔ اسی طرح علیحدگی کی صورت میں تحفے واپس مانگتے ہیں یا پھر جائیداد پر قابو رکھنے کے لئے بیوہ کو شادی نہیں کرنے دیتے یا بیوہ عورت کی شادی زبردستی اسی خاندان میں دوبارہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ تمام باتیں عورت کے ان بنیادی حقوق کے خلاف ہیں جو اسلام نے انہیں عطا کئے ہیں اور احمدی مردوں کو ان باتوں سے بچنا چاہئے۔ مردوں کو نصیحت کرتے ہوئے حضور انور نے یہ حدیث پیش فرمائی کہ ''خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ'' کہ تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے اہل وعیال کے ساتھ اچھا ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے بعض مردوں کی طرف سے عورتوں کی مار پیٹ کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ بعض عورتیں حضور کو اس سلسلہ میں دعا کے لئے خط لکھتی ہیں۔ ان کے خاوندوں کو مخاطب کرتے ہوئے حضور نے بیان کیا کہ آنحضورؐ نے تو فرمایا ہے کہ ''جو مرد بلاوجہ عورت کو مارتے ہیں وہ اللہ کی نظر میں بہت غلط کرتے ہیں''۔ حضور نے آنحضرت ﷺ کی احادیث کے حوالہ سے فرمایا کہ عورتوں کے حقوق میں یہ شامل ہے کہ جو تم خود کھاؤ اور پہنو، انہیں بھی وہی کھلاؤ اور پہناؤ۔

حضور انور نے مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کو بھی نصیحت فرمائی کہ وہ بھی اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور سچائی پر قائم ہو جائیں۔ حضور نے آنحضرتؐ کے عورتوں پر احسانات کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔ ایک حدیث حضور انور نے بیان فرمائی کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے بیٹے کو بیٹی پر فضیلت نہ دے اور بیٹی کی اچھی تربیت کرے تو اسے جنت کی بشارت ہے۔ حضور نے فرمایا کہ دیکھیں کس طرح آنحضرتؐ نے عربوں کو عورت کے مقام کے متعلق نصیحت فرمائی۔ آپؐ نے اپنی وفات سے قبل آخری لمحات میں بھی عورتوں سے حسن سلوک کی تاکید فرمائی۔

حضور انور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے بھی عورتوں کے مقام اور ان سے حسن سلوک کی تاکید فرمائی اور عورتوں کو ان تعلیمات کی روشنی میں توجہ دلائی کہ وہ ہر وقت اللہ اور اس کے رسول کے ان احسانات کا شکر ادا کرتی رہیں اور ان احسانات کو ادا کرنے کے یہ طریق بتائے کہ احمدی عورت عبادات کی طرف توجہ کرے اور اپنی اگلی نسلوں کو بھی ان عبادات کے ذریعہ خدا کی پہچان کروائے۔ آنحضورؐ کے احسانات کو یاد کر کے ان پر کثرت سے درود وسلام بھیجے۔ پردہ اور باقی اسلامی احکامات کی پابندی کریں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ عورتوں کی دعائیں اور صدقات ہی ہیں جو انہیں مردوں کی طرف سے پہنچنے والی تکلیفوں سے بچائیں گی۔ نیز فرمایا کہ جو عورتیں عبادات اور قرآن کی طرف توجہ کریں گی وہ جماعت کی ترقی میں اپنا کردار ضرور ادا کریں گی۔ حضور انور نے عورتوں کو یہ بھی تلقین فرمائی کہ انہیں دین کے معاملات میں غیرت دکھانی چاہئے جیسا کہ حضرت عمرؓ کی بہن نے دکھائی۔

حضور نے عورتوں کے اسلام کی ترقی میں کردار اور عورتوں کی مالی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے آنحضورؐ کی صحابیات اور حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان کی بہت سی عورتوں کی مثالیں پیش کیں۔ اس نہایت درجہ پُرحکمت، معلوماتی اور بصیرت افروز خطاب کے آخر میں حضور نے عورتوں کو نصیحت فرمائی کہ وہ عہد کریں کہ خود کو اور اپنی اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رکھنے کی کوشش کرتی رہیں گی۔ انشاء اللہ۔ دعا کے ساتھ اس خطاب کا اختتام ہوا۔

دوسرے روز بعد دوپہر اجلاس کی کارروائی

نماز ظہر وعصر اور وقفہ طعام کے بعد دوسرے روز بعد دوپہر کی کارروائی کا آغاز مکرم رفیق احمد صاحب حیات امیر جماعت احمدیہ یوکے کی زیر صدارت ہوا۔ مکرم ایاز محمود خان صاحب کی تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم امیر صاحب نے حاضرین کو بتایا کہ جلسہ کی روایت کے مطابق اس اجلاس میں ہمارے چند معزز مہمان حاضرین سے خطاب کریں گے جو جماعت سے خاص تعلق رکھتے ہیں۔ یکے بعد دیگرے مہمانوں نے خطابات فرمائے جن کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

❁......**Mr.Stephen Hammond MP:** ومبلڈن کے علاقہ سے تعلق رکھنے والے ممبر آف پارلیمنٹ Mr. Stephen Hammond MP نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے سب سے پہلے سب حاضرین جلسہ کو السلام علیکم کہا کہ مجھے آپ سے مخاطب ہو کر خاص فخر محسوس ہو رہا ہے۔ مَیں کئی سال سے آپ کے جلسوں میں شرکت کر رہا ہوں لیکن یہ جلسہ صد سالہ خلافت جوبلی کا جلسہ ہونے کی وجہ سے ایک غیر معمولی جلسہ ہے۔ لہذا مَیں آپ سب کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ بیت الفتوح کی خوبصورت مسجد انہیں کے علاقہ میں ہے اور وہ VIP تقریب استقبالیہ منعقدہ کوئین الزبتھ کانفرنس سینٹر میں بھی شریک ہوئے تھے اور حضور انور سے ملاقات کا شرف بھی حاصل کر چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ تعلیم، صحت اور دیگر انسانی سہولتوں کے سلسلہ میں دنیا کے غریب ممالک کی جو مدد کر رہی ہے وہ اس کے مداح ہیں۔ اسی طرح جو لوگ جماعت احمدیہ کو بعض ممالک میں ظلم کا نشانہ بنا رہے ہیں وہ اس کی مذمت کرتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جماعت احمدیہ کا ماٹو Love fof all Hatred for None نہ صرف جماعت احمدیہ کی پہلی صدی کے لئے ایک خوبصورت ماٹو تھا بلکہ آئندہ دوسری صدی بلکہ ہمیشہ کے لئے یہ ماٹو لوگوں کی توجہ کا مرکز رہے گا۔

❁......**Cllr. Len Bates, Mayor of Waverley:** کونسلر Len Bates جو Waverley کے میئر ہیں نے اپنے خطاب کا آغاز السلام علیکم سے کیا اور پھر بتایا کہ جماعت احمدیہ کا سنٹر اسلام آباد ان کے علاقہ میں ہے اور یہ بھی بتایا کہ وہ پہلے بھی جلسہ سالانہ میں کئی بار شریک ہو چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مَیں آپ سب حاضرین کو اپنی پوری Borough کی طرف سے اس غیر معمولی خلافت جوبلی کے جلسہ پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ اس جلسہ میں مختلف اقوام کے لوگوں کو اتنی بڑی تعداد میں امن ومحبت کے ماحول میں دیکھ کر ایک عجیب لذت محسوس ہوتی ہے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کی ہیومینٹی فرسٹ سکیم کی نمائش دیکھ کر بھی بہت خوشی ہوئی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ جس محبت اور خندہ پیشانی سے ان کی میزبانی کی گئی ہے اس پر وہ دلی طور پر مشکور ہیں۔

❁......**Cllr. David Kallahan,Deputy Mayor of Sutton:** کونسلر ڈیوڈ کیلاہن ڈپٹی میئر سٹن خدا کے فضل سے احمدی ہیں۔ انہوں نے تمام حاضرین کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کا تحفہ پیش کیا اور بتایا کہ خدا کے فضل سے 1993ء میں وہ چرچ آف انگلینڈ کو چھوڑ کر احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں داخل ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ 1993 میں سلمان رشدی کا مسئلہ عروج پر تھا اور اس وجہ سے انہیں اسلام پر غور کرنے کا موقع ملا اور بالآخر انہوں نے اسلام احمدیت کو قبول کر لیا۔ ان کا تعلق جرنلزم یعنی صحافت سے ہے اس لئے وہ جماعت کے پریس کے شعبہ میں لمبے عرصہ سے کام کر رہے ہیں اور اس طرح اسلام کی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ لبرل ڈیموکریٹک پارٹی کے سرگرم رکن بھی ہیں اور آج کل ڈپٹی میئر آف سٹن کے بھی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مَیں محسوس کرتا ہوں کہ ساری جماعت احمدیہ میری فیملی ہے اور مَیں اس کا ایک رکن ہوں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہماری طاقت کا راز اتحاد اور اخوت میں ہے اس لئے ہمیشہ ان اصولوں پر عمل پیرا رہنا چاہئے۔ انہوں نے صد سالہ خلافت جوبلی کے مبارک موقع پر تمام جماعت کو اپنی طرف سے اور اپنی Borough کی طرف سے مبارکباد دی۔

❁......**Prof. Michael Forsdal:** پروفیسر مائیکل فارسڈل ایک معروف دانشور ہیں جو لندن میں زیادہ تر امریکہ سے آنے والے طلبہ کو پڑھاتے ہیں۔ انہوں نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے السلام علیکم کہا اور کہا کہ مَیں جماعت احمدیہ کی امن بخش اسلامی تعلیم سے اس قدر متأثر ہوں کہ مَیں اپنے طلباء کو کئی دفعہ بیت الفتوح دکھانے کے لئے لا چکا ہوں جو کہ امریکہ سے یہاں آتے ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ مَیں آپ کی مہمان نوازی کے نظام سے بہت متأثر ہوں۔ اس قدر بڑی تعداد کی اس طرح خندہ پیشانی سے مہمان نوازی کرنا کوئی معمولی بات نہیں۔ آپ کا ماٹو Love fof all Hatred for None بہت پُرکشش ہے اور دنیا کی ضرورت کے عین مطابق ہے۔

❁......**ٹرینیڈاڈ اور ٹوبیگو کے صدر محترم کا پیغام:** ٹرینیڈا اور ٹوبیگو کے صدر محترم کا پیغام ان کے نمائندہ اتاشی نے پیش کیا۔ انہوں نے اپنے پیغام میں کہا کہ آپ کو صد سالہ خلافت جوبلی کے تاریخی موقع پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ 100 سال ایک بڑا عرصہ ہوتا ہے اور کسی جماعت کی کارکردگی کو پرکھنے کے لئے بہت کافی ہے اور جماعت احمدیہ نے اس عرصہ میں جو انسانیت کی خدمت کی ہے وہ نہایت قابل قدر ہے اور ساری دنیا کے لئے قابل تقلید ہے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ کا ماٹو ''محبت سب سے، نفرت کسی سے نہیں'' ساری دنیا میں مقبولیت کا درجہ پا چکا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ جماعت احمدیہ ٹرینیڈاڈ بھی باقی ملکوں کی جماعتوں کی طرح نہایت پُرامن اور دوسروں کی بے لوث خدمت کرنے والی ہے۔ Humanity First کے ذریعہ بھی جماعت بلا امتیاز رنگ ونسل خدمت کر رہی ہے۔ آخر میں دعا کی کہ خدا آپ کے اس تاریخی جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری

چار بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے۔ احباب جماعت نے پُرجوش نعروں کے ساتھ ایک بار پھر اپنے پیارے امام کا استقبال کیا۔ حضور انور کی اجازت سے مکرم امیر صاحب یوکے نے مزید چند معزز مہمانوں کو حاضرین سے خطاب کرنے کی دعوت دی۔

❁......**Mr.Patrick Hall,MP:** مسٹر پیٹرک ہال ممبر پارلیمنٹ برطانیہ نے سب سے پہلے حضور انور کی خدمت میں نہایت ادب کے ساتھ السلام علیکم عرض کیا اور پھر کہا کہ مَیں جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس اہم صد سالہ خلافت جوبلی کے جلسہ میں شرکت کی دعوت دی۔ انہوں نے کہا کہ جوبلی کا لفظ گزشتہ سالوں کی کارکردگی کی طرف بھی توجہ دلاتا ہے اور آئندہ آنے والے روشن مستقبل کے لئے کام کی بھی دعوت دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ کی گزشتہ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جماعت صرف زبانی باتیں کرنے والی نہیں بلکہ کام کرنے والی جماعت ہے۔ چنانچہ جماعت احمدیہ نے تعلیم وصحت اور صاف پانی مہیا کرنے کے سلسلہ میں غریب ممالک کی نہایت عظیم خدمت کی ہے جو قابل تحسین ہے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ نے گزشتہ 100 سالوں سے مخالفت اور ظلم کے مقابل جو صبر اور حوصلے کا نمونہ پیش کیا ہے وہ بھی جماعت اور ساری دنیا کے لئے بہتر مستقبل کی امید دلاتا ہے۔ انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ اور جماعت احمدیہ عالمگیر کو خلافت جوبلی کی مبارکباد پیش کرنے کے ساتھ اپنی تقریر کو ختم کیا۔

❁......**Mr. Jeremy Hunt.MP:** مسٹر جیریمی ہنٹ ممبر پارلیمنٹ نے بھی حضور انور کی خدمت میں

باقی صفحہ نمبر 12پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

چھٹی قسط

عہد خلافت ثانیہ

حضرت ولی اللہ شاہ صاحب کا اعزاز

خلافت اولیٰ کے آخر میں حضرت ولی اللہ شاہ صاحب کے مصر میں بغرض تعلیم جانے کا ذکر ہوا تھا۔مصر میں پہنچ کر شاہ صاحب کا دل قاہرہ کے قدیم طریقہ تعلیم سے اچاٹ ہوگیا اور وہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب کو قاہرہ چھوڑ کر پہلے بیروت پھر حلب میں گئے اور چوٹی کے اساتذہ سے تعلیم حاصل کی اور بیت المقدس میں امتحان دے کر اعلیٰ نمبروں پر پاس ہوئے۔پھر صلاح الدین ایوبی کالج میں استاد مقرر ہوئے اور ساتھ ہی شام یونیورسٹی سے سند بھی حاصل کی۔ بعد ازاں سلطانیہ کالج کے وائس پرنسپل بنے۔ اکتوبر 1918ء کے آخر میں سیاسی قیدی کی حیثیت میں اولاً قاہرہ اور ثانیاً مئی 1919ء میں لاہور لائے گئے جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے آپ کو آزاد کروایا۔ (ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد3 صفحہ462)

تفصیل اس اجمال کی یوں ہے کہ 1914ء میں حضرت زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ نے بیروت میں عربی زبان کے ماہر اساتذہ سے تعلیم حاصل کی جن میں سے ایک مشہور استاد الشیخ صلاح الدین الرافعی تھے۔ان سے تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں احمدیت کی تبلیغ بھی کی۔ الشیخ صلاح الدین الرافعی آپ کے اخلاق اور شخصیت سے بہت متأثر ہوئے اور دعوت احمدیت قبول کرنے کی سعادت پائی۔ چنانچہ اس مناسبت سے انہوں نے ایک دعوت کا اہتمام کیا جس میں حضرت شاہ صاحب کے علاوہ بیروت سے معززین کی ایک جماعت کو بھی مدعو کیا اوران کے سامنے اپنے احمدیت میں داخل ہونے کا اعلان کیا۔

اس کے بعد پہلی جنگ عظیم چھڑ گئی۔ پہلی جنگ عظیم سے قبل عثمانیوں نے اسلامی ممالک میں عیسائیت کی یلغار اور اس کے بالمقابل کسی بھی اسلامی ملک کی اسلام کے دفاع کے کام میں سست روی اور کسی دینی جماعت کے اس مقصد کے لئے کھڑے نہ ہونے کو بڑی شدت کے ساتھ محسوس کیا۔

جب ترکی اس عالمی جنگ میں شامل ہوا تو بلاد شام کی قیادت جمال پاشا نامی قائد کو سونپی گئی جس نے قدس شریف میں ایک دینی کالج قائم کیا جس کا نام ''کلیۃ صلاح الدین الأیوبی'' رکھا جو کہ ''الکلیۃ الصلاحیۃ'' کے نام سے مشہور ہوا۔ اس کالج کے قیام کا بنیادی مقصد دین اسلام کی تبلیغ کے لئے لوگ تیار کرنا تھا۔چنانچہ اس کالج کے لئے جمال پاشا نے اس وقت کے بڑے بڑے علماء کو استاد کے طور پر رکھا جیسے عبدالعزیز جاویش، رستم حیدر، عبد القادر المغربی، جودت الھاشمی وغیرہ۔اور اس کالج میں تاریخ ادیان پڑھانے کے لئے حضرت زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ کا انتخاب کیا گیا۔آپ کے شاگردوں میں سے ایک باسعادت شاگرد مکرم منیر الحصنی صاحب آف شام بھی تھے۔

جب جنگ ختم ہوئی اور عرب فوجیں اپنے حلیفوں کے ساتھ دمشق میں داخل ہوئیں تو آپ کو سلطانیہ کالج کا وائس پرنسپل مقرر کیا گیا۔لیکن انگریزوں نے آپ کو اسیر بنا لیا۔ چنانچہ ایک لمبے عرصہ تک آپ کے متعلق کسی کو کچھ پتہ نہ چل سکا۔حتی کہ آپ اسیری میں لاہور لائے گئے جہاں سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے آپ کو آزاد کروایا۔

(ماخوذ از مجلۃ البشری جنوری ، فروری 1937ء صفحہ45 تا 49)

بلاد اسلامیہ کے لئے عربی ٹریکٹ

حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک عربی الہام میں خبر دی گئی تھی کہ رومی سلطنت کسی وقت بیرونی دشمنوں سے مغلوب ہوجائے گی مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے پھر غلبہ پائے گی۔ (تذکرہ طبع دوم صفحہ509)۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے پہلے سال بلادِ اسلامیہ میں اس کی اشاعت کرنے کے لئے ''اَلدِّیْنُ الْحَی''(زندہ مذہب) کے نام سے عربی زبان میں ایک ٹریکٹ لکھا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے ظہور پر روشنی ڈالی اور تمام عالم اسلام کو حضور علیہ السلام کے دعوے پر ایمان لانے کی پُرزور دعوت دی اور اعلان فرمایا کہ جو اصحاب مامور وقت کی صداقت کے متعلق تحقیق کرنا چاہیں وہ خط وکتابت کے ذریعہ بھی کر سکتے ہیں۔

(از تاریخ احمدیت جلد 4صفحہ153)

دارالتبلیغ مصر کا قیام

1922ء کے آغاز میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی طرف سے شیخ محمود احمد صاحب عرفانی کو مصر جانے کا حکم ہوا۔ان کو روانہ کرتے ہوئے حضور نے جو قیمتی نصائح فرمائیں ان میں اور باتوں کے علاوہ زبان سیکھنے کے اصول بھی بیان ہوئے ہیں۔احباب کے فائدہ کے لئے یہ نصائح ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔فرمایا:

''آپ مصر جاتے ہیں ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ سرزمین دنیا کی تباہی اور ترقی کے ساتھ ایک خاص تعلق رکھتی ہے۔اس سرزمین سے اسلام کو بہت سا نقصان بھی پہنچا ہے اور فائدہ بھی۔اور آئندہ اور بھی حوادث ہیں جو اس سے تعلق رکھتے ہیں۔اور ہم امید کرتے ہیں کہ انجام کار وہ اسلام کے لئے مفید ہوں گے۔پس اس سرزمین میں بہت ہی ڈرتے ڈرتے قدم رکھیں اور ہر وقت اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہیں کہ وہ آپ کا قدم ادھر ادھر پڑنے سے آپ کو محفوظ رکھے۔

آپ کا اوّل کام عربی زبان کا سیکھنا ہے اس لئے ہندوستانیوں سے رابطہ پیدا نہ کریں کیونکہ انسان غیر ملک میں اپنے اہل ملک سے جب ملتا ہے،ان کی طرف بہت کھنچ جاتا ہے۔پس جہاں تک ہوسکے عربوں سے ہی میل ملاقات رکھیں تاکہ زبان صاف ہونے کا موقعہ ملے۔اور یہ بھی احتیاط رہے کہ تعلیم یافتہ لوگوں سے تعلق ہو کیونکہ جُہّال کی زبان بہت خراب ہوتی ہے۔

سیاسیات میں نہ پڑیں اور نہ سیاسی لوگوں سے تعلق رکھیں۔کیونکہ سیاسی لوگوں میں اگر تبلیغ ہوئی بھی تو ان کو اپنے راستہ سے ہٹا کر دین کی طرف لانا دگنی محنت چاہتا ہے۔اور اس قدر کام آپ موجودہ اغراض کو پورا کرتے ہوئے نہیں کر سکتے۔

اپنے اخلاق کا نمونہ دکھانے کی کوشش کریں کیونکہ غیر جگہ انسان جاتا ہے تو لوگ اس کی حرکات وسکنات کی طرف زیادہ توجہ کرتے ہیں۔

ہر ایک بات پر اپنی رائے ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جب کوئی ایسی بات پیش کرے جس پر رائے کا اظہار نامناسب ہے یا ایسی بحثوں کی طرف لے جائے جو سفر کے مقصد کے خلاف ہے تو بہتر ہے کہ کہہ دیں کہ مجھے اس امر سے کوئی تعلق نہیں ہے۔اس لئے نہ مَیں نے اس پر کافی غور کیا ہے اور نہ اس پر مَیں اپنی رائے کا اظہار کرسکتا ہوں۔

ہر قوم میں کچھ عیوب ہوتے ہیں، کچھ خوبیاں۔ پس مصریوں کی خوبیاں سیکھنے کی کوشش کریں۔مگر ان کے عیوب سیکھنے کی کوشش نہ کریں۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جب انسان اپنے گردوپیش ایک قسم کے حالات دیکھتا ہے تو بری باتیں بھی اسے اچھی نظر آنے لگتی ہیں۔اور وہ اسے بطور فیشن اختیار کرلیتا ہے۔مومن کو اس سے ہوشیار رہنا چاہئے''۔

شیخ محمود احمد صاحب 18فروری 1922ء کو قادیان سے روانہ ہوئے اور اسکندرآباد سے ہوتے ہوئے بمبئی پہنچے جہاں سے بذریعہ جہاز قاہرہ (مصر) میں وارد ہوئے۔آپ نے حضور کی ہدایات کی روشنی میں وہاں اس رنگ سے تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا کہ خدا کے فضل سے پہلے سال ہی ایک جماعت پیدا کر لی۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے سالانہ جلسہ 1922ء پر اس کا ذکر فرمایا:

''اس سال بیرونی ممالک میں تبلیغ کے سلسلہ میں ایک نیا مشن مصر میں جاری کیا گیا ہے جہاں خداتعالیٰ کے فضل سے ایک طالبعلم کے ذریعہ جماعت پیدا کردی ہے''۔

دسمبر 1923ء سے آپ کی ادارت میں ''قصر النّیل'' کے نام سے ایک ہفت روزہ اخبار جاری ہوا۔عرفانی صاحب نے 1926ء تک مصر میں کام کیا اور اعلیٰ طبقہ کے سرکاری ملازمین آپ کے ذریعہ داخل جماعت ہوئے جن میں سے الأستاذ احمد حلمی آفندی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد4 صفحہ286-287)

شیخ محمود احمد عرفانی صاحب نے ان سالوں کی بعض یادوں کو ایک مضمون بعنوان: ''عالم اسلامی میں میرے آقا کے تذکرے'' میں قلم بند فرمایا تھا۔قارئین کی دلچسپی کے لئے ان میں سے بعض حصے یہاں نقل کئے جاتے ہیں۔

نیل کے کنارے

''......ایک دن شام کا وقت تھا۔علامہ احمد ذکی پاشا کے محل کے سامنے ایک چھوٹا سا باغیچہ ہے جن میں آم کے درختوں کو خاص امتیاز ہے۔باغیچہ میں تروتازگی تھی۔ چھڑکاؤ ہوا ہوا تھا اور پاشا موصوف اپنے دوستوں کے جمگھٹے میں بے تکلف بیٹھے ہوئے تھے۔

مصر کے پاشا عام طور پر انگلستان کے لارڈوں سے کم نہیں ہوتے۔اس لئے بالعموم ان میں ایک قسم کا تکبر پیدا ہوجاتا ہے۔ان کے محلات میں ملنا بھی آسان نہیں ہوتا مگر ذکی پاشا کے محل میں یہ باتیں مفقود تھیں۔وہ عرب ہیں۔ عربوں کے لئے خاص جذبات رکھتے ہیں۔اپنے آپ کو شیخ العروبہ کہتے ہیں اور قصر کے دروازے پر دارالعروبہ لکھا ہوا ہے۔

احمد ذکی پاشا اسلام کے زبردست مؤرخ ہیں۔مجلس وزراء کے سیکرٹری تھے۔اس وقت عالم عربی میں بہت محبوب ہیں۔ان کے قصر کے سامنے نیل کا دریا بڑی شان سے بہہ رہا تھا۔سامنے کے کنارے پر رنگین بڑے بڑے ہاؤس بوٹ ان کے اوپر سر بفلک عمارتیں ان کے اوپر کوہ ''مقطم'' کی چوٹیاں اور کھجور کے درخت دل میں ایک زندہ دلی پیدا کررہے تھے۔

ایسے سہانے وقت میں روزانہ ذکی پاشا اپنی مجلس لگاتے ہیں۔ کوٹ پتلون اتار کر ایک لمبا عربی کُرتا پہن کر اور سر پر ایک ایسی ٹوپی جیسے دِلّی والے پہنتے ہیں پہن کر بیٹھتے ہیں۔شطرنج اور اسی قسم کی اور کھیلیں بھی کھیلی جاتی ہیں۔باتیں بھی ہوتی ہیں۔خوش گپیاں۔علمی تذکرے۔تاریخی بحثیں سب کچھ اسی مجلس میں ہوجاتا ہے۔میں بھی گاہ گاہ اس مجلس میں پاشا کو ملنے جایا کرتا تھا۔

مجھے دیکھتے ہی پاشا نے اپنی عادت کے مطابق مسکراتے ہوئے کہا۔وہ آئے۔اپنے دوستوں سے کہا کیا تم نہیں جانتے کہ یہ مرزا احمد قادیانی کے مذہب کے یہاں مبشر ہیں۔یہ کہنے پر میری طرف گردنیں اٹھیں اور بعض استہزاء سے اور بعض محبت سے ملنے لگے۔پاشا نے پھر کہا:۔

''یہ لوگ بڑے باہمت ہیں۔دنیا میں انہوں نے اسلام کی اشاعت کا وہ کام کیا ہے جس کی مثال صحابہ کے زمانہ کے سوا کہیں نہیں ملتی۔یورپ میں امریکہ میں ان کی مساعی سے اب سینکڑوں مسلمان پیدا ہوگئے ہیں''۔

مَیں نے کہا کہ ساری خوبی میرے سید و مولیٰ (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کی ہے جس نے ایسی جماعت پیدا کی۔تو پاشا نے کہا کہ ''بے شک بے شک یہ سب انہیں کی برکت ہے۔وہ اسلام کا مایہ ناز فرزند تھا۔لوگ سمجھتے نہیں''۔

خدیو مصر کی والدہ کے محل میں

......قاہرہ کے بہترین حصے میں ایک قصر الدوبارہ ہے جہاں خدیو عباس حلمی سابق فرمانروائے مصر کی والدہ کا محل ہے۔یہ محل بڑا شاندار محل ہے۔اس محل کی مصر میں بڑی شہرت تھی اس لئے کہ خدیو کی ماں جوام الحسنین کہلاتی تھی اس جگہ رہتی تھیں۔سینکڑوں آدمیوں کا جمگھٹا رہتا تھا۔محل میں بڑی چہل پہل تھی۔میں خدیو مصر کے چھوٹے بھائی ہز ہائینس محمد علی پاشا سے ملنے گیا۔محل میں اس رات بے شمار ملاقاتی جمع تھے۔خاکسار نے......شاہی رجسٹر میں اپنا نام احمدیہ مشنری کے مبارک الفاظ کے ساتھ درج کردیا۔

قصر بقعہء نور بن رہا تھا۔مجھے میری باری پر اندر بلایا گیا۔محمد علی پاشا ایک شکیل ووجیہ نوجوان ہیں۔دروازے پر آپ کھڑے تھے۔مَیں آپ کو پہچان نہ سکا۔مَیں نے ان کو باڈی گارڈ کا افسر خیال کیا۔مَیں آگے آگے تھا اور ہز ہائینس میرے پیچھے۔مَیں جب ایک کمرے سے گزر گیا۔دوسرے میں قدم رکھا تو مَیں نے ادھر اُدھر دیکھا۔مگر مجھے کوئی نظر نہ آیا۔تیسرے کمرے میں جاکر مَیں نے پوچھا ہز ہائینس کہاں ہیں؟ ہز ہائینس مسکرائے اور کہا کہ مَیں ہوں۔مَیں شرمندہ ہوا۔کمرے میں میرے ساتھ ابراہیم حسن انصاری بھی تھے۔ مَیں نے پاشا کو سلسلہ کا پیغام دیا۔کتابیں پیش کیں۔پاشا نے سن کر کہا کہ ''میں آج سے پہلے احمدیت کو تفصیل سے نہیں جانتا تھا۔مگر مَیں نے ذکر سنا تھا۔اور امریکہ میں سنا تھا کہ لوگ احمدی ہورہے ہیں''۔

پھر کہا کہ: ''مَیں آپ سے مل کر بہت خوش ہوا۔ میرے دل میں سید احمد (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کی بڑی عزت ہے۔مَیں اس فرزند مشرق کی عزت کرتا ہوں جس کے سامنے یورپ وامریکہ جھکے۔اور مَیں چاہتا ہوں کہ مشرق کا ہر فرزند اپنے ایسے فرزندوں کی عزت کرے خواہ ان کے عقائد کچھ ہی کیوں نہ ہوں''۔

ایک صوفی کے پاس

......قاہرہ کے پرانے حصہ میں پیچ در پیچ گلیوں میں ایک بڑا مکان ہے جو کسی زمانے میں بہت بڑا محل ہوگا۔اس محل میں ایک بہت بڑا صوفی (جس کے ہزارہا مرید ہیں اور مرید اپنے پیر کے پروانے ہیں) رہتا ہے۔آپ کا نام صوفی سید محمد ماضی ابوالعزائم ہے۔عالم اسلامی میں آپ کو ایک خاص شہرت حاصل ہے۔

ایک رات کا واقعہ ہے کہ مَیں ان اندھیری گلیوں میں

گزرتے ہوئے اس بڑے مکان میں داخل ہوا اور مکان کے اونچے نیچے صحن سے گزر کر ایک بڑے ہال میں پہنچا جہاں اس کے مرید ذکر کی محفل گرم کئے ہوئے تھے۔مَیں نے صوفی صاحب کے متعلق دریافت کیا۔معلوم ہوا کہ اندر کے کمرے میں بیٹھے ہیں۔آپ ایک بڑی آرام دہ کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے۔مریدوں کا حلقہ گرد تھا۔روشنی دھیمی تھی۔کوئی ان کے برابر نہیں بیٹھ سکتا تھا۔مگر مجھے آپ نے ہمیشہ اپنے قرب میں اور ساتھ بیٹھنے کا شرف دیا۔مجھے دیکھ کر آپ اٹھ کھڑے ہوئے اور میرے ہاتھ کو بوسہ دیا اور کہا کہ:

''اسلام میں سخت قحط الرجال ہے۔آج اگر سید احمد (یعنی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام) ہوتے تو مَیں ان کے جوتے کو اپنے سر پر رکھ لیتا۔لوگوں نے ان کی حقیقت کو نہیں جانا اور بڑا ظلم کیا ہے''۔

ایک دشمن کی مجلس میں

✿......جہاں سینکڑوں مداح دیکھے۔وہاں سینکڑوں دشمن بھی دیکھے دشمنوں کے گھروں میں بھی میرے آقا کا ذکر ہوتا ہے۔اس میں بھی آپ کی ایک عظمت اور شان معلوم ہوتی ہے۔

محبّ الدین خطیب ہمارے سلسلہ کے ایک بڑے نامی گرامی دشمن ہیں۔ان سے ملنے کے لئے ہم چند دوست گئے۔وہ اپنے دفتر اور کتب خانہ میں موجود تھے۔آپ اخبار کے ایڈیٹر ہیں اور ہماری دشمنی میں خاص جوش رکھتے ہیں۔سلسلہ کا ذکر سن کر بولے:۔

''میرا بس چلے تو مَیں توپوں اور مشین گنوں کو لے کر جاؤں اور احمدیوں کے مکانوں کو تباہ کر دوں، ان کا قتل عام کر دوں۔مرزا نے دنیا میں ایک ایسا فتنہ پیدا کیا جس کی مثال نہیں ملتی۔مسلمانوں کو دو حصوں میں اس شخص نے تقسیم کر دیا۔آپ لوگوں کی مساعی حیرت انگیز ہیں۔کاش یہ کسی نیک کام کے لئے ہوتیں''۔

اگرچہ بظاہر یہ الفاظ مذمت سے پُر ہیں۔لیکن اس سے بڑھ کر کوئی دشمن کیا مدح کرے گا۔اور میرے آقا کی عظمت کا کیا اعتراف کرے گا۔

(الحکم قادیان کا خاص نمبر۔مؤرخہ28-21 مئی1934ء جلد37 نمبر18,19 صفحہ4-5)

(باقی آئندہ)

صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ جرمنی 2008ء کی مختصر جھلکیاں

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی لندن سے روانگی اور فرانس، بلجیم اور ہالینڈ کے ممالک سے ہوتے ہوئے ہمبرگ (جرمنی) میں بیت الرشید میں ورود مسعود۔

(خلافت احمدیہ صد سالہ خلافت جوبلی سال میں جرمنی کے تاریخی اور بابرکت دورہ کی مختصر جھلکیاں)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

13/اگست2008ء بروز بدھ:

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا آج مورخہ 13/اگست 2008ء کو مسجد فضل لندن سے جرمنی کے سفر کے لئے روانگی کا پروگرام تھا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح آٹھ بج کر دس منٹ پر اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت مرد و خواتین صبح سے ہی مسجد کے احاطہ میں جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور دعا کروائی۔

دعا کے بعد پانچ گاڑیوں پر مشتمل قافلہ یوکے کی بندرگاہ Dover کے لئے روانہ ہوا۔مسجد فضل سے ڈوور تک کا فاصلہ 109 میل ہے۔ایک گھنٹہ چالیس منٹ کے سفر کے بعد 9 بج کر 50 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ Dover پہنچے۔مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب نائب امیر یوکے، عطاء المجیب صاحب راشد مبلغ انچارج یوکے اور بعض دیگر جماعتی عہدیداران اور خدام کی سیکورٹی ٹیم حضور انور ایدہ اللہ کو الوداع کہنے کے لئے Dover تک قافلہ کے ہمراہ آئے تھے۔ان سبھی احباب نے حضور انور کو یہاں سے رخصت کیا۔ پاسپورٹ ، امیگریشن اور دیگر سفری دستاویزات کی کلیئرنس کے بعد قافلہ کی گاڑیاں P&O Ferries میں داخل ہوئیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے اتر کر فرسٹ کلاس لاؤنج میں تشریف لے گئے۔

فیری موسم کی خرابی کے باعث قریباً ایک گھنٹہ کی تاخیر کے ساتھ گیارہ بج کر پچاس منٹ پر Dover سے فرانس کی بندرگاہ Calais کے لئے روانہ ہوئی۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے سفر بڑا خوشگوار رہا۔اور قریباً ڈیڑھ گھنٹہ کے سفر کے بعد فرانس کے مقامی وقت کے مطابق سوا دو بجے کیلے (Kalais) پہنچی۔فرانس کا وقت برطانیہ کے وقت سے ایک گھنٹہ آگے ہے۔

کیلے (Calais) پورٹ پر مکرم امیر صاحب جرمنی، مبلغ انچارج صاحب جرمنی اور صدر خدام الاحمدیہ جرمنی نے خدام کی سیکیورٹی ٹیم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔MTA جرمنی کی ٹیم بھی ان کے ہمراہ تھی اور انہوں نے حضور کی آمد کو کوریج دی۔

یہاں سے پروگرام کے مطابق جرمنی کے شہر ہمبرگ (Hamburg) کے لئے روانگی ہوئی۔کیلے کی بندرگاہ سے ہمبرگ شہر کا فاصلہ 770 کلومیٹر ہے۔56 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد قریباً تین بج کر پانچ منٹ پر فرانس کا بارڈر کراس کر کے بلجیم کی حدود میں داخل ہوئے۔جماعت جرمنی نے مین ہائی وے پر بلجیم کے شہر Ostendey کے قریب Jabbeke کے مقام پر ایک ریسٹورنٹ Carstel میں دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کا انتظام کیا ہوا تھا۔تین بج کر 35 منٹ پر قافلہ اس ریسٹورنٹ میں پہنچا اور کھانے کے پروگرام کے بعد ایک کھلے لان میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے امیر صاحب جرمنی سے گفتگو فرمائی اور اگلے سفر اور روٹ کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

چار بج کر 35 منٹ پر یہاں سے اگلے سفر کے لئے روانگی ہوئی۔ بلجیم میں قریباً دو گھنٹے کے مزید سفر اور 270 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے بعد ساڑھے چھ بجے قافلہ بلجیم کا بارڈر عبور کر کے ملک ہالینڈ کی حدود میں داخل ہوا اور سفر مسلسل جاری رہا۔ہالینڈ میں 75 کلومیٹر کا سفر چالیس منٹ میں طے کرنے کے بعد سوا سات بجے شام ہالینڈ کا بارڈر عبور کر کے جرمنی کی حدود میں داخل ہوئے۔یہاں بارڈر سے منزل مقصود، ہمبرگ شہر کا فاصلہ 369 کلومیٹر تھا جو ابھی مزید طے کرنا تھا۔

آٹھ بجے کے قریب مین ہائی وے پر ایک پٹرول پمپ پر کچھ دیر کے لئے رک کر گاڑیوں میں پٹرول ڈلوایا گیا اور چائے وغیرہ پی۔

ساڑھے آٹھ بجے یہاں سے آگے روانگی ہوئی اور پھر مسلسل سفر کے بعد رات گیارہ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ہمبرگ کے جماعتی مرکز ''بیت الرشید'' پہنچے جہاں ہمبرگ شہر اور ارد گرد کی جماعتوں کے ڈیڑھ ہزار سے زائد احباب مرد و خواتین اور بچوں نے اپنے پیارے امام کا استقبال کیا۔ہمبرگ شہر کی چودہ جماعتوں کے علاوہ Kiel، Stade، Lubeck، Luneburg، برلن اور فرانکفرٹ کی جماعتوں سے بھی احباب اپنے آقا کے استقبال کے لئے شام چھ بجے سے جمع ہونا شروع ہو گئے تھے اور حضور انور کے دیدار کے منتظر تھے۔

جونہی حضور انور گاڑی سے اترے تو لوکل امیر ہمبرگ چوہدری ظہور احمد صاحب اور مبلغ سلسلہ عبدالباسط طارق صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔اور ایک بچے نے حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کئے۔''بیت الرشید'' کے بیرونی احاطہ میں ایک طرف احباب جماعت ،نوجوان اور بچے استقبالیہ نظمیں پڑھ رہے تھے تو دوسری طرف حضور انور کی رہائشگاہ کے قریبی حصہ میں کھڑی خواتین اور بچیاں استقبالیہ گیت پڑھ رہی تھیں۔یہ بچیاں ایک ہی رنگ کے خوبصورت لباس میں ملبوس اپنے ہاتھوں میں لوائے احمدیت اور ہمبرگ کا جھنڈا لہراتے ہوئے استقبالیہ نغموں کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہی تھیں۔

صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ جرمنی و صدر صاحبہ لجنہ ہمبرگ نے اپنی عہدیداران کے ساتھ حضرت بیگم صاحبہ مدظلّہا کو خوش آمدید کہا۔حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور بچیوں کے پاس سے گزرتے ہوئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''بیت الرشید'' میں تشریف لا کر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

775 مربع کلومیٹر کے رقبہ پر پھیلا ہوا، 1.8ء ملین کی آبادی پر مشتمل ہمبرگ شہر جرمنی کا دوسرا بڑا شہر ہے۔اس شہر کی ابتداء 832ء میں ایک چھوٹے سے قلعہ کی تعمیر سے شروع ہوئی۔اس قلعہ کا نام Hammaburg تھا۔اسی سے اس شہر کا نام ہمبرگ پڑا۔ ہمبرگ جرمنی کے سولہ صوبوں میں سے ایک صوبہ ہے اور اس کی اپنی پارلیمنٹ اور صوبائی حکومت ہے۔ہمبرگ کی بندرگاہ جرمنی کی سب سے بڑی بندرگاہ ہے جو 75 کلومیٹر کے رقبہ پر پھیلی ہوئی ہے اور یہاں سینکڑوں بڑے بڑے بحری جہاز کھڑے ہو سکتے ہیں۔ اس بندرگاہ سے ہر سال سازوسامان سے بھرے ہوئے ایک کروڑ سے زیادہ کنٹینرز دنیا کے مختلف ممالک کو بھجوائے جاتے ہیں۔

ہمبرگ شہر کے علاقہ Stellingen میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد ''مسجد فضل عمر'' 1951ء میں تعمیر ہوئی تھی۔اس مسجد کے ساتھ مشن ہاؤس اور دفاتر بھی ہیں۔

جماعت کا نیا مرکز ''بیت الرشید'' ہمبرگ کے علاقہ Schnelsen میں 1994ء میں خریدا گیا۔اس کا کل رقبہ 2783 مربع میٹر ہے۔جب کہ مسقّف حصہ کا رقبہ 959 مربع میٹر ہے۔اس عمارت میں تین بڑے ہال ہیں۔ان میں سے دو ہالوں کو مردوں اور خواتین کے لئے مسجد کی شکل میں تبدیل کیا گیا ہے۔اس کے علاوہ اس بلڈنگ میں دفاتر اور رہائشی حصہ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کا یہ نیا مرکز پہلے مرکز سے کئی گنا بڑا ہے۔

جماعت احمدیہ ہمبرگ جرمنی کی بڑی جماعتوں میں شامل ہوتی ہے۔ یہاں لوکل امارت کا نظام قائم ہے اور جماعت کے چودہ حلقے ہیں۔ ہر حلقہ کا اپنا صدر جماعت اور اس کی عاملہ مقرر ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے اور جماعت تیزی سے ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے۔

(باقی آئندہ)

خطبہ جمعہ

مساجد اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہیں اور اس لحاظ سے یہ مساجد ایک احمدی مسلمان کی زندگی کا بہت اہم حصّہ ہیں اور ہونی چاہئیں۔

گزشتہ پانچ سال میں جرمنی میں بھی اور دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی جماعت کی توجہ مساجد کی تعمیر کی طرف بہت زیادہ ہوئی ہے۔

ہمیں مساجد کے حسن کو دوبالا کرنے کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہنا چاہئے

پس ہر احمدی کو چاہئے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بننا ہے اور ان مسجدوں کی تعمیر سے فائدہ اٹھانا ہے جس کی طرف آج کل آپ کی توجہ ہوئی ہے تو ان برائیوں سے بچیں اور اُن نیکیوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی کوشش کریں جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے ہمیں توجہ دلاتے ہوئے حکم فرمایا ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 15/اگست 2008ء بمطابق 15/ظہور 1387 ہجری شمسی بمقام ہمبرگ (Hamburg) (جرمنی)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ- اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ -

قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ وَاَقِيْمُوا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ (الاعراف:30)

عموماً جرمنی کے جلسہ سے پہلے مَیں جب بھی جرمنی آیا ہوں، فرینکفرٹ کے علاوہ کہیں دوسری جگہ نہیں جاتا، نہ گیا ہوں۔ بلکہ اس دفعہ جلسہ جرمنی جلدی ہو رہا ہے اس لئے لندن سے بھی جرمنی کے لئے جلد روانہ ہونا پڑا اور UK کے جلسے میں باہر سے جو مہمان آئے ہوئے تھے ان سے ملاقاتیں بھی بڑی تیزی سے کرنے کی کوشش کی گئی کیونکہ خاصی بڑی تعداد UK میں اس دفعہ پاکستان سے بھی اور دوسرے ملکوں سے آئی ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ بہت سارے لوگ ملاقاتوں سے رہ بھی گئے کیونکہ جلد جرمنی آنا پڑا۔ ایک تو وجہ ایک ہفتہ پہلے جرمنی کا جلسہ سالانہ اس دفعہ منعقد ہو رہا ہے۔ دوسرے امیر صاحب جرمنی کا بڑا زور تھا کہ ہمبرگ آئے ہوئے بڑا عرصہ ہو گیا اس لئے یہاں کا بھی دورہ ہو جائے اور یہاں قریب ہی مساجد بھی بنی ہیں ان کا افتتاح بھی ہو جائے۔ گویا دو مساجد کا افتتاح ہوگا۔ ایک تو کل ہو چکا ہے جو سٹاڈے میں بیت الکریم ہے اور دوسرے کل انشاء اللہ واپسی پر ہینوور (Hannover) میں بیت السمیع کا افتتاح ہوگا۔

کیونکہ رمضان بھی اس سال جلدی آ رہا ہے اس لئے جلسہ کے بعد جو مساجد کے افتتاح کے پروگرام عموماً ہوا کرتے ہیں، ان کو پہلے کرنا پڑ رہا ہے۔ ظاہر ہے جلسہ کے بعد پھر رکنے کا سوال نہیں تھا۔ تو بہر حال آج مساجد کے موضوع پر ہی میں بات کروں گا۔

مساجد جیسا کہ ہم جانتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے بنائی جاتی ہیں اور اس لحاظ سے یہ مساجد ایک احمدی مسلمان کی زندگی کا بہت اہم حصہ ہیں اور ہونی چاہئیں۔ ان کی اہمیت کے پیش نظر مَیں کوشش کرتا ہوں کہ جہاں جہاں بھی ہو سکے خود جا کر ان مساجد کا افتتاح کروں۔ گزشتہ پانچ سال میں جرمنی میں بھی اور دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی جماعت کی توجہ مساجد کی تعمیر کی طرف بہت زیادہ ہوئی ہے اور مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کی روشنی میں جماعت کو اس طرف توجہ بھی دلاتا رہتا ہوں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جہاں بھی جماعت کو متعارف کرانا ہے، اسلام کی تبلیغ کرنی ہے اور اسلام کی حسن وخوبی سے مزین تعلیم کو لوگوں تک پہنچانا ہے، وہاں مسجد کی تعمیر کر دو۔ جس سے اپنی تربیت کے بھی مواقع ملیں گے اور تبلیغ کے بھی مواقع ملیں گے۔ اللہ کرے کہ جب بھی ہم کسی مسجد کی تعمیر کا سوچیں اور اس کی تعمیر کریں یہ اہم مقاصد ہمیشہ ہمارے سامنے رہیں۔ پس اس حوالے سے اگر ہر احمدی مرد، عورت، جوان، بوڑھا اپنا جائزہ لیتا رہے گا تو مساجد کی تعمیر سے فیض پانے والا ہوگا۔

ایک وقت تھا جب ہمبرگ میں ایک چھوٹی سی مسجد تھی۔ احمدیوں کی تعداد بھی محدود تھی اور وہ مسجد ضرورت کے لحاظ سے کافی تھی۔ علاقے کے لوگوں پر بھی اس مسجد کا بڑا اچھا اثر ہوا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک ہے لیکن پھر ضرورت کے پیش نظر جماعت کی تعداد بڑھی تو آپ لوگوں نے ایک بڑی جگہ جو ''بیت الرشید'' کے نام سے موسوم ہے وہ خریدی، جس میں بڑے ہال بھی ہیں اور ایک مسجد کا حصہ ملا کے شاید ہزار بارہ سو تک نمازی اس میں نماز پڑھ سکتے ہیں اور پہلے جب بھی مَیں آیا ہوں تو مَیں نے دیکھا ہے کہ مسجد پوری بھری ہوتی ہے۔ نزدیکی جماعتوں کے لوگ بھی جمعہ پڑھنے کے لئے آ جاتے تھے تو مار کی لگانی پڑتی تھی۔ تو وہ جگہ بھی چھوٹی پڑ جاتی تھی بلکہ اس دفعہ تو کل مَیں دیکھ رہا تھا کہ مغرب اور عشاء کی نمازوں پر بھی وہ جگہ چھوٹی تھی اور لوگ باہر نمازیں پڑھ رہے تھے اس لئے آج یہاں اس ہال میں جمعہ کا انتظام کیا گیا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہم چھلانگ لگا کر جب بڑی چیز بناتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرماتے ہوئے ضرورت کو اور بڑھا دیتا ہے اور جب تک ہم خالص اس کے بندے ہوتے ہوئے یہ کوشش کرتے رہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کے گھروں کو آباد کریں اللہ تعالیٰ بھی ضرورتیں بڑھاتا چلا جائے گا اور جماعت انشاء اللہ بڑھتی چلی جائے گی۔ پس ہمیشہ ہر ایک کو یاد رکھنا چاہئے کہ ہمیں مساجد کے حسن کو دوبالا کرنے کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہنا چاہئے اور وہ کوشش کس طرح ہوگی؟ وہ کوشش اس طرح ہوگی جس طرح اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے ہمیں بتایا ہے کہ اس طرح کوشش کرو۔ وہ طریق بتائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے جس کی مَیں نے ابھی تلاوت کی ہے، ترجمہ اس کا یہ ہے کہ تو کہہ دے کہ میرے ربّ نے انصاف کا حکم دیا ہے نیز یہ کہ تم ہر مسجد میں اپنی توجہات اللہ کی طرف سیدھی رکھو اور دین کو اس کے لئے خالص کرتے ہوئے اُسی کو پکارو۔ جس طرح اُس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا اسی طرح تم مرنے کے بعد لَوٹو گے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسجد میں آنے والوں کو بعض باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ہر مومن کا پہلا فرض ہے کہ وہ اعلان کرے کہ مجھے خدا تعالیٰ نے انصاف کا حکم دیا ہے۔ اور انصاف کیا ہے؟ اس بارے میں اللہ تعالیٰ ایک اور جگہ سورۃ نساء آیت 59 میں فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوْا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ-اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ- اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا بَصِيْرًا (سورۃ النساء آیت :59) کہ یقیناً اللہ تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حقداروں کے سپرد کیا کرو اور جب تم لوگوں کے درمیان حکومت کرو تو انصاف کے ساتھ حکومت کرو۔ یعنی جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو

انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو یقیناً بہت ہی عمدہ ہے جو اللہ تعالیٰ تمہیں نصیحت کرتا ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بہت سننے والا اور گہری نظر رکھنے والا ہے۔

یہاں ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ایک مومن کا انصاف کا معیار اس وقت قائم ہوتا ہے جب ہم اللہ تعالیٰ کا حق ادا کریں اور اللہ تعالیٰ کا حق کس طرح ادا ہوگا اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ہم اسی وقت سچے بندے ٹھہر سکتے ہیں کہ جو خداوند منعم نے ہمیں دیا ہے، ہم اس کو واپس کر دیں یا واپس دینے کے لئے تیار ہو جائیں۔

ایک دوسری جگہ آپؑ نے فرمایا کہ اس حق کے ادا کرنے کا حقیقی حق تو آنحضرت ﷺ نے ادا فرمایا۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’امانت سے مراد انسان کامل کے وہ تمام قویٰ اور عقل اور علم اور دل اور جان اور حواس اور خوف اور محبت اور عزت اور وجاہت اور جمیع نعماء روحانی اور جسمانی ہیں جو خدا تعالیٰ انسان کامل کو عطا کرتا ہے اور پھر انسان کامل برطبق آیت اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا۔ اس ساری امانت کو جناب الٰہی کو واپس دے دیتا ہے یعنی اس میں فانی ہو کر اس کی راہ میں وقف کر دیتا ہے‘‘۔ آپ فرماتے ہیں ’’یہ شان اعلیٰ اور اکمل اور اَتم طور پر ہمارے سید، ہمارے مولیٰ ہمارے ہادی، نبی وامی، صادق ومصدوق محمد مصطفیٰ ﷺ میں پائی جاتی تھی‘‘۔ (آئینہ کمالات اسلام۔روحانی خزائن جلد5صفحہ161-162۔مطبوعہ لندن)

پس یہ ہے وہ انصاف کا اعلیٰ ترین معیار جو آنحضرت ﷺ نے قائم فرمایا۔ لیکن یہ اُسوہ قائم فرما کر ہمیں بھی اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق یہ حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ہمیں حکم ہے کہ تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کا جو اُسوہ ہے وہ ہی قابل تقلید ہے۔ وہ کامل نمونہ ہیں جن کے نقش قدم پر چلنے کی تم نے کوشش کرنی ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ فرمایا کہ ہم اُس وقت سچے بندے ٹھہر سکتے ہیں کہ جو خدا نے ہمیں دیا اسے واپس دیں یا واپس دینے کی کوشش کریں۔ یعنی آنحضرت ﷺ نے جو اُسوہ قائم فرمایا اس پر چلنے کے لئے ہر وقت تیار رہیں کیونکہ آپ نے ہی اللہ تعالیٰ کی امانت کو اللہ تعالیٰ کو لوٹانے کا صحیح حق ادا کیا اور اس کے لئے کوشش کرنا بھی ایک مومن کا فرض ہے اور یہی ایک مومن ہونے کی نشانی ہے۔ اور جب یہ سوچ پیدا ہوتی ہے تو تب ہی انصاف کے تقاضے پورے ہوتے ہیں اور ہوں گے۔

سورۃ اعراف میں اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ کہہ کر جس انصاف کا حکم دیا گیا ہے وہ دو طرح قائم ہوتا ہے ایک اللہ تعالیٰ کا حق ادا کر کے اور اللہ تعالیٰ کا حق ادا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے انعاموں کو اس کی رضا کے حصول کے لئے استعمال کر کے، اس کی دی ہوئی امانتوں کو اس کا حق ادا کرتے ہوئے اس کو واپس لوٹاتے ہوئے۔ اور دوسرے بندوں کے درمیان عدل قائم کر کے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ ان دونوں باتوں کے لئے جو کوشش ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوتی ہے۔ جو کامیابی ملنی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملنی ہے۔ اس لئے جب مسجد میں آؤ تو اپنی توجہات صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سیدھی رکھو۔ نماز کے لئے کھڑے ہو تو خالص ہو کر اس کو پکارو، اس سے فضل مانگو کہ اللہ تعالیٰ اپنے حقوق کی ادائیگی کی بھی توفیق عطا فرمائے اور آپس کے تعلقات میں بھی عدل قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ کسی کے حقوق غصب کرنے سے بچاتے ہوئے انصاف کے تقاضے پورے کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔ جو ایسی عبادتوں کے ادا کرنے والے ہوں گے اور بندوں کے حقوق ادا کرنے والے ہوں گے وہ پھر اللہ تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے والے ہوں گے۔ کیونکہ یہی خالص عبادتیں ہیں جن کو خدا تعالیٰ سنتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ بصیر بھی ہے صرف ظاہری چیز نہیں دیکھتا یا دیکھ رہا بلکہ اس کی بڑی گہری نظر ہے دلوں کے اندر ونے کو بھی دیکھ رہا ہے، انسان کی پاتال تک سے وہ واقف ہے۔ اسے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اے اللہ مَیں تیرے لئے خالص ہو کر سب کچھ کر رہا ہوں، اس لئے میری دعاؤں کو قبول فرما۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَیں بَصِیْر ہوں، مَیں اسے بھی دیکھ رہا ہوں جو تمہارے دلوں میں ہے۔ مَیں تمہاری اس نیت سے بھی واقف ہوں جس سے تم نے امانتیں لوٹائیں، جس سے تم نے صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے نمازیں ادا کیں۔ اس پر بھی میری گہری نظر ہے جو عدل کے تقاضے تم نے میرے حکموں پر چلتے ہوئے پورے کرنے کی کوشش کی۔

ایک دفعہ ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوال کیا کہ نمازوں میں کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کا کس طرح کا نقشہ پیش نظر ہونا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ’’موٹی بات ہے قرآن شریف میں لکھا ہے اُدْعُوْہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنِ اخلاص سے خدا تعالیٰ کو یاد کرنا چاہئے اور اس کے احسانوں کا بہت مطالعہ کرنا چاہئے‘‘۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے انسان پر جو احسان کئے ہیں اُن کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے۔ آپ میں سے بہت سارے یہاں ہیں، اپنے جائزے لیتے رہیں، اللہ تعالیٰ کے انعاموں اور احسانوں کو گنتے رہیں تو تبھی صحیح عبادت کی طرف توجہ پیدا ہوگی۔

فرماتے ہیں کہ ’’اس کے احسانوں کا بہت مطالعہ کرنا چاہئے۔ چاہئے کہ اخلاص ہو، احسان ہو اور اس کی طرف ایسا رجوع ہو کہ بس وہی ایک ربّ اور حقیقی کارساز ہے۔ عبادت کے اصول کا خلاصہ اصل میں یہی ہے کہ اپنے آپ کو اس طرح سے کھڑا کرے کہ گویا خدا کو دیکھ رہا ہے اور یا یہ کہ خدا اُسے دیکھ رہا ہے۔ ہر قسم کی ملونی اور ہر طرح کے شرک سے پاک ہو جاوے اور اُسی کی عظمت اور اُسی کی ربوبیت کا خیال رکھے۔ ادعیہ ماثورہ اور دوسری دعائیں خدا سے بہت مانگے اور بہت توبہ واستغفار کرے اور بار بار اپنی کمزوری کا اظہار کرے تاکہ تزکیہ نفس ہو جاوے اور خدا سے سچا تعلق ہو جاوے اور اُسی کی محبت میں محو ہو جاوے‘‘۔ (الحکم جلد 11 نمبر38 مورخہ 24/اکتوبر1907ء صفحہ 11. بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ زیر سورۃ الاعراف آیت 30)

تو یہ چیز ہے کہ آپ نے اس طرح کہا کہ نماز میں توجہ پیدا ہونی چاہئے۔

اور اس کی اعلیٰ ترین مثال ہمیں آنحضرت ﷺ کی ذات میں نظر آتی ہے۔ کیونکہ ہمارے لئے وہی اُسوہ حسنہ ہے، یعنی کامل اسوہ ہے۔ اور آپ کا اللہ تعالیٰ میں فنا ہونے کا ایسا اعلیٰ مقام تھا کہ خدا تعالیٰ نے آپ سے یہ اعلان کروایا کہ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (الانعام:163) یعنی تو کہہ دے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

اس کی وضاحت کرتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’ان کو کہہ دے کہ میری عبادت اور میری قربانی اور میرا مرنا اور میرا جینا خدا کی راہ میں ہے۔ یعنی اس کا جلال ظاہر کرنے کے لئے۔ اور نیز اس کے بندوں کے آرام دینے کے لئے ہے تا میرے مرنے سے ان کو زندگی حاصل ہو‘‘۔ اور اس مرنے سے کیا مراد ہے؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں ’’غرض اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے واقعی ہمدردی اور محنت اٹھانے سے بنی نوع کی رہائی کے لئے جان کو وقف کر دیا تھا اور دُعا کے ساتھ اور تبلیغ کے ساتھ اور ان کے جوروجفا اٹھانے کے ساتھ اور ہر ایک مناسب اور حکیمانہ طریق کے ساتھ اپنی جان اور اپنے آرام کو اس راہ میں فدا کر دیا تھا‘‘۔ (تفسیر حضرت مسیح موعودؑ زیر سورۃ الانعام آیت 163)

پس جب ایک اللہ کا بندہ، خدا تعالیٰ کی محبت میں محو ہو جائے گا یا ہونے کی کوشش کرے گا، ایک مومن جب آنحضرت ﷺ کے اُسوہ کو سامنے رکھے گا تو اس کا اس کے علاوہ کوئی نتیجہ نہیں نکلتا کہ وہ خدا تعالیٰ کا حقیقی عابد بنے اور اس کی مخلوق کی خدمت کے لئے انصاف کے تمام تقاضے پورے کر رہا ہو۔ اُس حقیقی تعلیم سے دنیا کو روشناس کروائے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے ذریعے اتاری ہے تا کہ حقیقی عدل دنیا میں قائم ہو اور جب ایک شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف بھی توجہ دے رہا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے کے بھی تمام تقاضے پورے کر رہا ہو تو یہ ہو نہیں سکتا کہ وہ اپنے نفس کے تزکیہ کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے والا نہ ہو اور اس طرف اس کی توجہ نہ ہو اور اس میں ترقی کرتے چلے جانے والا نہ ہو۔

پس اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل اور آنحضرت ﷺ کے اُسوہ پر چلنا ایک انسان کو وہ مقام عطا کرتا ہے کہ جب وہ خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہوتا ہے تو ایک پاک اور معصوم روح کی صورت میں حاضر ہوتا ہے۔

اِس مقام اور مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سورۃ النحل میں اس طرح حکم فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ۔ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ (النحل:91) یقیناً اللہ تعالیٰ عدل کا اور احسان کا اور اقرباء پر کی جانے والی عطا کی طرح عطا کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں اور بغاوت سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ تم عبرت حاصل کرو۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے وہ طریق مزید کھول کر بتا دیئے جس سے انسان خدا تعالیٰ کا حق بھی ادا کر سکتا ہے اور انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے بندوں کے حق بھی ادا کر سکتا ہے اور اپنے نفس کا تزکیہ بھی کر سکتا ہے۔ اور یہی مطلب ہے خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے کا۔

اس آیت کے پہلے حصہ کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ’’پہلے طور پر اس آیت کے یہ معنی ہیں کہ تم اپنے خالق کے ساتھ اس کی اطاعت میں عدل کا طریق مرعی رکھو‘‘۔ یعنی اس کا لحاظ رکھو۔ ’’ظالم نہ بنو۔ پس جیسا کہ در حقیقت بجز اس کے کوئی بھی پرستش کے لائق نہیں، کوئی بھی محبت کے لائق نہیں، کوئی بھی توکّل کے لائق نہیں کیونکہ بوجہ خالقیت اور قیومیّت اور ربوبیّت خاصّہ ہر یک حق اسی کا ہے‘‘۔ وہی خالق ہے ہمارا۔ کل کائنات کا خالق ہے، اس میں رہنے والی ہر چیز کا خالق ہے۔ اس لئے وہی اس لائق ہے کہ اُسی پر توکل کیا جائے۔ فرمایا اور قیومیّت اسی کی ہے وہ قائم ہے ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ جس چیز کو اس نے پیدا کیا اَجلِ مسمّٰی تک اس کی زندگی رکھتا ہے۔ ربوبیّت اسی کی ہے۔ وہی ہے جس نے ہمارے پیدا ہونے سے پہلے ہی ہمارے لئے انتظامات کر دیئے اور ہماری زندگی کو سہولت سے گزارنے کے بھی انتظامات فرما دیئے، تمام چیزیں اس نے مہیا فرما دیں۔ تو فرمایا کہ توکّل کے لائق اور کوئی چیز نہیں ’’کیونکہ بوجہ خالقیّت اور قیومیّت اور ربوبیّت کے خاصّہ کے ہر یک حق اسی کا ہے۔ اسی طرح تم بھی اس کے ساتھ کسی کو اس کی پرستش میں اور اس کی محبت میں اور اس کی ربوبیّت میں شریک مت کرو۔ اگر تم نے اس قدر کر لیا تو یہ عدل ہے جس کی رعایت تم پر فرض تھی‘‘۔ اگر یہ سمجھ لیا کہ اللہ تعالیٰ میرا ربّ ہے، اللہ تعالیٰ سے محبت سب سے زیادہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کی عبادت نہیں کرنی تو یہ اللہ تعالیٰ کے بارہ میں عدل ہے جو تم نے قائم کر لیا۔ ’’پھر اگر اس پر ترقی کرنا چاہو تو احسان کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تم اس کی عظمتوں کے ایسے قائل ہو جاؤ اور اس کے آگے اپنی پرستشوں میں ایسے متأدّب بن جاؤ اور اس کی محبت میں ایسے کھوئے جاؤ کہ گویا تم نے اس کی عظمت اور جلال اور اس کے حسن لازوال کو دیکھ لیا ہے‘‘۔

عدل سے ترقی کرو گے تو پھر احسان کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کا ادراک حاصل کرنے کی کوشش کرو فہم حاصل کرنے کی کوشش کرو اور اس کو پھر پکڑتے ہوئے، اس کی محبت میں کھو جاؤ۔ اس

کے احسانوں کا ذکر ہر وقت تمہاری زبان پر رہے۔

’’بعد اس کے اِیْتَـآئِ ذِی الْقُـرْبٰی کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تمہاری پرستش اور تمہاری محبت اور تمہاری فرمانبرداری سے بالکل تکلّف اور تصنّع دور ہو جائے اور تم اس کے لئے ایسے جگری تعلق سے یاد کرو جیسے مثلاً تم اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو اور تمہاری محبت اس سے ایسی ہو جائے کہ جیسے مثلاً بچہ اپنی پیاری ماں سے محبت کرتا ہے‘‘۔

اللہ تعالیٰ سے محبت پھر بے غرض محبت ہو جائے یہ نہیں کہ مشکل میں گرفتار ہوئے تو مسجدوں میں آنا شروع کر دیا اور لمبے لمبے سجدے شروع ہو گئے اور عبادتیں شروع ہو گئیں اور جہاں آسانیاں ملیں اور کشائش ملی پیسے کی فراوانی آئی۔ تو اللہ تعالیٰ کو بھول گئے نمازوں کو بھول گئے عبادتوں کو بھول گئے۔

پھر آپ فرماتے ہیں ’’اور دوسرے طور پر جو ہمدردی بنی نوع سے متعلق ہے اس آیت کے یہ معنی ہیں کہ اپنے بھائیوں اور بنی نوع سے عدل کرو اور اپنے حقوق سے زیادہ ان سے کچھ تعرّض نہ کرو اور انصاف پر قائم رہو اور اگر اس درجہ سے ترقی کرنی چاہو تو اس سے آگے احسان کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کی بدی کے مقابل نیکی کرے‘‘۔ اگر کسی سے کوئی تکلیف پہنچی ہے تو بجائے اس کا بدلہ لینے کے اصلاح اگر نیکی سے ہو سکتی ہے تو نیکی کرے’’ اور اس کی آزار کے عوض میں تُو اس کو راحت پہنچاوے‘‘۔ جو تکلیف تمہیں دی ہے اس کے عوض میں اس کو خوشی پہنچانے کی کوشش کرو’’ اور مروّت اور احسان کے طور پر دستگیری کرے‘‘۔ یہ ہے احسان۔

’’پھر بعد اس کے اِیْتَـآئِ ذِی الْقُرْبٰی کا درجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تو جس قدر اپنے بھائی سے نیکی کرے یا جس قدر بنی نوع سے خیر خواہی بجالاوے اس سے کوئی اور کسی قسم کا احسان منظور نہ ہو بلکہ طبعی طور پر بغیر پیش نہاد کسی غرض کے وہ تجھ سے صادر ہو جیسی شدتِ قرابت کے جوش سے ایک خویش دوسرے خویش کے ساتھ نیکی کرتا ہے‘‘۔ ایک رشتہ دار دوسرے رشتہ دار سے، ایک قریبی دوسرے قریبی سے جس طرح نیکی کرتا ہے اس طرح نیکی کرو۔ یہ اِیْتَـآئِ ذِی الْـقُـرْبٰی ہے۔ ’’سو یہ اخلاقی ترقی کا آخری کمال ہے کہ ہمدردی خلائق میں کوئی نفسانی مطلب یا مدعا یا غرض درمیان نہ ہو۔ بلکہ اخوت و قرابت انسانی کا جوش اس اعلیٰ درجہ پر نشو و نما پا جائے کہ خود بخود بغیر کسی تکلّف کے اور بغیر پیش نہاد رکھنے کسی قسم کی شکر گزاری یا دعا یا اور کسی قسم کی پاداش کے وہ نیکی فقط فطرتی جوش سے صادر ہو‘‘۔ (ازالۂ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 550-552۔ مطبوعہ لندن)

یہ وہ خوبصورت تفسیر ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آیت کے پہلے حصہ کی کی ہے جو اُس انصاف کی وضاحت کرتی ہے جس کی ایسے شخص سے توقع کی جاتی ہے جو خدا تعالیٰ کے لئے خالص ہو کر اس کی عبادت کا دعویٰ کرتا ہے۔ ہم جو احمدی کہلاتے ہیں جن کا یہ دعویٰ ہے کہ ہم اُس اُسوہ پر چلنے کی کوشش کرنے والے ہیں جو آنحضرت ﷺ نے ہمارے سامنے قائم فرمایا اور ہم اس تعلیم پر عمل کرنے والے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر اتاری اور جس کا حقیقی فہم و ادراک ہمیں اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عطا فرمایا۔ پس اگر ہم صرف زبانی دعووں تک رہتے ہیں اور اپنی عملی حالتوں کو بدلنے کی کوشش نہیں کرتے تو ہمارے یہ دعوے کوئی وقعت نہیں رکھتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباس میں جو مَیں نے اس اقتباس میں سے بیان کیا تھا کہ تین نیکیاں ہیں جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اور جیسا کہ ہم نے دیکھا کہ اس سے اللہ تعالیٰ کا حق بھی ادا ہو رہا ہے اور بندوں کا بھی۔ لیکن اس آیت کے دوسرے حصے میں تین برائیوں کی بھی نشاندہی کی گئی ہے۔ اور ایک انسان جو خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والا ہو اس سے کبھی یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ یہ برائیاں بھی کر سکے جن کا ذکر اس آیت میں آیا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ اعلان ہے کہ عبادتیں ان چیزوں سے، ان برائیوں سے دور لے جانے والی ہیں۔ اگر انسان خالص ہو کر عبادت کرے اور نمازیں پڑھے تو ان چیزوں سے دور ہٹ جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے اِنَّ الصَّـلٰوۃَ تَنْہٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَر (العنکبوت:46) کہ یقیناً نماز سب بری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔

پس جہاں اللہ تعالیٰ ایک کے بعد دوسری نیکی اختیار کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے تا کہ نیکی کے معیار بڑھتے چلے جائیں اور ایک وقت ایسا آئے جب بندہ خالصتاً خدا تعالیٰ کا ہو کر اس کی مرضی کے مطابق کام کرے اس کی رضا کے حصول کے لئے اس کی ہر حرکت ہو۔ وہاں اس طرف بھی توجہ دلائی کہ ان نیکیوں کے حصول کے لئے برائیوں کے خلاف جہاد بھی ضروری ہے۔ ورنہ یہ برائیاں ان نیکیوں کے بجالانے میں روک بنتی رہیں گی۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فحشاء سے بچو، فحشاء کے لفظ میں ان بدیوں کی طرف اشارہ ہے جن کا صرف بدی کرنے والے کو پتہ ہو۔ دوسروں کو اس کا علم نہ ہو یا کافی حد تک وہ برائی دوسروں سے چھپی ہو۔ پس جب ایک انسان خالص مومن بنتے ہوئے اور سچا عابد بنتے ہوئے خدا تعالیٰ کے آگے جھکتا ہے تو سب سے پہلے وہ اپنے نفس کو سامنے رکھ کر، اپنی برائیوں کو دیکھ کر خدا تعالیٰ سے ان کے دُور کرنے کی دعا مانگتا ہے اور جب یہ کیفیت ہوتی ہے تو پھر وہ انصاف اور عدل ہے جو ایک انسان خود اپنے نفس کے ساتھ کر رہا ہوتا ہے۔ کیونکہ جب تک نفس کلیتاً پاک کرنے کی کوشش نہ ہو خدا تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا نہیں ہو سکتا اور اسی طرح جب نفس پر نظر نہ ہو ایک ایک بدی کو باہر نکال کر پھینکنے کی کوشش نہ ہو۔ پھر دوسروں سے انصاف کے تقاضے پورے نہیں کر سکتا۔ پس باہر کے انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے لئے پہلے اپنے نفس کو انصاف کے کٹہرے میں کھڑا کرنا ہو گا اور جب ایک مومن اس کی کوشش کرتا ہے تو پھر اس کی توجہ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف پھرتی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ منکر سے بچو۔ یعنی ناپسندیدہ باتوں سے بچو۔ وہ باتیں جو براہ راست دوسروں کو نقصان پہنچانے والی تو نہیں ہوتیں لیکن لوگ اس کو دیکھ کر برا محسوس کر رہے ہوتے ہیں۔

مثلاً بعض دفعہ لوگوں کو جھوٹ بولنے کی ایسی عادت ہوتی ہے کہ چاہے دوسرے کو نقصان نہیں بھی ہو رہا، یا اپنا کوئی فائدہ نہیں بھی ہو رہا، عادتاً ہر بات کو غلط انداز میں پیش کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ یا ایسے گول مول انداز میں پیش کرتے ہیں جس سے بات واضح ہی نہ ہو سکے۔ بعض لوگوں کو گالیاں نکالنے کی عادت ہوتی ہے۔

اسی طرح ایک قصہ ہے کسی شخص کی حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں رپورٹ ہوئی کہ وہ گالیاں بڑی دیتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ان کو بلا کر پوچھا کہ سنا ہے آپ گالیاں بڑی دیتے ہیں۔ تو انہوں نے ایک گالی دے کر کہا کون کہتا ہے مَیں گالی دیتا ہوں۔ تو بعض لوگ عادتاً گالیاں دے رہے ہوتے ہیں۔ تو اس چیز سے بھی پاک کرنا ہے۔ کیونکہ جھوٹ جو ہے، غلط بیانی جو ہے چاہے نقصان نہ پہنچانے کے لئے بھی کی جا رہی ہو تب بھی جب اس کی عادت پڑ جاتی ہے تو انسان پکّا عادی جھوٹا بن جاتا ہے اور پھر یہاں تک ہو جاتا ہے کہ اپنے مفاد کے لئے غلط حربے استعمال کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایسے لوگ پھر خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے نہیں ہوتے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ اعلان ہے کہ خالص ہو کر نماز پڑھنے والوں میں یہ برائیاں پیدا ہو ہی نہیں سکتیں، جیسا کہ مَیں نے ابھی آیت کا حصہ پڑھا۔

پھر تیسری برائی جو یہاں بیان فرمائی، فرمایا وہ بَـغْـی یعنی بغاوت ہے، دوسروں کا حق مارنا ہے، معاشرے میں فساد پیدا کرنا ہے۔ اور جب انسان دوسرے کا حق مارنا شروع کر دے اور معاشرے میں فساد پھیلانے کا باعث بن جائے تو وہ انصاف کے تقاضے پورے نہیں کر سکتا۔ اس کی نمازوں سے وہ مقصد حاصل نہیں ہو سکتا جس کے لئے وہ مسجد میں آنے کی کوشش کرتا ہے یا آتا ہے۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ ایک طرف تو اعلان ہو کہ مَیں نے یہ مسجد اس لئے بنائی ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے عدل اور انصاف قائم کروں اور دوسری طرف باغیانہ رویہ ہو۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس رویّہ سے بچنے کے جو طریق بتائے ہیں ان پر چلنا انتہائی ضروری ہے اور اس کے لئے سب سے بنیادی چیز جیسا کہ مَیں نے بتایا یہی ہے کہ اپنے اندر جھانک کر اپنا جائزہ لیتے ہوئے، اپنے نفس کو پاک کرے۔ پھر ہی معاشرے کو تکلیف دینے والی معمولی برائیاں بھی دُور ہوں گی اور تبھی بغاوت کی بدی سے بھی انسان بچے گا۔ کیونکہ اگر یہ چیزیں قائم رہیں تو پھر یہ نظام جماعت سے بھی دور لے جانے والی ہوتی ہیں اور پھر خلافت کی اطاعت کا بھی انکار کروا دیتی ہیں۔ اور پھر ہم نے دیکھا ہے کہ ایسے لوگ پھر اللہ تعالیٰ کی خالص ہو کر عبادت کرنے سے بھی محروم ہو جاتے ہیں بلکہ ظاہری عبادت سے بھی محروم ہو جاتے ہیں پھر ان کی عبادت خالص تو رہتی نہیں۔ کیونکہ ظاہر ہے جو باغی ہو گا وہ انصاف کے تقاضے بھی پورے نہیں کرے گا اور اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی خالص ہو کر کر ہی نہیں سکتا۔ کسی بھی باغی کو آپ دیکھ لیں وہ اپنی اَنانیت کے جال میں پھنسا ہوتا ہے اور جو انانیت کے جال میں پھنس جائے وہ کبھی عاجزی نہیں دکھا سکتا اور جو عاجزی نہ دکھائے وہ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کا عبادت گزار بھی نہیں بن سکتا اور نہ ہی انصاف کے تقاضے پورے کر سکتا ہے۔

پس ہر احمدی کو چاہئے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بننا ہے اور ان مسجدوں کی تعمیر سے فائدہ اٹھانا ہے جس کی طرف آج کل آپ کی توجہ ہوئی ہوئی ہے تو ان برائیوں سے بچیں اور اُن نیکیوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی کوشش کریں جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے ہمیں توجہ دلاتے ہوئے حکم فرمایا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’اللہ تعالیٰ سے تعلق اس طرح نہیں ہو سکتا کہ انسان غفلت کاریوں میں مبتلا بھی رہے اور صرف منہ سے دم بھرتا رہے کہ مَیں نے خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر لیا ہے۔ اکیلے بیعت کا اقرار اور سلسلہ میں نام لکھ لینا ہی خدا تعالیٰ سے تعلق پر کوئی دلیل نہیں ہو سکتی۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق کے لئے ایک محویت کی ضرورت ہے‘‘۔ آپؑ فرماتے ہیں ’’ہم بار بار اپنی جماعت کو اس پر قائم ہونے کے لئے کہتے ہیں‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 33 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ ایک جگہ فرماتے ہیں: ’’تمہارا کام اب یہ ہونا چاہئے کہ دعاؤں اور استغفار اور عبادت الٰہی اور تزکیہ و تصفیہ نفس میں مشغول ہو جاؤ۔ اس طرح اپنے تئیں مستعد بناؤ خدا تعالیٰ کی عنایات اور توجہات کا جن کا اس نے وعدہ فرمایا ہے‘‘۔ حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت سے۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 212 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

پھر ایک جگہ آپؑ فرماتے ہیں: ’’ہماری جماعت کا اعلیٰ فرض ہے کہ وہ اپنے اخلاق کا تزکیہ کریں اور حقوق عباد اور حقوق اللہ کے ادا کرنے کی دقیق سے دقیق رعایت کیا کریں‘‘۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 326 جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

تو یہ ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اور توقعات۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم خالص ہو کر اس کی عبادت کرنے والے بنیں، انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا حق ادا کرنے والے بنیں اور اپنے نفس کی پاکیزگی کی طرف ہمیشہ توجہ دینے والے ہوں اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے اپنی عبادتوں اور اپنی قربانیوں کی قبولیت کی بھیک مانگتے رہنے والے ہوں۔ خدا تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ: رپورٹ دورہ حضور انور ایدہ اللہ

از صفحہ نمبر 16

ہے؟ حالانکہ کیلگری میں کینیڈا کی سب سے بڑی مسجد بن رہی ہے۔ یہاں کی مسجد کا پلان بھی موجودہ پلان سے بڑا تھا۔ مَیں اس پلان کو منظور نہیں کروں گی۔ پہلے والا بڑا پلان لائیں، ہم وہی پلان منظور کریں گے۔

موصوفہ نے کہا وہ بیس سال قبل اس وقت کے میئر کے ساتھ جماعت کے جلسہ پر پہلی دفعہ آئی تھیں اور جماعت سے تعلق قائم ہوا تھا۔ مَیں ہفتہ کو کیلگری کی مسجد کے افتتاح کے موقع پر بھی حاضر ہوں گی۔ موصوفہ نے کہا مَیں یہاں آنے پر بہت خوش ہوں۔ اس کنونشن میں حاضر ہونا میرے لئے ایک اعزاز ہے جس پر میں آپ کی شکرگزار ہوں۔

✵...... **میئر آف Mississauga:** Her Worship Mayor Hazel McCallion نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوفہ بیس سال سے جماعت کی تقریبات میں شامل ہوتی رہی ہیں۔ موصوفہ نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ یہاں نوجوان بچوں کو تعلیمی ایوارڈ دیئے گئے ہیں وہ ان ایوارڈز سے بہت خوش ہوئی ہیں اور یہ نئی نسل ہی جماعت احمدیہ اور کینیڈا کا مستقبل ہے۔ ہمارا مستقبل ان بچوں کے ہاتھ میں ہے۔ یہاں خواتین طالبات کو ایوارڈ نہیں دیئے گئے صرف لڑکوں ہی کو ایوارڈ دیئے گئے ہیں۔ شاید ان کو بھی دیئے گئے ہوں گے۔ (ان کے ایڈریس کے بعد اعلان کر دیا گیا کہ لڑکیوں کو ایوارڈ خواتین کے جلسہ میں تقسیم کر دیئے گئے ہیں)۔

موصوفہ نے کہا کہ آپ امن اور آشتی کی طرف دنیا کو بلا رہے ہیں اور اس وقت دنیا کو امن کی ضرورت پہلے سے بہت بڑھ کر ہے۔ امن آپ سے اور مجھ سے شروع ہوتا ہے۔ ہمیں اس تبدیلی کی بڑی ضرورت ہے۔

موصوفہ نے کہا کہ یہ بتایا گیا ہے کہ مارکھم کے پاس مسجد ہے، بریمپٹن میں بھی اب ایک چھوٹی مسجد کی بجائے بڑی مسجد بنائی جارہی ہے لیکن مَیں آپ کو بتاتی چلوں کہ ہمارے مسی ساگا میں مسجد بڑی تو نہیں لیکن سب سے بہتر ضرور ہے۔

✵...... **ممبر پارلیمنٹ** Michael Ignateuf جو لبرل پارٹی کے ڈپٹی لیڈر بھی ہیں نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ میں سب سے پہلے جماعت کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے مدعو کیا گیا ہے۔ موصوف نے کہا کہ یہاں کا ماحول اور یہ کنونشن بہت ہی متاثر کن ہے اور وہ یہاں کے محبت بھرے اور گرم جوش ماحول سے بہت متاثر ہوئے ہیں اور میں تو یہاں آنے اور آپ کے ساتھ بیٹھنے پر ہی بہت مشکور ہوں۔ موصوف نے کہا مجھے علم ہے کہ آپ لوگ پاکستان، انڈونیشیا اور بعض دوسرے ممالک میں ظلم و ستم کا شکار ہیں۔ میں اس رویہ کی بھرپور مذمت کرتا ہوں۔ دراصل دین ایک پُرامن مذہب ہے۔ مغرب اور کینیڈا میں یہاں کے لوگوں کو یہ بتانا ضروری ہے کہ اسلام کوئی نیا مذہب نہیں بلکہ دنیا میں اس کا دوسرے مذاہب کی طرح اپنا ایک مقام ہے۔ موصوف نے کہا کہ اسلام کا یہ پیغام ابدی ہے کہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور تفرقہ پیدا نہ کرو۔ آپ لوگ اس پر عمل کر رہے ہیں اور تمام لوگوں کو اس پر عمل پیرا ہونا چاہئے۔

✵...... مہمانوں میں سے آخر پر Honorable Jason Kenny نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف 2006ء میں پرائم منسٹر کے پارلیمانی سیکرٹری مقرر کئے گئے تھے۔ موصوف Multiculturism & Canadian Identity کے سیکرٹری آف سٹیٹ ہیں اور وزیراعظم کا پیغام لے کر آئے تھے۔

موصوف نے اپنے ایڈریس میں اردو زبان میں کہا۔ ’’ہم خلیفہ مسرور احمد کو کینیڈا میں خوش آمدید کہتے ہیں‘‘۔

موصوف نے کہا وہ پرائم منسٹر کا پیغام لے کر آئے ہیں وہ خود بعض اور مصروفیات کی وجہ سے تشریف نہیں لا سکے جس کا انہیں افسوس ہے تاہم وہ کیلگری میں کینیڈا کی سب سے بڑی مسجد کے افتتاح کے موقع پر حاضر ہوں گے۔

موصوف منسٹر نے کہا کہ جماعت احمدیہ کینیڈا اور کینیڈا بحیثیت ملک اس اصول پر متحد اور اشتراک رکھتے ہیں کہ ہمیں خدا پر مستحکم اور پکا یقین ہے اس کا ذکر کینیڈا کے قومی ترانہ میں بھی ہے کہ خدا ہمارے کینیڈا کو مضبوط بنائے۔

حضور انور کو مخاطب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حضور امن کے پیغامبر ہیں۔ آپ کینیڈا میں سلامتی اور امن کا پیغام لائے ہیں۔

موصوف نے جماعت احمدیہ پر مظالم کی سخت الفاظ میں مذمت کی اور فرمایا کہ یہ ظلم وستم بہت بڑی ناانصافی ہے۔ موصوف نے کہا کہ کینیڈا میں ہم آزادی ضمیر اور آزادی مذہب پر یقین رکھتے ہیں اور سب لوگ اپنے عقائد پر عمل کر کے امن اور سکون کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

موصوف نے صد سالہ خلافت جوبلی کی مبارک باد دی اور خدا حافظ کہہ کر اپنی تقریر کا اختتام کیا۔ موصوف نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کرتے ہوئے **حضور انور کے دست مبارک کا بوسہ لیا۔**

ان سبھی مہمانوں نے اپنے اپنے ایڈریسز کے بعد حضور انور کی خدمت میں تحائف پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ان سبھی مہمانوں کو صد سالہ خلافت جوبلی کے سوونیئر جو کرسٹل سے تیار کئے گئے تھے عطا فرمائے۔

جماعت کا استقبالیہ ایڈریس

مہمان حضرات کے خطاب کے بعد مکرم ملک لال خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں استقبالیہ ایڈریس اردو اور انگریزی زبان میں پیش کیا۔ امیر صاحب کینیڈا نے یہ ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا۔

’’حضور کے کینیڈا میں ورود مسعود کے موقع پر ہم جو حضور کے غلام اور پیروکار ہیں اور سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود کے الفاظ مبارک میں حضور کے درخت وجود کی سرسبز شاخوں کا حکم رکھتے ہیں اور حضور کے ہاتھ پر بیعت ہو کر خلافت حقہ احمدیہ کے حلقہ میں شامل ہیں، صمیم قلب سے حضور کو سرزمین کینیڈا پر خوش آمدید کہتے ہیں! اے آمدنت باعث آبادیٔ ما!

حضور! سرزمین کینیڈا میں، خلافت ثانیہ کے بابرکت دور میں احمدیت کا پودا لگایا گیا جو خلفائے احمدیت کی برکات اور توجہ سے اب ایک تناور درخت بن چکا ہے اور سارے عالم کو یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ کا نظارہ دکھا رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ تشریف لائے تو جماعت اپنی تعداد کے لحاظ سے ایک چھوٹے سے کمرہ میں سما جاتی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے عہد بابرکت میں یہ تعداد ہزاروں تک پہنچ گئی اور وَسِّعْ مَكَانَكَ کے وعدے کے مطابق جگہ کی تمام تر وسعتیں تنگ ہوگئیں اور اللہ تعالیٰ نے یہ دن بھی یہیں دکھایا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جب کینیڈا میں قدم رنجہ فرمایا تو حضور کے خدام کی تعداد شمار کرنا مشکل تھا۔ لوگ پروانہ وار شمع خلافت پر نثار ہو رہے تھے اور اب بھی وہی نظارہ حضور کے طفیل دیکھ رہے ہیں کہ حضور کے اردگرد جمع ہونے والے ان پروانوں کے دل حضور کے دل کے ساتھ دھڑک رہے ہیں اور حضور کے کلمات مبارکہ کی حلاوت ان کی سماعت میں رس گھول رہی ہے۔

حضور یہ تو ہمارا حال ہے۔ ارض کینیڈا میں بسنے والے مختلف قومیتوں کے لوگ، سیاست دان، حکومت کے ارکان، صوبوں کے انتظامی امور سرانجام دینے والے، صحافی، ذرائع ابلاغ کے سرکردہ لوگ جماعت احمدیہ کے پیغام اور جماعت کی حَبْلُ الْوَرِیْد ’’خلافت‘‘ کی اہمیت سے پوری طرح آشنا ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ اور خلافت احمدیہ کے پُرامن پیغام کی صداقت پر یقین رکھتے ہیں۔ کینیڈا کی سیاسی، مذہبی اور معاشرتی فضا میں اللہ تعالیٰ کے کرم سے جماعت کے خیالات کی پذیرائی ہوتی ہے اور خلیفۂ وقت کی قیادت و سیادت میں جماعت جو ترقی حاصل کر رہی ہے اسے قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور جب بھی انہیں کسی مرحلے پر یا کسی مسئلے پر مسلمانوں کے نظریات جاننے کی ضرورت پڑتی ہے وہ جماعت کی طرف دیکھتے ہیں اور جماعت حضور کے ارشاد کے مطابق انہیں اپنے مؤقف سے آگاہ کرتی ہے اور وہ اسے قبول بھی کرتے ہیں۔

یہ سب کچھ خلافت احمدیہ کی برکت سے ہے اور اسی برکت کے طفیل ہم لوگ اس سرزمین میں سر اٹھا کر چلتے ہیں۔ ان الفاظ کے ساتھ ہم ارکان جماعت احمدیہ کینیڈا حضور کو اھلاً وسھلاً ومرحبا کہتے ہیں اور اپنے عہد بیعت میں کئے گئے ایمان و وفا کی تجدید کرتے ہیں۔ جماعت نے جو کچھ پایا ہے وہ خلفائے احمدیت کی توجہ اور راہنمائی کی برکت سے پایا ہے اور اس سرزمین میں کشادہ قلبی اور وسعت نظر کی جو فضا پیدا ہوئی ہے وہ خلفائے احمدیت کی دعاؤں سے وجود میں آئی ہے۔

ہم ایک بار پھر عہد کرتے ہیں کہ ہم خلافت احمدیہ کے ساتھ ناقابل قطع تعلق قائم رکھیں گے اور خلیفہ وقت کے وجود باجود سے ہمیشہ فیض پاتے رہیں گے۔ ہماری حقیر زندگیاں اور ہماری کمزور کوششیں حضور کے ارشادات کی تعمیل کے لئے وقف رہیں گی اور انشاء اللہ العزیز ہم اس عہد کو پورے تعہد سے پورا کرتے رہیں گے۔ ہمارا سب کچھ حضور کا ہے اور حضور کے قدموں پر نثار ہے۔ گر قبول افتد زہے عزّو شرف!‘‘۔

امیر صاحب کینیڈا کے اس ایڈریس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے اختتامی خطاب کے لئے جونہی ڈائس پر تشریف لائے تو جلسہ گاہ نعروں سے گونج اٹھی۔ ایک بجے حضور انور نے اپنا خطاب شروع فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کا جلسہ اختتام پر پہنچ رہا ہے۔ مجھے امید ہے کہ گزشتہ دو دن کے جلسے کے پروگرام جن میں میرا خطبہ اور تقریر بھی تھی آپ لوگوں میں مثبت اور پاک تبدیلی لانے کا ذریعہ بنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کینیڈا جماعت بھی ان ترقی کرنے والی، اخلاص و وفا میں بڑھنے والی جماعتوں میں سے ایک ہے جن کے قدم ہمیشہ آگے بڑھتے ہیں۔ اس لئے جب میں یہ کہتا ہوں کہ مثبت اور پاک تبدیلی لانے کا ذریعہ یہ جلسہ ہوگا تو اس کا مطلب ہے کہ ایک روحانی ماحول میں جمع ہونے سے جہاں صرف اور صرف اللہ اور رسول کی باتیں ہوتی ہیں۔ دنیا سے کٹ کر مومنین اپنی اصلاح کی کوشش کر رہے ہوں۔ اللہ تعالیٰ خاص برکت ڈالتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا حضرت مسیح موعودؑ کے جلسہ کا مقصد یہی تھا کہ دنیا کے جھمیلوں سے، بعض کمزوریاں جو انسان کے اندر ان جھمیلوں میں ڈوب کر پیدا ہو جاتی ہیں ان کمزوریوں کو دور کریں۔ وہ ایک خاص ماحول کی وجہ سے دور ہو جائیں یہاں جلسے پر اکٹھے ہونے کی وجہ سے اور پھر ویسے بھی ایک ایسا ماحول، جس میں لوگ اللہ تعالیٰ کی خاطر جمع ہو کر اللہ اور رسول کی باتیں کر رہے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں سے حاصل ہوتا ہے۔ فرشتے بھی ایسی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بزرگ فرشتے گھومتے رہتے ہیں اور انہیں ذکر کی مجالس کی تلاش رہتی ہے۔ جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہو تو وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور پروں سے اس مجلس کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ ساری فضا ان کے سایہ برکت سے معمور ہو جاتی ہے۔ جب لوگ اس مجلس سے اٹھ جاتے ہیں تو وہ بھی آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔ وہاں اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے۔ حالانکہ وہ سب کچھ جانتا ہے کہ کہاں سے آئے ہو تو وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو تیری تسبیح کر رہے تھے۔ تیری بڑائی بیان کر رہے تھے۔ تیری عبادت میں مصروف تھے اور تیری حمد میں رطب اللسان تھے اور تجھ سے دعائیں مانگ رہے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں۔ اس پر فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے۔ فرشتے کہتے ہیں اے ہمارے رب انہوں نے تو تیری جنت نہیں دیکھی۔ تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ ان کی کیا کیفیت ہوگی جب وہ میری جنت دیکھ لیں گے۔ فرشتے کہتے ہیں وہ تیری پناہ چاہتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ وہ کس چیز سے میری پناہ چاہتے ہیں فرشتے کہتے ہیں تیری آگ سے وہ پناہ چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کیا انہوں نے میری آگ دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں دیکھی تو نہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ان کی کیا حالت ہوگی اگر وہ میری آگ دیکھ لیں۔ پھر فرشتے کہتے ہیں وہ تیری بخشش طلب کرتے ہیں۔ اس پر خدا تعالیٰ کہتا ہے میں نے انہیں بخش دیا اور انہیں وہ سب کچھ دیا جو انہوں نے مجھ سے مانگا اور میں نے انہیں پناہ دی جس سے انہوں نے میری پناہ طلب کی۔ اس پر فرشتے کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ان میں فلاں غلط کار شخص بھی تھا وہ وہاں سے گزرا اور ان کو ذکر کرتے ہوئے دیکھ کر تماش بین کے طور پر وہاں بیٹھ گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اس کو بھی بخش دیا کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والے بھی محروم اور بدبخت نہیں رہتے۔

حضور انور نے فرمایا پس یہ ماحول جو جلسے کا ہے اس کے بارہ میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ یہ الٰہی جلسہ ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے والے، ایمان میں بڑھنے والے، بڑھنے کی کوشش کرنے والے ہیں۔ انہیں ایمان میں بڑھانے والا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے

والا ہے۔ جو کمزور ایمان ہیں ان کے ایمان میں مضبوطی پیدا کرنے والا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کی بخشش اور پناہ کی نظر کسی پر پڑتی ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی کو اپنی جنت کی بشارت کا اعلان فرماتا ہے تو ایک پاک اور مثبت تبدیلی کی طرف اس کے قدم اٹھنے لگتے ہیں پس ہمیں اللہ تعالیٰ سے یہ امید رکھنی چاہئے اور اس کے حضور یہ دعا کرنی چاہئے کہ ہماری یہ مجلس اس مجلس میں شمار ہو جائے جس کے شاملین کو اللہ تعالیٰ آگ سے پناہ دیتا ہے۔ جن کو جنت کی بشارت دیتا ہے اور جس مجلس کی برکت سے راہ چلتوں کے سامان بھی ہو جاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہمارے ان جلسوں اور مجالس میں خدا تعالیٰ کی تائید کا پتہ جہاں اپنوں میں پاک اور مثبت تبدیلی کے اظہار سے چلتا ہے۔ وہاں غیروں کے تاثرات بھی اس بات کی تائید کر رہے ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مدد ہمارے ساتھ ہے۔ اس کے فرشتوں کی موجودگی ہمارے لئے تسکین کا باعث بن رہی ہے۔ کل ہی یہاں خواتین کے جلسے میں ایک غیر عورت نے غالباً عیسائی تھی میری اہلیہ کو بتایا کہ تمہارے ماحول اور تمہارے عبادت کے طریقے نے دل پر ایک عجیب اثر کیا ہے۔ یہ باتیں تو ہم بھی کرتے ہیں لیکن ایسا متاثر کن نظارہ میں نے پہلے کہیں نہیں دیکھا۔ یہ نظارے دنیا میں ہمیں ہر جگہ نظر آتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: گزشتہ دنوں، مَیں نے جب افریقہ کا دورہ کیا تو وہاں کے نظارے دیکھ کر خاص طور پر غانا کے جلسے کے نظارے دیکھ کر کئی لوگوں نے مجھے لکھا کہ یہ دیکھ کر ہمیں شرم بھی آئی کہ کس طرح خدا تعالیٰ کی عبادت اور ذکر اور جلسہ کی برکات سے فیضیاب ہونے کے لئے کوشاں تھے اور اس بات نے ہمارے اندر بھی تبدیلی پیدا کی اور ہم بھی کوشش کریں گے کہ ایمان اور اخلاص میں بڑھیں گے تو آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسے کی برکات سے مثبت تبدیلیاں، صرف اسی مجلس میں نہیں آرہی ہوتیں بلکہ MTA کا انعام جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیا ہے اس کے ذریعے دوسرے ملکوں میں بیٹھے ہوئے احمدی بھی اللہ کے فضل کو اترتا دیکھ کر اپنے اندر مثبت تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود نے محض للہ اپنے ماننے والوں کو جمع کرنے کا جو اہتمام فرمایا اس کی برکات آج تک ہم دیکھ رہے ہیں اور جب تک محض للہ ہم جمع ہوتے رہیں گے ان برکات کو ہم نازل ہوتے دیکھتے رہیں گے اور پاک اور مثبت تبدیلیاں ہم اپنے اندر محسوس کریں گے۔ پس ہم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے کہ ہمیشہ ان لوگوں میں شامل ہونے کی کوشش کرتے رہیں جو حضرت مسیح موعود کے اس عظیم مقصد کو پورا کرنے والے ہوں تا کہ ہم ہمیشہ ان لوگوں میں شامل رہیں جو ہمیشہ آپ کی دعاؤں سے وافر حصہ پانے والے ہوں۔ اور یہ کون لوگ ہیں جو آپ کی دعاؤں سے حصہ پائیں گے؟ یہ وہ لوگ ہیں جو نیکیوں میں بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچنے کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ اس کی جنتوں کے حصول کے لئے اپنی عبادتوں اور اپنے اعمال کے معیار کو بلند کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اپنی زبانوں کو ذکر الٰہی سے تر رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: پس مَیں امید کرتا ہوں کہ میرے خطبے اور کل عورتوں میں جو باتیں کی ہیں ان سے ہر شامل ہونے والے نے اپنے اندر ان معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش کی ہوگی۔ دعا بھی کی ہوگی اور یہ عہد بھی دوہرائے ہوں گے کہ ہم اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ ہمیشہ ان معیاروں کی تلاش میں رہیں گے جو اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول ﷺ نے ہمیں بتائے اور جن کی توقع حضرت مسیح موعود نے ہم سے کی ہے۔ آپ ہمیں عبادت اور اعمال صالحہ کے معیار اونچے کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اس درد سے بار بار ہمیں تلقین فرماتے رہے جس کا تحریر میں، آپ کی کیفیت میں ذکر ملتا ہے کہ اگر ایک حقیقی احمدی اس درد کو محسوس کرے تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اس کا ہر دن اسے نیکی میں بڑھانے والا نہ ہو۔ آپ فرماتے ہیں:۔

ہماری جماعت کے لوگوں کو نمونہ بن کر دکھانا چاہئے۔ اگر کسی کی زندگی بیعت کے بعد بھی اسی طرح ناپاک اور گندی زندگی ہے۔ جیسا بیعت سے پہلے تھی اور جو شخص ہماری جماعت میں ہو کر برا نمونہ دکھاتا ہے اور عملی یا اعتقادی کمزوری دکھاتا ہے تو وہ ظالم ہے اور وہ تمام جماعت کو بدنام کرتا ہے اور ہمیں بھی اعتراض کا نشانہ بناتا ہے۔ برے نمونے سے اوروں کو نفرت ہوتی ہے اور اچھے نمونے سے لوگوں کو رغبت پیدا ہوتی ہے۔ بعض لوگوں کے ہمارے پاس خط آتے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ میں اگرچہ آپ کی جماعت میں ابھی داخل نہیں مگر آپ کی جماعت کے بعض لوگوں کے حالات سے البتہ اندازہ لگاتا ہوں کہ اس جماعت کی تعلیم ضرور نیکی پر مشتمل ہے۔

پس یاد رکھو اللہ تعالیٰ یقیناً ان لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جنہوں نے تقویٰ کا طریق اختیار کیا اور جو نیکیاں کرنے والے ہیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ بھی انسان کے اعمال کا روزنامچہ بناتا ہے۔ انسان کو بھی اپنے حالات کا روزنامچہ تیار کرنا چاہئے اور غور کرنا چاہئے کہ نیکی میں کہاں تک آگے قدم رکھنا ہے۔ انسان کا آج اور کل برابر نہیں ہونے چاہئیں۔ جس کا آج اور کل اس لحاظ سے کہ نیکی میں کیا ترقی کی ہے برابر ہو گیا وہ گھاٹے میں ہے۔ انسان اگر خدا کو ماننے والا ہو اور اس پر کامل ایمان رکھنے والا ہو تو کبھی ضائع نہیں کیا جاتا ہے بلکہ اس ایک کی خاطر لاکھوں جانیں بچائی جاتی ہیں۔ پس دیکھیں کتنا درد ہے ان الفاظ میں اور شدید غم کی کیفیت کا اظہار ہو رہا ہے کہ بیعت کر کے میری طرف منسوب ہو کر پھر عملی کمزوری دکھانا یا اعتقادی کمزوری دکھانا یہ تو مناسب نہیں۔

حضور انور نے فرمایا عملی کمزوری ایسی ہے جو عموماً لوگ دکھا جاتے ہیں اور اس کو نہیں سمجھتے۔ عملی کمزوری کیا ہے؟ یہ حقوق اللہ کا کما حقہ ادا نہ کرنا ہے۔ حقوق العباد کا ادا نہ کرنا بھی ہے۔ حضور انور نے فرمایا روزانہ کی ڈائری لکھو۔ اس میں دیکھو کہ کیا نیکیاں کی ہیں اور کیا برائیاں کی ہیں۔ حقوق اللہ کی ادائیگی کی طرف کیا کوشش کی ہے اور بندوں کے حقوق کی طرف کیا کوشش کی ہے۔ پھر دوسرے اعمال ہیں جن کی ایک فہرست ہے جو قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے ہمیں بتائی اور جہاں خدا تعالیٰ نے خلافت کے وعدہ کا ذکر فرمایا ہے ان اعمال صالحہ کے بجا لانے کا بھی ذکر کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود ایک حقیقی مومن کی بعض خوبیوں اور خصوصیات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ صفات حسنہ اور اخلاق فاضلہ کے دو ہی حصے ہیں اور وہی قرآن شریف کی پاک تعلیم کا خلاصہ اور لب لباب ہیں۔ اول یہ کہ حق اللہ کو ادا کرتے ہوئے عبادت کرنا۔ فسق و فجور سے بچنا اور کل محرمات سے پرہیز کرنا اور اوامر کی تعمیل پر کمربستہ رہنا دوم یہ کہ حقوق العباد ادا کرنے میں کوتاہی نہ کریں اور بنی نوع انسان سے نیکی کرے۔

بنی نوع انسان کے حقوق بجا نہ لانے والے لوگ خواہ اللہ کا حق ادا کرتے ہی ہوں بڑے خطرے میں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ تو ستار ہے۔ غفار ہے۔ رحیم ہے اور حلیم ہے اور معاف کرنے والا ہے۔ اس کی عادت ہے کہ اکثر کو معاف کر دیتا ہے مگر بندہ کچھ ایسا واقعہ ہوا ہے کہ کبھی کسی کو کم ہی معاف کرتا ہے۔ پس اگر انسان اپنے حقوق معاف نہ کرے تو پھر وہ شخص جس نے انسانی حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی کی ہو یا ظلم کیا ہو خواہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری میں کوشاں ہی ہو۔ نماز، روزہ وغیرہ احکام شریعت کی پابندی کرتا ہی ہو۔ حقوق العباد کی پرواہ نہ کرنے کی وجہ سے اس کے اور اعمال بھی حبط ہونے کا اندیشہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ مومن حقیقی وہی ہے جو حق اللہ اور حق العباد دونوں کو پورے نظام اور احتیاط سے بجا لاوے۔ جو دونوں پہلوؤں کو پوری طرح سے مدنظر رکھ کر اعمال بجا لاتا ہے وہی قرآن کریم پر عمل کرتا ہے ورنہ نصف قرآن پر ایمان لاتا ہے۔

فرمایا: یہ ہر دو قسم کے اعمال انسانی طاقت میں نہیں کہ بزور بازو اور اپنی طاقت سے بجا لانے پر قادر ہو سکے۔ انسان نفس امارہ کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل اس کے شامل حال نہ ہو کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ لہٰذا نسان کو چاہئے کہ دعائیں کرتا رہے تا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے نیکی کی قدرت دی جاوے اور نفس امارہ کی قیدوں سے رہائی عطا کی جاوے۔ فرمایا یہ (نفس امارہ) انسان کا سخت دشمن ہے۔ اگر نفس امارہ نہ ہوتا تو شیطان بھی نہ ہوتا۔ یہ انسان کا اندرونی دشمن اور مار آستین ہے اور شیطان بیرونی دشمن ہے۔ قاعدہ کی بات ہے کہ جب چور کسی کے مکان میں نقب زنی کرتا ہے تو کسی گھر کے بھیدی سے اور واقف کار سے سازش کرنی ضروری ہوتی ہے۔ بیرونی چور بجز اندرونی بھیدی کی سازش کے کچھ کر ہی نہیں سکتا۔ پس یہی وجہ ہے کہ شیطان بیرونی دشمن، نفس امارہ اندرونی دشمن اور گھر کے بھیدی سے سازش کر کے ہی انسان کے مدعائے ایمان میں نقب زنی کرتا ہے اور نور ایمان کو غارت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي (یوسف: 54) یعنی میں اپنے نفس کو بری نہیں ٹھہراتا اور اس کی طرف سے مطمئن نہیں کہ نفس پاک ہو گیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا یہ ایک عمومی تصویر ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کھینچی ہے ایک مومن کے فرائض کی۔ ان مومنین کی جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے والے ہیں۔ اس کے انعام سے فیض پانے والے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ کا جو مَیں نے اقتباس پڑھا اس میں آپ فرماتے ہیں کہ بنیادی احکامات جو قرآن کریم میں بیان ہوئے ہیں وہ دو ہیں اور باقی ان احکامات کی تفسیر ہے۔ پہلا حق جو بیان ہوا وہ خدا تعالیٰ کا حق ہے اور اس میں سب سے اول ایک خدا کی عبادت کرنا اور اس کی عبادت کا حق ادا کرتے ہوئے عبادت کرنا ہے اور جیسا کہ میں نے پہلے جمعہ کے خطبہ میں تفصیل بھی بیان کی تھی کہ عبادت کا حق نمازوں میں ہے اور پنجوقتہ، توجہ سے نمازوں کی ادائیگی سے ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ فسق و فجور سے بچیں۔ فسق و فجور کا مطلب ہے جو سیدھے راستے سے دور ہو جائے۔ اطاعت سے باہر نکل جائے۔ حق کو قبول کر کے اسے چھوڑ دینے والا فاسق کہلاتا ہے۔ پس نبی کی بیعت میں آ کر پھر اس سے نکلنے والا فاسق ہے۔ یا بیعت کا دعویٰ کر کے پھر ان شرائط کی پابندی نہ کرنے والا جن پر بیعت کی تھی وہ بھی فاسق ہے اور ایسا کرنے والا اللہ تعالیٰ کا حق نہ ادا کرنے والا ہے اور فاجر اور بدکار جو اللہ تعالیٰ کے حدود کو توڑتا ہے وہ بھی اللہ کے حق نہ ادا کرنے والا ہے اور اس کے علاوہ جتنے بھی محرمات اللہ تعالیٰ نے بتائے ہیں ان سے نہ بچنے والا اللہ تعالیٰ کے حقوق نہ ادا کرنے والا ہے۔ ارکان ایمان اور ارکان دین پر عمل نہ کرنے والا خدا تعالیٰ کا حق ادا نہ کرنے والا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دوسرا حق جو خدا تعالیٰ نے فرض کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کا حق ہے۔ ان کو نہ ادا کرنے والا مومن نہیں کہلا سکتا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے ان انعاموں سے فیض پا سکتا ہے جو ایک مومن کو اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور اس بارہ میں بہت ہی اہم بات جس کی طرف حضرت مسیح موعودؑ نے توجہ دلائی کہ اگر بندوں کے حق ادا نہیں کر رہے تو حقوق اللہ کی ادائیگی بھی فائدہ نہیں دے گی اور نمازیں اور دوسری نیکیاں بھی ضائع ہو جائیں گی۔ پس یہ اسلام کی ایک حسین تعلیم ہے۔ دنیا میں امن و سکون اور محبت اور پیار کی فضا پیدا کرنے کی ایک حسین تعلیم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بیشمار حق بندے کے قرآن کریم میں فرمائے ہیں۔ مثلاً نیکی کی بات کا حکم دینا۔ برائی کی باتوں سے روکنا۔ لوگوں سے نرمی اور پیار سے بات کرنا۔ رشتے داروں سے حسن سلوک کرنا۔ غریبوں کی دیکھ بھال کرنا۔ مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کا خیال رکھنا۔ اپنی امانتوں اور عہدوں کی حفاظت کرنا۔

حضور انور نے فرمایا کہ ابھی امیر صاحب (کینیڈا) نے ایک عہد دہرایا۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے، اس عہد کی پابندی کرنے والے ہوں اپنے نفس کی قربانی کر کے دوسروں کی تکلیف دور کرنا، عاجزی اور انکساری سے دوسروں سے پیش آنا۔ بدظنیوں سے بچنا تا کہ فساد دور ہوں۔ ہمیشہ سچائی کو اپنا شعار بنانا اور جھوٹ سے نفرت کیونکہ جھوٹ خدا تعالیٰ سے دور کرتا ہے۔ ہمیشہ شکر گزاری کے جذبات سے لبریز ہونا۔ اللہ تعالیٰ کا بھی شکر گزار ہونا اور بندوں کا بھی شکر گزار ہونا۔ کوئی فائدہ کسی سے پہنچے تو اس کی شکر گزاری کرنا یہ ایک مسلمان اور مومن کی نشانی ہے۔ اگر اصلاح معاف کرنے سے ہو سکتی ہو تو معاف کرنا اور غصہ کو دبانا۔ فرمایا ہر برائی کا بدلہ لینا یہ مومن کا کام نہیں۔ مومن کا کام ہے اصلاح کرنا۔ اگر اس سزا کے بغیر یہ اصلاح ہو سکتی ہے۔ اگر کوئی عادی مجرم نہیں ہے تو پھر اس کو معاف کرنا

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس سے اس کی اصلاح ہوگی۔ غصہ پہ حوصلے کا مظاہرہ کرنا یہ بھی ایک مومن کی بڑی نشانی ہے۔ عدل اور انصاف کا دامن کبھی نہیں چھوڑنا۔ یہاں تک فرمایا کہ اگر اپنوں کے خلاف بھی تمہیں انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے گواہی دینی پڑے تو گواہی دو کجا یہ کہ انصاف کی دھجیاں بکھیرتے ہوئے دوسرے کو نقصان پہنچایا جائے بلکہ پھر فرمایا کہ اس سے بڑھ کر دوسرے سے سلوک کرنا جو احسان کی صورت میں ہو۔ صرف عدل نہیں کرنا، انصاف نہیں کرنا بلکہ احسان کرنا ہے۔ عدل سے بڑھ کر اگلا قدم ہو بلکہ اس سے بھی بڑھ کر محبت کا سلوک کرنا جس طرح اپنے انتہائی قریبی سے کیا جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ احسان آدمی دوسرے سے جتا دیتا ہے کہ میں نے تم پر فلاں وقت یہ احسان کیا تھا لیکن کبھی کوئی ماں اپنے بچوں سے یہ نہیں جتاتی کہ میں نے تمہاری پرورش کی اس لئے تم ساری عمر میرا احسان چکاتے رہو۔ تو جس طرح قریبیوں سے سلوک کیا جاتا ہے اس سے بڑھ کر کرو۔ عدل کرو، احسان کرو، پھر انتہائی قریبیوں کی طرح محبت کرو ایک دوسرے سے، کیونکہ عین ممکن ہے کہ یہ سلوک پیار، محبت، پھیلانے کا ذریعہ بن جائے بلکہ بنتا ہے۔ ہمسایوں سے حسن سلوک کرنا ایک حکم ہے۔ امن کے قیام اور خدمت انسانیت کے لئے کہیں سے بھی آواز اٹھے اس کے لئے فوراً تیار ہونا یہ بھی ایک اہم حکم ہے۔ نیکیوں میں بھی بڑھنے کی کوشش کرنا اور اسی طرح بیشمار حکم ہیں جو میں نے گنوائے ہیں قرآن شریف میں ہیں جو ایک مومن کو سمجھ کر ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضور نے فرمایا کہ بہت سی ایسی باتیں بھی ہیں جن کے کرنے کی ممانعت ہے قرآن کریم میں۔ کیونکہ یہ باتیں اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق کو غصب کرنے والی ہوتی ہیں۔ ان کو ان کے جائز حق سے محروم کرنے والی ہوتی ہیں۔ پس ایک احمدی اگر اس اصول کو سمجھ لے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت بڑی تعداد سمجھتی ہے، تو اللہ تعالیٰ کے انعاموں کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہمیشہ چلتا رہے گا اور ایک احمدی اس سے فیض پاتا چلا جائے گا۔

حضور نے فرمایا سورۃ نور میں آیت استخلاف کے حوالے سے ہم خدا تعالیٰ کے وعدے اور انعام کا ذکر سنتے اور پڑھتے ہیں۔ اس میں بھی اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے والوں اور عمل صالح کرنے والوں سے خلافت کا وعدہ کیا ہے۔ پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ایمان میں کامل اور عمل صالح میں ترقی کرنے والے تب بنیں گے جب حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف گہری نظر ہوگی۔ سورۃ نور میں جس میں آیت استخلاف ہے اللہ تعالیٰ کا مومنوں سے خلافت کے انعام کے جاری ہونے کا وعدہ ہے۔ اس میں بھی خدا تعالیٰ نے مختلف حوالوں سے مختلف احکامات کا ذکر کیا ہوا ہے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہم ہمیشہ اپنے جائزے لیتے رہیں کہ کون سے احکام ہیں جن پر ہم عمل کر رہے ہیں اور کون سی باتیں ہیں جن کے کرنے کا ہمیں حکم ہے اور ہماری توجہ نہیں۔ حضرت مسیح موعود نے جو یہ فرمایا کہ روزنامچہ بناؤ۔ اپنی روزانہ کی ڈائری لکھا کرو اور اس میں یہ دیکھو کہ کس قدر ترقی کی طرف تمہارے قدم بڑھ رہے ہیں۔ یہی چیز ہے اگر ہم کرنے والے ہوں تو اپنے اعمال کے معیار بلند سے بلندتر کرتے چلے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر ہم پر ہمیشہ پڑتی چلی جائے گی۔

فرمایا سورۃ نور میں ابتدا میں ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس میں احکام ہیں جن پر عمل کرنا ضروری ہے اور یہی تمہارے نیک اعمال کا ذریعہ بنیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے معاشرے کی برائیاں دور کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اس سورۃ میں سزاؤں کا ذکر کیا ہے اور اس لئے کہ بعض باتیں معاشرے میں برائیاں پیدا کرتی ہیں ان کی اصلاح کے لئے سزائیں بھی دینی ضروری ہیں۔ جو لوگ پاک دامن عورتوں پر الزام لگا کر ان کی بدنامی کا باعث بنتے ہیں معاشرے کے امن کو برباد کرتے ہیں ان کے لئے سزا کا حکم ہے۔ پھر ایک حکم ہے کہ جب تم نیکی جاری کرو تو اسے بند نہ کرو۔ خدمت خلق کے کام کرو تو ذاتی ناراضگیوں کی وجہ سے ان میں کمی نہ کرو۔ یہ عہد نہ کرو کہ بند کر دوں گا فلاں وجہ سے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ اس دنیا میں ہمیشہ نیکیاں جاری رکھنا چاہتا ہے۔ پھر مردوں کو حکم ہے کہ اپنی نظریں نیچی رکھیں اور بے محابا عورتوں کو نہ دیکھیں۔

حضور انور نے فرمایا پردے کا حکم اگر عورتوں کو ہے تو مردوں کو بھی حکم ہے۔ دلوں کی پاکیزگی کے لئے یہ ضروری چیز ہے۔ پھر عورتوں کو حکم ہے کہ نظریں نیچی رکھیں اور پردہ کریں۔ پھر ایک حکم ہے کہ اللہ کے ذکر سے، نمازوں سے مومنین کو تجارتیں غافل نہیں کرتیں۔ اسی طرح مالی قربانیوں سے بھی مومنین غفلت نہیں کرتے۔ دین کی خاطر اگر قربانی دینی پڑے۔ انسانیت کی خاطر اگر مالی قربانی دینی پڑے تو کوئی مومن اس سے غفلت نہیں کرتا۔ فرمایا اگر سورۃ جمعہ کی آخری آیات کے ساتھ اسے ملائیں تو واضح ہوتا ہے کہ تجارتیں اور کھیل کود آخری زمانہ میں عبادتوں سے غافل کرنے کا باعث ہوں گی۔ لیکن اگر حقیقی مومن ہوں، خلافت کے وعدے سے فیض پانے والے ہوں تو عبادتوں اور مالی قربانیوں سے کبھی غافل نہیں ہوں گے۔ فرمایا وہ لوگ تو ضرور ہوں گے جو کھیل کود میں مبتلا ہوں گے، عبادتوں سے غافل ہوں گے جو خلافت کے انعام سے دور چلے جائیں گے لیکن خلافت کا انعام پانے والے، مسیح موعود کی بیعت میں آنے والے کبھی ان چیزوں سے غافل نہیں ہوں گے اور پھر یہ انعام نسل در نسل جاری رہے گا۔ پھر فرمایا جو لوگ یہ عہد کرتے ہیں، وعدہ کرتے ہیں، عہد بیعت کو نبھانے کا وعدہ کرتے ہیں لیکن بعض حالات کی وجہ سے کمزوریاں دکھاتے ہیں، اپنے عہد بیعت سے پھر جاتے ہیں وہ لوگ ہرگز مومن نہیں۔ ایسے لوگ خلافت کے انعام سے فیضیاب نہیں ہوسکتے۔

حضور انور نے فرمایا بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ اگر کوئی بات ان کے حق میں ہو تو فوراً وعدہ کرتے ہیں کہ ہم اطاعت گزار ہیں۔ فرمایا اطاعت گزاری تو تب ہوگی، خلافت سے وفا کا تعلق تب ہوگا جب ہر فیصلہ اور حکم خوش دلی سے قبول کریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ نبی کے بعد خلافت کا حقیقی فیضان وہی پائیں گے جو سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا پر عمل کرنے والے ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حقیقی مومن صرف بڑے بڑے دعوے نہیں کرتے کہ ہم یہ کردیں گے یا وہ کردیں گے۔ قسمیں نہیں کھاتے۔ بلکہ وہ اطاعت کرتے ہیں جو اطاعت درمعروف ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ایسی اطاعت کرو جو عرف عام میں اطاعت سمجھی جائے اور ایسے مومنین ہی انعام یافتہ ہوں گے جو اطاعت کرنے والے ہوں گے۔ ورنہ دعوے تو کوئی چیز نہیں۔ فرمایا ایسی اطاعت کرنے والے اور معروف فیصلوں پر عمل کرنے والے خلافت کے انعام کے حقدار بنتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے گھروں میں جانے اور پردے کے اوقات مقرر فرمائے ہیں۔ وہ اوقات جو گھر والوں کے لئے ہیں جو گھر میں موجود ہوتے ہیں۔ خاص اوقات ان میں وہ ایسے لباس میں ہوتے ہیں جس کے ساتھ وہ لوگوں کے سامنے نہیں آنا چاہتے یا ایسی حالت میں ہوتے ہیں کہ دوسروں کو اس حالت میں دیکھنا نہیں چاہئے۔ اسی لئے بے محابا گھروں میں نہیں جاؤ۔ یہ حکم قریبیوں اور رشتہ داروں کے لئے ہے۔ غیروں کے لئے نہیں کہ وہ بھی بغیر اجازت گھروں میں نہ جائیں۔ کجا یہ کہ آجکل کے معاشرے میں اتنی بے حیائی کردی گئی ہے کہ سڑکوں پر بے حیائی کے نظارے نظر آتے ہیں۔ لباس ہیں کہ ننگے ہیں۔ فرمایا ایسے لباس پہننے والے اور ایسی حرکتوں کے مرتکب نہ تو کبھی اس زمرے میں شامل ہوسکتے ہیں جو خلافت کے انعام سے فیض پانے والے ہوں اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے والے ہوسکتے ہیں۔ پس یہ لباس کے ننگے پن ایک مومن کو متاثر نہیں کرنے چاہئیں۔

ہر احمدی مرد اور عورت جو خلافت سے وفا کا عہد کرتا ہے اسے اپنی ذاتی زندگی بھی حیادار بنانی ہوگی اور اپنا ایک تقدس قائم کرنا ہوگا اور گہرائی میں جائیں تو مزید کئی احکامات ایک مومن کی زندگی کے بارے میں اس سورۃ میں مل جاتے ہیں اور یہی لوگ ہیں جو احکامات پر عمل کرکے اس وعدے سے فیض پانے والے ہوں گے جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور نیک اعمال بجالانے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ تمہیں زمین میں خلیفہ بنادے گا اور پھر اس دین پر انہیں مضبوطی سے قائم کردے گا جو اس نے ان کے لئے پسند کیا اور پھر اس دین پر قائم رہنے والے اور نیک اعمال بجالانے والے اور کامل اطاعت گزار اس بات سے بے خوف ہو جائیں کہ کبھی کوئی چیز انہیں خوف کی حالت میں ڈالے یا ڈال سکتی ہے یا ڈالے رکھے گی بلکہ جب بھی ایسے حالات ہوں جن میں خوف نظر آتا ہو تو خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ ان کی خوف کی حالت کو ہمیشہ امن کی حالت میں بدلتا چلا جائے گا۔ پس یہ ہے وعدہ حقیقی مومنین سے اللہ تعالیٰ کا۔

حضور انور نے فرمایا آج ہر احمدی جو یہ وعدہ کرتا ہے کہ میں حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آکر مومنین کی اس جماعت میں شامل ہوگیا ہوں جس کے ساتھ خلافت کا وعدہ ہے اس کا فرض بنتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق ہمیشہ اپنی حالتوں میں پاک تبدیلی پیدا کرتے چلے جانے کی کوشش کرتا رہے۔ ہر مرد، ہر عورت، ہر بچہ، ہر جوان یہ سوچ پیدا کرے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خلافت کے انعام سے نوازا ہے۔ ہم نے اس کا اہل بننے کی حتی المقدور کوشش کرنی ہے۔ ہم نے ان انعامات کے حصول کی کوشش کرنی ہے جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے مومنین سے فرمایا ہے۔ جن پر خلافت کی نعمت اتاری گئی ہے۔ ہم نے ان اعمال صالحہ کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا ہے جن کے کرنے کا خدا تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یاد رکھیں اگر آج ہم نے اپنی حالتوں کو تبدیل کرنے اور اس پر مستقل مزاجی سے قائم رہنے کی طرف توجہ نہ دی تو ہٹتے ہٹتے اتنی دور چلے جائیں گے جہاں سے واپسی ممکن نہیں ہوگی اور نتیجتاً پھر اس انعام کے بھی مستحق نہیں ٹھہریں گے جو خلافت سے وابستہ ہے اور نہ صرف خود محروم ہو رہے ہوں گے بلکہ اپنی نسلوں کو بھی محروم کر رہے ہوں گے۔

حضور نے فرمایا: کیا خلافت احمدیہ کی سوسالہ تاریخ اس بات کی گواہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بیشمار فضل واحسانات جماعت پر فرمائے ہیں۔ ہر احمدی نے اپنی ذاتی زندگی میں بھی ان فضلوں اور احسانات کا مشاہدہ کیا ہے اور جماعتی طور پر بھی دنیا کی ہر جماعت نے اس کا مشاہدہ کیا ہے اور کر رہی ہے۔ پس کوئی عقل مند احمدی یہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے محروم ہوا۔ پس اگر اس انعام سے محروم رہنے والے اگر کوئی ہوں گے تو وہ چند لوگ جو اس کی قدر نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کو تحقیر کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا جب کبھی ایسے چند لوگ پیدا ہوئے جنہوں نے خلافت سے اپنے آپ کو علیحدہ کیا تو خدا تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق ایک قوم خلافت کو دے دی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ایک قوم بے قدری اگر کرے گی تو اس سے بہتر قوم کھڑی کردے گا اور اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہم ہمیشہ پورا ہوتے ہوئے دیکھتے رہے ہیں کہ قوموں کی قومیں اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو دے رہا ہے اور معیار بڑھتے چلے جارہے ہیں۔ آج دنیا کی مختلف قوموں میں ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قومیں اپنے مسیح کی حمایت میں کھڑی کردیں۔ ایسے ایسے دور دراز علاقوں میں مسیح موعود کے پروانے پیدا ہوچکے ہیں جہاں کوئی سوچ بھی نہیں سکتا کہ انسانی کوشش سے پیغام پہنچ سکتا ہے۔

فرمایا ہم تو ہر روز اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کی بارش جماعت پر دیکھتے ہیں۔ جماعت کے خلاف دشمن کی بھی 120 سالہ تاریخ اور کوشش ہے اور وہ کوشش بھی اس بات کی گواہی دیتی ہے اور گواہی دیتے ہوئے ہمارے ایمانوں کو مضبوط کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دشمن کو ہمیشہ ناکامیوں اور نامرادیوں کا منہ دکھایا ہے اور احمدیت کا قافلہ اس کے فضل سے آگے ہی آگے بڑھتا چلا گیا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ پس جس طرح ہمارے بڑوں نے، ان لوگوں نے جو ابتدائی احمدی تھے۔ جنہوں نے اپنی عبادتوں اور اپنے اعمال سے احمدیت کے جھنڈے کو بلند رکھا اور خلافت کے خلاف حرکت میں کبھی سر نیچے نہ رکھا اور جماعت کے خلاف بھی دشمن کی ہر کوشش کے سامنے بنیان مرصوص کی طرح کھڑے ہوگئے اور اپنی قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کردیئے۔ حضور انور نے فرمایا آج ہمارا فرض ہے آج ہم نے اس وفاداری کو نبھاتے ہوئے اس نعمت کی حفاظت کرتے ہوئے اپنی نسلوں میں اس کی اہمیت کو قائم کرنا ہے، ان سے، اپنی نسلوں سے یہ عہد لینا ہے کہ چاہے جس طرح بھی ہو، جان مال وقت اور اپنے نفس کی قربانی دیتے ہوئے خلافت احمدیہ کی حفاظت کرنی ہے اور ہمیشہ کرتے چلے جانا ہے اور اپنی نسل میں، اپنی قوم اور دنیا میں اسلام اور احمدیت کے پیغام کو پہنچانے کی کوشش کرتے چلے جانا ہے اور اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھنا جب تک تمام دنیا تک اسلام کا پیارا اور امن کا پیغام نہ پہنچ جائے۔ اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھنا جب تک دنیا پر آنحضرت ﷺ کا جھنڈا نہ لہرائے۔ جب تک تمام دنیا ایک خدا کی عبادت کرنے والی نہ بن جائے۔ وہ خدا جو تمام

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

قدرتوں اور طاقتوں کا مالک ہے۔ جو رب العالمین ہے جو رحمان اور رحیم ہے جو ہر آن ہم پر اپنے فضلوں کی بارش برسا رہا ہے۔ اللہ ہم کو اس کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ سب شاملین جلسہ کو حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کا وارث بنائے۔ آپ سب کو خلافت احمدیہ کے لئے سلطان نصیر بنائے۔ ہر ایک ایمان اور تقویٰ میں ترقی کرتے چلے جانے والا ہو۔ آپ سب ملک اور قوم کے حقیقی وفادار ہوں۔ اپنے ملک سے کئے ہوئے عہد کو نبھانے والے ہوں کہ یہ بھی ایمان کا حصہ ہے۔ وطن کی محبت بھی ایمان کا حصہ ہے۔ یہی آنحضرت ﷺ نے ہمیں بتایا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور خیریت سے اپنے گھروں میں واپس لے جائے۔ (آمین) اس کے بعد حضور انور نے اختتامی دعا کرائی۔ ایک بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور کا خطاب مکمل ہوا۔

بعض افریقن چیفس بھی جلسہ کے اس آخری اجلاس میں بطور مہمان شامل ہوئے۔ یہ سب بھی سٹیج پر موجود تھے۔ حضور انور نے ان سب کو شرف مصافحہ بخشا اور ان کو تحائف عطا فرمائے۔

بعدازاں حضور انور کچھ دیر کے لئے لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے نعرے بلند کئے اور بچیوں نے مختلف نظمیں پڑھیں۔ افریقن امریکن خواتین اور بچیوں نے بھی اپنے لوکل انداز میں نظمیں پیش کیں۔ جلسہ سالانہ کینیڈا اپنے اختتام کو پہنچ رہا تھا اور یہ الوداعی لمحات تھے۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور دو بجکر دس منٹ پر مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

ظہرانہ

نماز ظہر و عصر کے بعد ہال نمبر 1 میں مہمانوں کی خدمت میں ظہرانہ پیش کیا گیا جس میں حضور انور نے بھی ازراہ شفقت شرکت فرمائی۔ کھانا کھانے کے بعد مختلف مہمان باری باری حضور انور سے ملتے اور اپنا تعارف کرواتے۔ ساتھ ساتھ تصاویر بھی لی جارہی تھیں۔ مہمانوں سے ملاقات کا یہ سلسلہ قریباً پون گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس موقعہ پر نومبائعین نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان نئے احمدیوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے جس عقیدت اور محبت کا اظہار کیا اس سے یوں لگتا تھا کہ یہ نئے نہیں بلکہ پرانے احمدی ہیں۔ ان نومبائعین نے بہت جلد اپنے ایمان میں ترقی کی ہے۔ ان میں افریقن بھی تھے۔ گھانین بھی تھے، پاکستانی اور انڈین بھی تھے، عرب بھی تھے، چائنیز بھی تھے اور دیگر قومیتوں کے لوگ بھی تھے۔ ہر ایک حضور انور کی محبت میں سرشار تھا۔ مرد حضرات حضور انور کا ہاتھ پکڑتے، ہاتھ کو بوسہ دیتے، اپنے رخسار حضور کے ہاتھ پر لگاتے اور برکتیں حاصل کرتے، تصاویر بنواتے۔ خواتین اپنے ہاتھوں میں لئے ہوئے کاغذ پر یا رومال پر حضور انور کے دستخط کرواتیں۔ کوئی اپنا کپڑا آگے کر دیتی کہ حضور انور اس پر دستخط فرمادیں۔ حضور ازراہ شفقت دستخط فرماتے، سبھی نے حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواستیں کیں۔ ایک نومبائع بچہ موبائل فون لئے ہوئے تھا۔ کہنے لگا حضور! میں نے آپ کی تصویر بنانی ہے۔ حضور انور نے فرمایا بنالو۔ چنانچہ اس نے کچھ وقت لے کر تصویر اتاری۔ حضور انور ازراہ شفقت اس کے سامنے کھڑے رہے۔ بعد میں اس نے خوشی سے حضور انور کو تصویر دکھائی۔

اس ظہرانہ کے پروگرام اور مہمانوں سے ملنے کے بعد ساڑھے تین بجے جلسہ گاہ سے واپسی ہوئی۔ چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ پیس ولیج پہنچے اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

اجتماعی ملاقاتیں

پونے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور اجتماعی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج درج ذیل 24 جماعتوں کے ساڑھے تین ہزار سے زائد مرد و خواتین نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

1-Barrie-2-Brantford-3-Burlington-4-Cornwall-5-Hamilton-6-Kingston-7-London-8-Milton-9-Ottawa-10-Mississauga East-11-Mississauga West-12-Windsor 13-Mississauga North 14-Mississauga South-15-Sudbury-16-Montreal East-17-Montreal West-18-Nova Scotia-19-New Found Land-20-New Market-21-Oakville-22-Richmond Hill-23-St. Catherines-24-Woodbridge

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام مرد احباب کو شرف مصافحہ بخشا اور بچوں کو قلم اور چاکلیٹ عطا فرمائے۔ خواتین نے باری باری حضور انور کے سامنے سے گزرتے ہوئے شرف زیارت حاصل کیا، دعا کی درخواستیں کیں اور بعض نے اپنے مسائل اور تکالیف کا ذکر کیا اور دعا کی درخواست کی، حضور انور نے بڑی بچیوں کو قلم اور کم عمر بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات دس بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور نے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

اعلانات نکاح

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

1۔سائرہ حمید ملک صاحبہ بنت ملک حمید الحق صاحب کا نکاح حامد ناصر ملک صاحب سے، 2۔فریحہ حمید صاحبہ بنت عبدالحمید حمیدی صاحب کا نکاح نوید احمد منگلا صاحب سے، 3۔طلعت محمود بھٹی صاحبہ بنت ظفر اللہ بھٹی صاحب کا نکاح محمد لقمان رانا صاحب سے، 4۔عاتکہ سعید صاحبہ بنت خالد سعید صاحب کا نکاح خرم محمود شان صاحب سے، 5۔مدیحہ تیمور صاحبہ بنت تیمور وہاب احمد صاحب کا نکاح زوہیب چوہدری صاحب سے۔

ایجاب و قبول کے بعد حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ یہ رشتے مبارک فرمائے۔ خاص طور پر جو جامعہ کے طالبعلم ہیں خدا تعالیٰ ان کو صحیح رنگ میں اپنا وقف بھی نبھانے کی توفیق عطا فرمائے اور شادیاں بھی نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ خدا تعالیٰ توفیق دے لڑکی کو اور لڑکے کو بھی اور لڑکی والوں کو بھی اور لڑکے کے والوں کو بھی اور ایک دوسرے کا خیال رکھیں اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور نے فریقین کو شرف مصافحہ سے نوازا اور نکاحوں کی مبارکباد دی۔ دس بجکر چالیس منٹ پر حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

میڈیا کوریج

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کینیڈا کے پریس اور میڈیا نے وسیع پیمانے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کینیڈا کو Coverage دی اور اخبارات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کینیڈا آمد اور صدسالہ خلافت جوبلی کے جلسہ سالانہ میں شرکت کے بارے میں تفصیل سے خبریں دیں اور مضامین لکھے۔

۞......اخبار **The Mississauga News** نے اپنی 27 جون 2008ء کی اشاعت میں لکھا کہ:

''احمدی مسلم قائد کے لئے 20 ہزار لوگوں کی آمد متوقع ہے''۔

احمدی مسلمانوں کے عالمی سربراہ کو خوش آمدید کہنے کے لئے ہزاروں لوگوں کا انٹرنیشنل سنٹر میں اجتماع متوقع ہے۔ حضرت اقدس مرزا مسرور احمد جو تمام دنیا کے دورہ پر ہیں اس سالانہ کانفرنس میں اور مختلف تقریبات میں شامل ہوں گے۔ وہ خطبہ جمعہ بھی دیں گے۔ تمام دنیا میں احمدی ......صدسالہ خلافت جوبلی منا رہے ہیں۔

۞......**CNW Telebec** نے لکھا:۔

''لاکھوں مسلمانوں کے روحانی پیشوا کینیڈا کے دورہ پر''

لاکھوں مسلمانوں کے روحانی پیشوا 24 جون کو صدسالہ خلافت جوبلی کی تقریبات میں حصہ لینے کے لئے کینیڈا پہنچ رہے ہیں۔ اس سے قبل ایسا ہی پروگرام ان کا امریکہ میں بھی ہوا تھا۔ تمام دنیا کے احمدی مسلمان صدسالہ جوبلی منا رہے ہیں جو کہ نظام خلافت کے نام سے موسوم ہے۔ کینیڈا کے دورہ کے دوران وہ مندرجہ ذیل تین تقریبات میں خصوصیت سے شرکت فرمائیں گے۔

صدسالہ خلافت جوبلی تقریب کے سلسلہ میں دعوت عام میں شرکت جو مارکھم ہلٹن میں منعقد ہورہی ہے۔

32 ویں جلسہ سالانہ کانفرنس میں شرکت جس میں بہت سارے معززین کی شرکت بھی متوقع ہے۔

یکم جولائی کو کینیڈا ڈے کی تقریبات میں شمولیت

4 جولائی کو حضور اقدس کیلگری میں مسجد بیت النور کا افتتاح فرمائیں گے جو کہ 4800 مربع فٹ پر محیط ہے۔ پانچ جولائی کو معززین کو مدعو کیا گیا ہے اور وہاں ایک دعوت عام کا انتظام ہے۔ وزیراعظم کینیڈا اور دوسرے معززین کی شمولیت بھی وہاں متوقع ہے۔

۞......اخبار **City News** نے 29 جون 2008ء کی اشاعت میں لکھا:۔

مسی ساگا میں مسلم جماعت احمدیہ کی کنونشن میں ہزاروں کی شرکت

اس اختتام ہفتہ کو جب ٹورانٹو والوں نے بعض دلچسپ تقریبات کا مشاہدہ کیا مسی ساگا نے بھی احمدیہ...... کمیونٹی کی 32 ویں کانفرنس کا مشاہدہ کیا جو ایک عظیم اجتماع تھا۔ یہ تقریب جمعہ سے شروع ہو کر اتوار کو اختتام پذیر ہوئی۔ اس کانفرنس کی اہمیت اس لحاظ سے بڑھ گئی ہے کہ صدسالہ خلافت جوبلی کے موقعہ پر منعقد ہو رہی ہے۔ موجودہ خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد نے بھی اس اجتماع میں شرکت کی۔ حضرت اقدس نے اپنے خاص خطاب میں جو ایم ٹی اے پر نشر کیا گیا عورتوں کی عفت، عصمت، نیکی، استقامت اور توبہ کرنے کی صلاحیت کی تعریف کی اور ان کو ان خوبیوں میں مزید بڑھنے کی تلقین فرمائی۔ کانفرنس میں بعض علماء اور تاریخ دانوں نے بھی شرکت کی جنہوں نے پہلے خلفاء کے واقعات زندگی بتائے۔

بہت سارے سیاستدانوں میں Ms Hazel McCollion بھی شامل تھیں۔ انہوں نے اپنے ایڈریس میں احمدیوں کو خوش آمدید کہا۔ انہوں نے کہا کہ ہم قریباً 20 ہزار احمدیوں کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ تعریف کرتے ہوئے انہوں نے کہا ایک عظیم مذہب کے لئے کیا ہی عظیم گواہی ہے۔

۞......اخبار **The Mississauga News** اپنی 29 جون 2008ء کی اشاعت میں اس سرخی سے لکھتا ہے:۔

''مسلمان سربراہ کو دیکھنے کے لئے متبعین نے انٹرنیشنل سنٹر کو بھر دیا''

تصویر کے ساتھ جس میں وزیراعظم کے نمائندے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو وزیراعظم کا پیغام پیش کر رہے ہیں۔

15 ہزار افراد سے زیادہ لوگوں نے انٹرنیشنل سنٹر کو مکمل طور پر بھر دیا تا کہ وہ اپنے روحانی پیشوا حضرت مرزا مسرور احمد جو عالمگیر جماعت احمدیہ کے سربراہ ہیں کو سننے کا موقعہ حاصل کر سکیں۔ انہوں نے بتایا کہ صرف روزانہ کی عبادت کافی نہیں بلکہ آپ کو اس سے مزید آگے بڑھنا ضروری ہے تا کہ وہ صحیح معنی میں مومن بن سکیں۔

اگر آپ صحیح معنی میں مومن ہیں تو آپ کا ہر دن پہلے سے بہتر ہونا چاہئے۔ اصل میں آپ کے پاس ایک ڈائری ہونی چاہئے جس میں آپ روزانہ چیک کریں کہ آپ کے ذمہ کون سے کام تھے اور آپ نے ان میں سے کتنی ذمہ داریاں ادا کی ہیں۔

روزانہ کی عبادت ناکافی ہے۔ آپ کو اس سے آگے بڑھنا چاہئے۔ اگر آپ نے خدا کی مخلوق کے بارے میں اپنی ذمہ داری ادا نہ کی تو آپ یقیناً گھاٹے میں ہیں۔ یتامیٰ اور نادار افراد کی مدد کرنا بھی ایک طرح کی عبادت ہے۔ آپ لوگوں کو معاف کرنے کی عادت ہونی چاہئے اور اپنے ملک کی خدمت کرنا بہت ضروری ہے۔ ایک صحیح مومن کی یہ نشانیاں ہیں۔

انہوں نے فرمایا کہ قرآن مجید کی ہدایات کے اندر رہنے سے لوگ معصیت اور فساد سے امن اور آشتی حاصل کر سکتے ہیں۔

اس ہال میں قریباً سبھی معززین نے کئی بار لفظ امن کا استعمال کیا ان میں مسی ساگا کی میئر بھی شامل تھیں۔

انہوں نے کہا کہ امن ایسی چیز ہے کہ تمام دنیا اس کے لئے دعا کر رہی ہے۔ تاہم امن آپ سے اور مجھ سے شروع ہوگا۔ اس وقت ساری دنیا کو امن کی ضرورت ہے۔ میری خواہش ہے کہ ایک دن تمام مذاہب اکٹھے ہو کر دنیا میں امن کے قیام کو ممکن بنا دیں۔

۞......Jason Kinny جو وفاقی وزیر ہیں اور وزیراعظم کے نمائندے ہیں نے حضرت اقدس کی تعریف کرتے ہوئے ان کو امن کا پیغامبر قرار دیا اور کہا کہ ہم آپ

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

کے پیغامبر امن ہونے کی وجہ سے آپ کے بہت مشکور ہیں۔

اتوار کو 32ویں کانفرنس کا اختتام مقررین کی تقاریر اور دعا پر ہوا۔ اس کانفرنس میں جماعت کی خلافت کی سو سالہ جوبلی بھی منائی گئی۔

حضرت اقدس کینیڈا کا دورہ جاری رکھیں گے اور 5 جولائی کو مسجد بیت النور کا افتتاح کریں گے جو ملک میں سب سے بڑی مسجد ہے۔

✧...... **CNW-Telebec** نے درج ذیل سرخی کے ساتھ لکھا:۔

''صدسالہ خلافت جوبلی منانے کے لئے
20 ہزار مسلمانوں کا اجتماع''

29-27 جون 2008ء کو جماعت احمدیہ کی کانفرنس میں شرکت کرنے کے لئے ہزاروں لوگ تمام کینیڈا، امریکہ اور تمام دنیا سے وفود اور خصوصی مہمانوں کی شکل میں یہاں حاضر ہوں گے۔ یہ کانفرنس اس لحاظ سے اہم ہے کہ اس میں صدسالہ خلافت جوبلی منائی جائے گی اور اس میں جماعت احمدیہ کے روحانی پیشوا شمولیت فرمائیں گے۔ تین دن کے اس اجتماع میں روحانی پیشوا مرزا مسرور احمد تین خطاب فرمائیں گے جو خطبہ جمعہ، خواتین کے لئے اور اختتامی خطاب کی شکل میں ہوگا۔

ان خطابات کے علاوہ دیگر تقاریر بھی کی جائیں گی جو کہ مختلف مذہبی علماء کریں گے۔ جن میں خلافت کی تاریخ وغیرہ پر بحث کی جائے گی۔ اس طرح جماعت کے بانی مرزا غلام احمد کی تعلیمات۔ قرآن مجید اور رسول اللہ ﷺ کی زندگی پر بھی تقاریر ہوں گی۔ کینیڈا کے وزیراعظم بھی ان معززین میں شامل ہیں جن کی اس کانفرنس کے موقعہ پر آمد متوقع ہے۔ ان کے علاوہ ہر شعبہ زندگی سے معززین اس کانفرنس میں شریک ہوں گے۔ ہر فرد جماعت اس زندگی میں ایک بار موقعہ کے انتظار میں محو ہے۔ ہزاروں رضاکار ان گنت گھنٹے کام کررہے ہیں تاکہ 20 ہزار وفود کے لئے بہتر انتظام ہو سکے۔ ملک لال خان نے کہا کہ اس یادگار کنونشن کو منانے کے لئے خصوصی انتظامات کئے گئے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس وقت ہمارے جذبات اور احساسات اپنے عروج پر ہیں کہ ہمارے سربراہ خلیفۃ المسیح ہمارے درمیان ہیں۔ ہم بہت خوش قسمت ہیں کہ کینیڈا بھی ان ممالک میں شامل ہے جو حضور نے اپنے دورہ میں شامل کیا ہے۔

یہ سال کنونشن منعقد کرنے کا مقصد یہ ہے تاکہ ہمارے ممبران ایک دوسرے سے متعارف ہوتے رہیں نیز ان کی اسلام کے بارے میں معلومات مزید بڑھیں۔ احمدیہ مسلم جماعت پُرعزم ہے کہ وہ کینیڈا بین المذاہب اور کمیونٹی کے تعلقات بڑھا کر کینیڈا کو مضبوط کریں۔ وہ چاہتے ہیں کہ فاصلے کم کریں اور اپنے ماٹو ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' پر صحیح معنوں میں عمل کر سکیں۔

✧...... **The Mississauga News** نے 24 جون 2008ء کی اشاعت میں درج ذیل سرخی کے ساتھ لکھا:۔

''مسلمان لیڈر مالٹن میں ہونے والے کنونشن میں
تشریف فرما ہوں گے''

کینیڈا کے وزیراعظم Stephen Harper اتوار کو مسی ساگا میں سرکاری طور پر احمدیوں کے روحانی پیشوا کو خوش آمدید کہیں گے۔ وزیراعظم اور انٹاریو کے وزیراعلیٰ Dalton McGinty نے اپنی کانفرنس میں شرکت کا عندیہ دیا ہے جو کہ ساڑھے گیارہ بجے انٹرنیشنل کانفرنس میں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کو خوش آمدید کہنے کے لئے حاضر ہوں گے۔

اس کانفرنس میں جو کہ 32ویں کانفرنس ہوگی قریباً 20 ہزار افراد کی شمولیت متوقع ہے۔ تمام دنیا میں احمدی صدسالہ خلافت جوبلی منا رہے ہیں جو ان کے بانی مرزا غلام احمد کی وفات کے بعد روحانی سربراہی کے تصور کی شکل میں ظہور پذیر ہوئی اور اس پر سو سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔

ان کے روحانی پیشوا کنونشن پر دو دفعہ عوامی پلیٹ فارم پر جلوہ گر ہوں گے۔ ایک مرتبہ خطبہ جمعہ کے لئے اور دوسری مرتبہ اختتامی تقریر کے لئے۔

ممتاز بٹ نے بتایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود کے خلیفہ۔ جمعہ کے روز ہزاروں متبعین کو جمعہ کی نماز پڑھائیں گے۔

ہر بڑا اور بچہ احمدی اپنے پیارے خلیفہ پر ایک نگاہ ڈالنے کا متمنی ہوتا ہے۔ لال خان صاحب جو جماعت احمدیہ کینیڈا کے صدر بھی ہیں نے بتایا کہ ہمیں بہت خوشی ہے کہ ہمارے پیارے خلیفہ ہمارے درمیان ہوں گے۔ صدسالہ جوبلی کی تقریبات اس سلسلہ کی تاریخ میں ایک اچھوتی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ ایک ایسی قیادت ہے جو ہمیں ہمارے اس سلوگن کے مطابق رہنے کے طریق بتاتی ہے کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔

حضرت اقدس نے اپنا ریاستہائے متحدہ کا دورہ مکمل کیا ہے اور اب وہ مارکھم، میپل اور کیلگری کا دورہ فرمائیں گے۔

✧...... **CNW-Telebec** اپنی 3 جولائی 2008ء کی اشاعت میں درج ذیل سرخی کے ساتھ لکھتا ہے:۔

''جماعت احمدیہ مسلمہ اسلام کی امن کی تعلیم
کی سچی علمبردار''

پچھلے ایک سو سال سے جماعت احمدیہ ایک نہایت ہی پُرامن جماعت کے طور پر ابھری ہے۔ احمدیہ مسلم کمیونٹی کے سربراہ نے یہ بات تفصیل سے بیان کی۔ 25 جون 2008ء کو احمدیہ مسلم کمیونٹی نے اپنی خلافت کی صدسالہ تقریب کی دعوت عام کی اور یہ تقریب منائی گئی۔ یہ تقریب خلافت احمدیہ کے قیام اور ان کے بانی حضرت مرزا غلام احمد کی وفات سے شروع ہوئی۔ موجودہ عالمی جماعت کے سربراہ مرزا مسرور احمد نے اس تقریب میں شرکت کی اور اس موضوع پر خطاب کیا۔ دعوت عام میں آٹھ صد معززین شامل ہوئے۔ اس اختتام ہفتہ کو حضرت اقدس جو کہ تمام دنیا کا دورہ کررہے ہیں تاکہ ان تقریبات میں شامل ہو سکیں 32ویں کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ یہ کانفرنس انٹرنیشنل کانفرنس سنٹر میں منعقد ہوگی۔ اس کے علاوہ کینیڈا ڈے کی تقریبات میں بھی شامل ہوں گے۔ مزید برآں حضرت اقدس 4 جولائی کو مسجد بیت النور کیلگری کا افتتاح فرمائیں گے جو مغربی دنیا کی بڑی مسجدوں میں سے ایک ہے۔

اپنے خطاب میں حضرت اقدس نے فرمایا کہ اسلام کے خلاف یہ الزام ہے کہ اسلام تشدد پر یقین رکھتا ہے اور تلوار کے زور سے پھیلا ہے یہ بالکل غلط ہے۔ قرآن مجید اور آنحضرت ﷺ کی زندگی اور پہلے چار خلفاء کے دور کو پیش کرتے ہوئے آپ نے واضح کیا کہ اسلام رواداری کا مذہب ہے اور اس کی ابتدائی تاریخ اس بات پر شاہد ہے۔ باوجود اس کے کہ مسلمانوں کو انتہائی تشدد کا نشانہ بنایا گیا پھر بھی انہوں نے صبر سے کام لیا۔ بعض گروپ اسلام کی بدنامی کا موجب بنے ہوئے ہیں۔ انہوں نے پُرتشدد اور بنیاد پرستی کو اپنا شعار بنا کر قرآن مجید کی آیات کی غلط تفسیر کر کے فساد اور بدامنی کا راستہ اپنایا ہوا ہے۔ جبکہ قرآن نے جہاں جنگ کی اجازت دی ہے وہ صرف ظلم کا ہاتھ روکنے کے لئے ہے۔ نیز جنگ کے لئے بھی اسلام نے قانون بنائے ہیں جن کی رو سے شہریوں کو نقصان پہنچانے یا بوڑھوں، بچوں، عورتوں اور درختوں وغیرہ کو نقصان پہنچانے سے سختی سے منع کیا گیا ہے۔ اس قسم کے جہاد کی اسلام نے مکمل مخالفت کی ہے۔ اور مسلمانوں کو چاہئے کہ اپنی حکومتوں کے وفادار ہوں۔ اس سے قبل اپنے تعارفی کلمات میں شاملین نے انڈونیشیا، بنگلہ دیش اور پاکستان میں احمدیوں پر ظلم و ستم کی مذمت کی۔

وزیراعلیٰ انٹاریو نے بھی حضرت اقدس کا شکریہ ادا کیا اور انٹاریو کی تعمیر میں احمدیوں کی کوششوں کو خراج تحسین پیش کیا۔ کینیڈا کی احمدی جماعت لگن کے ساتھ اس پالیسی پر کارفرما ہے کہ وہ اسلام کے بارے میں ہر قسم کی غلط فہمیوں کو دور کر کے اسلام کی صحیح تصویر پیش کریں گے۔ نیز بین المذاہب کانفرنسوں کے ذریعہ باہمی امن اور بھائی چارہ کو فروغ دیں گے۔ ایک سو سال سے جماعت احمدیہ کی خدمت انسانیت جو وہ دنیا اور خصوصاً افریقہ میں کررہے ہیں کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔ اس طرح بین المذاہب کانفرنس کر کے مذاہب کو قریب کرنے کی کوششوں کی بھی تعریف کی گئی۔

✧...... **News Toronto** نے اپنی 24 جون 2008ء کی اشاعت میں لکھا ہے کہ:۔

''اسلام کی خالص اور پاک تعلیمات پر مبنی دنیا''

مسی ساگا۔ آج بھی اختتام ہفتہ کی تقریبات جو دعا اور تعلیم پر مشتمل ہیں جاری رہیں جو انٹرنیشنل سنٹر میں منعقد کی جارہی ہیں اور جہاں ان کے روحانی پیشوا مرزا مسرور احمد ان کو اسلامی تعلیمات سے آگاہ کریں گے۔ یہ کانفرنس 1972ء سے جاری ہے تاہم اس سال خصوصی طور پر صدسالہ خلافت جوبلی منائی جارہی ہے جو ان کے بانی مرزا غلام احمد صاحب کی وفات کے بعد سے جاری ہے۔

ندیم صدیق جو جماعت احمدیہ کے ترجمان ہیں نے بتایا کہ تمام کینیڈا اور بعض لوگ امریکہ سے بھی قریباً 25 ہزار افراد کی تعداد میں اس کانفرنس میں شریک ہوں گے۔

1960ء میں اس کمیونٹی کی تعداد صرف چند درجن تھی جو اب ہزاروں تک پہنچ چکی ہے۔ اس کانفرنس کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو صحیح اسلامی تعلیمات سے آگاہ کیا جا سکے اور جتنے لوگوں تک ممکن ہو پہنچایا جا سکے نیز اس ملک کی بھی تعریف کی جا سکے جس نے مذہبی آزادی دی ہوئی ہے۔

اس جماعت کا بنیادی مطمح نظر مذہبی رواداری ہے کیونکہ یہ جماعت سنی اور شیعہ جماعتوں کی طرف سے مسلمان کے طور پر تسلیم نہیں کی جاتی کیونکہ ان سے قرآن مجید کی کچھ آیات کی تفسیر میں اختلاف ہے۔ اسی وجہ سے حضرت احمد کی بھرپور طریق سے حفاظت کی جارہی ہے کیونکہ ان پر حملہ کا خطرہ موجود ہے۔

اگرچہ کل ان کا خطاب عورتوں کے لئے تھا جس میں انہوں نے ان کی اصلاح کے بارے میں نصائح کی تھیں تاہم اس سے قبل انہوں نے بنیاد پرستی کے خطرات سے آگاہ کیا تھا نیز موجودہ دنیا میں جہاد کی اس تشریح کی وضاحت کی جو موجودہ زمانے میں کی جارہی ہے۔ جہاد کی اصطلاح کے ساتھ جو جنگ کے لئے استعمال کی جارہی ہے حضرت احمد نے بتایا کہ جہاد کی اصطلاح دراصل مدافعانہ جدوجہد ہے اور یہ صرف اسلام کے لئے نہیں بلکہ دوسرے مذاہب کو بچانے کے لئے بھی اسلام نے جہاد کا درس دیا ہے۔

کانفرنس آج بھی جاری رہے گی جس میں مقامی ممبران پارلیمنٹ اور دوسرے سیاستدانوں کی آمد متوقع ہے جہاں حضرت احمد اپنی اختتامی تقریر کریں گے۔

(باقی آئندہ)

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ یوکے از صفحہ نمبر 2

سب سے پہلے السلام علیکم عرض کیا اور پھر جماعت احمدیہ عالمگیر کو صدسالہ خلافت جوبلی پر مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ کا اسلام آباد (ٹلفورڈ) کا مرکز انہی کے علاقہ میں آتا ہے اور اس لئے انہیں فخر ہے کہ وہ اسلام آباد کی بھی ہر جگہ نمائندگی کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے پاکستان کے اسلام آباد میں بھی جانے کا موقع ملا ہے۔ بے شک پاکستان ایک خوبصورت ملک ہے لیکن جماعت احمدیہ پر ظلم و زیادتی کر کے اس کا حسن بہت متأثر ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ خلفاء احمدیت اور موجودہ خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کی رہنمائی نے جو چیریٹی کے کام کئے ہیں وہ بہت قابل قدر ہیں۔ حال ہی میں جماعت احمدیہ UK نے چیریٹی واک کے ذریعہ ایک لاکھ بیس ہزار پاؤنڈ کی رقم اکٹھی کی اور مختلف چیریٹیز میں تقسیم کی۔ آخر میں انہوں نے دعا کی کہ خدا آپ کی جماعت کو ہمیشہ ترقی دیتا رہے۔

✧...... **The Lord Avebury:** مکرم امیر صاحب نے لارڈ ایوبری کا تعارف کرواتے ہوئے فرمایا کہ ان کے تعارف کے لئے یہی بات کافی ہے کہ ایک موقع پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ وہ ہم میں سے ہیں۔ یہ ایک بہت بڑا اعزاز ہے جو انہیں حاصل ہے۔ اس کے بعد لارڈ ایوبری تشریف لائے اور نہایت ادب و احترام کے ساتھ حضور انور کو السلام علیکم کہا۔ انہوں نے بتایا کہ پہلی دفعہ مجھے جماعت احمدیہ سے تعارف اس وقت ہوا جب وہ Human Rights کمیشن کے چیئرمین تھے اور انہیں معلوم ہوا کہ ضیاء الحق کی حکومت جماعت احمدیہ کے معصوم افراد کو بلاجواز ظلم و ستم کا نشانہ بنا رہی ہے۔ اس کے بعد یہ تعلق بڑھتا چلا گیا اور انہیں متعدد بار جماعت کے جلسوں میں بھی شرکت کا موقع ملتا رہا۔ انہوں نے کہا کہ اتنی بڑی تعداد میں اتنی قوموں اور ملکوں سے لوگوں کا یہاں جمع ہونا بہت خوشکن ہے اور امن و اتحاد کی بہترین مثال ہے۔ انہوں نے پاکستان اور انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ پر ہونے والے مظالم پر اظہار افسوس کیا اور کہا کہ وہ اس سلسلہ میں ہمیشہ اپنا کردار ادا کرتے رہیں گے۔ انہوں نے دعا کی کہ جس طرح جماعت احمدیہ گزشتہ صدی میں ترقی کرتی رہی اسی طرح اگلی صدی میں بھی یہ سلسلہ جاری رہے۔ انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں کوئی اور جماعت ایسی نہیں جو اس طرح بنی نوع انسان کی بے لوث خدمت کرنے والی ہو لہذا یہ جماعت ایک منفرد مقام کی حامل ہے۔

(باقی آئندہ)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ درج ذیل ہے۔ اس ویب سائٹ پر گزشتہ پندرہ سال میں ایسے تمام مضامین اور نظموں کا انڈیکس موجود ہے جو الفضل ڈائجسٹ کے لئے منتخب کئے گئے تھے۔

http://www.alislam.org/alfazal/d/

مختلف مذاہب میں روزہ کا تصور

قرآن شریف میں مومنوں سے ارشاد ہوتا ہے کہ تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو (البقرۃ:183)۔ اس آیت قرآنی سے ثابت ہوتا ہے کہ انسانی اور مذہبی تاریخ میں زمانہء قدیم سے ہی روزہ کا تصور موجود ہے۔ یہ اور بات ہے کہ ہر دَور اور مذہب میں اس کی تفاصیل کسی حد تک مختلف ہیں لیکن ان کا ایک مشترک مقصد ذہنی وجسمانی پاکیزگی، تقویٰ اور رضائے الٰہی کا حصول ہے۔

ماہنامہ ''النور'' امریکہ، ستمبر، اکتوبر 2006ء میں مکرمہ حسنیٰ مقبول احمد صاحبہ کا ایک مضمون شامل اشاعت ہے جس میں مختلف مذاہب میں روزہ کے تصور سے متعلق حقائق پیش کئے گئے ہیں۔

☆ **ہندو مذہب** میں روزے کو روحانی ترقیات کا ذریعہ خیال کیا جاتا ہے۔ اس مذہب کے ماننے والوں کا خیال ہے کہ روزہ نہ صرف ایمان کا ایک رکن ہے بلکہ یہ خود کو منظّم کرنے کا ایک بہترین آلہ ہے۔ اس فلسفہ کے مطابق خوراک بندے کی محسوسات کو ایک تشکر کا احساس بخشتی ہے جبکہ فاقہ کشی سوچ بچار اور استغراق کی اہلیتوں میں اضافہ کا باعث ہوتی ہے۔ روزہ سے متعلق ہندوؤں کا یہ فلسفہ لقمان کے اس قول کا مصداق ہے جس کے مطابق جب معدہ بھرا ہوا ہوتا ہے تو ذہانت حالتِ نیند میں چلی جاتی ہے، حکمت گونگی ہوجاتی ہے اور جسمانی اعضاء تقویٰ کے کاموں کے قابل نہیں رہتے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں: ''ہندو مذہب کو دیکھا جائے تو اُن میں بھی کئی قسم کے برت پائے جاتے ہیں اور ہر قسم کے برت کے متعلق الگ الگ شرائط اور قیود ہیں جن کا تفصیلی ذکر اُن کی کتاب ''دھرم سندھو'' میں پایا جاتا ہے۔ انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا میں بھی ہندو اور جین مت کے روزوں کا ذکر کیا گیا ہے اور **زرتشتی مذہب** کے متعلق بھی لکھا ہے کہ زرتشت نے اپنے پیروؤں کو روزے رکھنے کی تلقین کی تھی''۔ یعنی مختلف دنوں کی اہمیت کے لحاظ سے مہینے کے مختلف دنوں میں مثلاً پورے چاند یعنی بدر کے دن روزہ رکھا جاتا ہے، اسی طرح گیارھویں کو بھی روزہ رکھتے ہیں۔ مہینے کے علاوہ ہفتے میں بھی چند دن مخصوص ہیں جن میں روزہ دار اپنی سہولت سے دن چن سکتا ہے اور اپنی پسند کے دیوتا اور دیوی کے لئے روزہ رکھ سکتا ہے۔ ایک قسم کا روزہ نو دن تک کا بھی ہوتا ہے۔ روزہ کے دوران کھانے پینے سے مکمل پرہیز کے بجائے چند اشیاء کو اس دن کھانے میں شامل نہیں کیا جاتا اور یہ حفظانِ صحت کے اصولوں پر عمل کرتے ہوئے طے کیا جاتا ہے مثلاً بعض روزے ایسے ہیں جن میں نمک استعمال نہیں کرتے، بعض میں صرف پھل کھاتے ہیں اور اناج ممنوع ہوتا ہے، جبکہ چائے اور مشروبات وغیرہ کی اجازت ہوتی ہے، وغیرہ۔

☆ **Judaism** حضرت یعقوب کے چوتھے بیٹے یہودا (Juda) کے نام پر ہے جو یُوسف (Joseph) کے بھائی بھی تھے۔ آج اس مذہب کی جو شکل ہے، اس کی ابتدا حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں مصر کنعان میں ہوئی تھی۔ یہ لوگ Old Testament پر یقین رکھتے ہیں جس میں 39 کتب ہیں جن میں سے پانچ کتب تورات کی ہیں جو Ten Commandments پر مشتمل ہیں۔ دن میں تین نمازیں پڑھتے ہیں۔ روزہ عبادات کا ایک اہم رکن ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ ان کے روزہ کے بارہ میں فرماتے ہیں: ''تورات میں لکھا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب طُور پر گئے تو انہوں نے چالیس دن رات کا روزہ رکھا اور ان ایام میں انہوں نے کچھ کھایا نہ پیا۔ چنانچہ لکھا ہے: ''سو وہ (یعنی موسیٰؑ) چالیس دن اور چالیس رات وہیں خداوند کے پاس رہا اور نہ روٹی کھائی اور نہ پانی پیا۔'' (تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 372 بحوالہ خروج باب 34 آیت 28)

حضرت داؤد علیہ السلام زبور میں فرماتے ہیں: ''میں نے تو ان کی بیماری میں جب وہ بیمار تھے ٹاٹ اوڑھا اور روزے رکھ رکھ کر اپنی جان کو دکھ دیا۔'' (زبور باب 35 آیت 13)۔ یسعیاہ نبی فرماتے ہیں: ''دیکھو تم اس مقصد سے روزہ رکھتے ہو کہ جھگڑا رگڑا کرو اور شرارت کے مکّے مارو پس اب تم اس طرح کا روزہ نہیں رکھتے ہو کہ تمہاری آواز عالمِ بالا پر سُنی جائے۔'' (یسعیاہ باب 58 آیت 13)۔ اسی طرح دانی ایل اور یوایل نبی کے ارشادات بھی روزہ سے متعلق ملتے ہیں۔ ماضی میں روزہ اس مذہب کی عبادات میں کافی اہمیت کا حامل رہا ہے لیکن اب زیادہ تر یہ ''کفارے کے دن کا روزہ'' پر یقین رکھتے ہیں۔ اس دن اس مذہب کے ماننے والے کھانے پینے سے اجتناب کرتے ہوئے اپنے توڑے ہوئے وعدوں کیلئے معافی مانگتے ہیں۔ ان کا اعتقاد ہے کہ اس دن جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور معافی کے تمام خواستگار خواہ وہ اس مذہب سے تعلق رکھتے ہیں یا نہیں توبہ کے اس دروازے میں سے داخل ہوسکتے ہیں۔ اس دن نہ صرف کھانے پینے کا ہی روزہ نہیں ہوتا بلکہ چار اور پابندیاں بھی ایک توبہ کرنے والا اپنے اوپر عائد کرلیتا ہے یعنی اس دن پرفیوم اور لوشن، ازدواجی تعلقات، نہانے دھونے اور چمڑے کے جوتے پہننے سے اجتناب برتا جاتا ہے۔ توبہ کرنے کے علاوہ اس دن روزہ دار ذاتی محاسبہ اور تجزیہ بھی کرتا ہے اور اپنے ذہن سے ایسے بوجھ اتارنے کا عہد کرتا ہے جو ذہنی آلودگی کا باعث بنتے ہیں۔

☆ **زرتشتی مذہب** کی بنیاد حضرت زرتشتؑ نے 1500 قبل مسیح ایران میں رکھی تھی۔ اس مذہب کے مطابق دنیا میں دوقوتیں ہوتی ہیں ایک اچھی جسے The Wise Lord کہا جاتا ہے اور ایک بری جسے The Destructive Spirit کہتے ہیں۔ زرتشت نے ان کو ان سب بتوں کی پوجا سے منع کر کے The Wise Lord کی قوت کے سامنے جھکنے کو کہا۔ یہ لوگ دن میں پانچ وقت باوضو ہو کر کھڑے ہونے کی حالت میں سورج، آگ، یا روشنی کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ اس مذہب میں روزہ رکھنا سختی سے منع ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ اگر ایک انسان میں کافی طاقت موجود نہیں ہوگی تو وہ برائیوں کا مقابلہ کیسے کرسکتا ہے اور نسل کیسے آگے بڑھا سکتا ہے۔ اس مذہب میں کھانے پینے کی اشیاء میں سے کچھ بھی منع نہیں ہے البتہ ضرورت سے زیادہ کھانا جس کے نتیجے میں کاہلی پیدا ہوسکتی ہے، منع ہے۔

☆ **بدھ ازم** کی بنیاد چھٹی صدی عیسوی میں ایک ہندو شہزادے نے انڈیا میں رکھی، یہ ہندوازم سے نکلا ہوا ایک مذہب ہے۔ جہاں مہاتما بُدھ کو تصویروں میں Fasting Buddha کے روپ میں دکھایا جاتا ہے وہاں اس کے برعکس بدھ ازم میں روزے کی اب پہلے جیسی پابندی نہیں ہے۔ ان کے ماننے والوں کا کہنا ہے کہ یہ مذہب کسی خاص عقیدے کا پابند نہیں بلکہ آزادی اور آسانی پسند مذہب ہے۔ ہر برائی کا نتیجہ برا ہوتا ہے اور کوئی توبہ اور روزے وغیرہ اس برائی کے اثر کو زائل نہیں کرسکتے جب تک کہ اس کی سزا نہ ملے، برائی کی سزا سے نجات کا کوئی راستہ نہیں ہے سوائے اس کے کہ مکمل طور پر برائی چھوڑ دی جائے۔ اسی مذہب کے ایک اور گروہ کے مطابق مہینے میں چار دن مقدس ہوتے ہیں جنہیں Fast days کہتے ہیں لیکن مکمل روزہ یعنی کھانے پینے سے مکمل پرہیز اس مذہب کے ارکانِ عبادت میں شامل نہیں ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مہاتما بُدھ نے اپنی زندگی کے کئی سال مسلسل روزہ کی حالت میں گزارے اور بہت عرصہ نہایت قلیل مقدار (دن میں چند دانے چاول) کی خوراک میں گزارہ کیا۔

☆ **شنٹوازم** کا لفظی مطلب ہے "The Way of the gods"۔ اس مذہب کا کوئی ایک باقاعدہ بانی نہیں ہے بلکہ 600 قبل مسیح کے کچھ عقائد کو ایک نظام کے تحت ترتیب دے کر کتابوں کی صورت میں یہ مذہب منظر عام پر آیا۔ چھٹی صدی عیسوی میں ان عقائد پر کام ہوا۔ مذہبی رہنما جنہوں نے پوجا کے دوران چڑھاوے چڑھانے ہوتے ہیں وہ اس تقریب کیلئے خود کو روزہ رکھ کر اور باوضو ہو کر تیار کرتے ہیں۔ کچھ تو بڑے خداؤں کی پوجا کیلئے تین دن کا روزہ رکھتے ہیں اور کچھ دوسرے درجے کے خدا یا دیوی دیوتا کیلئے دو دن کا روزہ رکھتے ہیں۔ روزہ دار بعض مخصوص غذائیں مثلاً لہسن اور پیاز، شراب وغیرہ سے پرہیز کرتا ہے اس کے علاوہ آسائشوں کا استعمال اور میوزک سننا وغیرہ بھی روزہ کی حالت میں ممنوع متصور ہوتا ہے۔ روزہ کیلئے پوجا کے دنوں کے علاوہ کوئی اور مخصوص دن نہیں ہیں۔

☆ **کنفیوشین ازم** کے بانی شئی کنگ (کنفیوشیئس) تھے۔ اس مذہب کی عبادت کا محور پانچ بادشاہوں کی کتابیں ہیں اور چھٹی خود کنفیوشیئس کی ہے جو ان کی وفات کے بعد مرتب کی گئی تھی۔ ان کتابوں کا اصل مقصد Divine Law, Moral, & Ethical قدروں کو اپنی زندگیوں میں شامل کرنا ہے۔ لٹریچر میں ان کی عبادت کا کوئی طریق بیان نہیں کیا گیا ہے۔

☆ جین ازم یعنی فاتحین کا مذہب۔ اس کی ابتدا انڈیا میں پانچویں صدی قبل مسیح میں ہوئی تھی اس مذہب کے بانی کا نام شہزادہ مہاویرا ہے۔ ان کے مندروں میں چوبیس بزرگوں اور بتوں کی پوجا کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ دن میں کم ازکم ایک مرتبہ ایک گھنٹہ بغیر وقفہ کے ہر جینی مراقبہ کرتا ہے کہ وہ کیسے اس دنیا میں پُرسکون ہوسکتا ہے اور روحانی بلندی حاصل کرسکتا ہے۔ اگر ممکن ہوتو روزانہ تین بار یہ مراقبہ کیا جاتا ہے۔ اس مذہب میں روزے کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے، روحانی ترقی کے علاوہ روزہ کا مقصد مہاویرا کی اس قربانی کی یاد کو منانا ہے جب مہاویرا تقریباً چھ ماہ تک مسلسل روزے کی حالت میں رہا۔ جین ازم میں خواتین مردوں اور راہب، راہباؤں وغیرہ سے زیادہ روزے رکھتی ہیں۔ روزوں کے لئے دنوں کی کوئی قید نہیں ہے۔ جینی اپنی سہولت سے سال میں کسی بھی وقت روزہ رکھ سکتا ہے البتہ مون سون کے دنوں اور تہواروں پر روزوں کا زیادہ رواج ہے۔ روزے میں کھانے پینے کے لحاظ سے مختلف قسم کی پابندیاں ہیں۔ مکمل طور پر کھانے اور پینے سے پرہیز، اپنی بھوک سے کچھ کم کھانا، اپنے کھانے کی ورائٹی کو کم یا محدود رکھنے کی نیت کرنا اور روزے کے دن اپنی پسندیدہ ترین خوراک سے پرہیز رکھنا وغیرہ۔ بعض راہب مہینوں بلکہ سال تک روزہ کی حالت میں رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس مذہب میں موت تک کا روزہ بھی جائز ہے۔ جب ایک جینی یہ سمجھتا ہے کہ اب اس کا جسم روحانی لحاظ سے بیکار ہو چکا ہے اور موت یقینی ہے تو وہ اس موت کی تیاری میں کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے۔

☆ **ٹاؤازم** کی بنیاد چین میں چھٹی صدی قبل مسیح میں لاؤزے نے رکھی۔ چونکہ ان کی عبادت کا کوئی اپنا طریق نہیں ہے اس لئے زیادہ تر یہ لوگ بدھ مت کے دیوتاؤں کی پوجا کرتے ہیں، آباؤاجداد کے مزاروں، تصویروں یا نام کی تختیوں پر چڑھاوے چڑھاتے ہیں۔ اس مذہب میں روزے کو بنیادی حیثیت حاصل ہے اور

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 29 ستمبر 2007ء میں شامل اشاعت مکرم مرزا محمود احمد صاحب کی ایک نظم سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

ماہ رمضان نویدِ رحمت ہے
آیۂ خیر وجہ برکت ہے
زندگی میں یہ ماہ پھر آیا
خوش نصیبی ہے اور سعادت ہے
ہر گھڑی عرش سے پیامِ سکوں
ہر گھڑی غیب سے بشارت ہے
'چل رہی ہے نسیم رحمت کی'
رنگ پر شانِ استجابت ہے

اس کا مقصد اپنے جسم اور ذات کو پلیدگیوں سے پاک رکھنا ہے۔ان کے عقیدے کے مطابق بظاہر ایک رزیل و ناپاک شخص بھی حالتِ روزہ میں بہترین عبادت گزار متصور ہوتا ہے۔مزید یہ کہ روزہ ارواح اور جنّات سے ملاقات کا ایک قطعی اور یقینی ذریعہ ہے۔

☆ **عیسائیت** کا آغاز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ذریعے فلسطین سے ہوا۔عیسائی اپنی عبادت میں عہد نامہ جدید کو شامل کرتے ہیں، جس میں انجیل کی چار کتابوں کے علاوہ 23 اور کتابیں بھی شامل ہیں۔ ان کی انفرادی عبادت میں کوئی خاص طریق نہیں۔ جبکہ باجماعت عبادت میں مقدس کتاب میں سے پڑھنا، خطبات سننا، ساز کے ساتھ گانا سننا اور گانا وغیرہ شامل ہے۔روزہ سے متعلق حضرت مسیح علیہ السلام کی اپنے حواریوں کو ہدایت کی کہ:''جب تم روزہ رکھو تو ریاکاروں کی طرح اپنی صورت اُداس نہ بناؤ کیونکہ وہ اپنا مُنہ بگاڑتے ہیں تاکہ لوگ اُن کو روزہ دار جانیں میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنا اجر پاچکے۔ بلکہ جب تو روزہ رکھے تو اپنے سر میں تیل ڈال اور مُنہ دھو تاکہ آدمی نہیں بلکہ تیرا باپ جو پوشیدگی میں ہے تجھے روزہ دار جانے۔اس صورت میں تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے تجھے بدلہ دے گا۔'' (متی باب 6 آیت 16 تا 18، تفسیر کبیر جلد دوم)

پہلے پہل عیسائیت میں یہ بات عام پائی جاتی تھی کہ خوراک چونکہ ایک دنیاوی لذت کا ذریعہ ہے اور اس کے ذریعہ سے جسم میں شیطان داخل ہوتا ہے اور نتیجے کے طور پر انسان روحانیت سے دور ہوجاتا ہے۔اسی طرح جب حضرت عیسیٰ ؑ کے حواری ایک بدرُوح کو نہ نکال سکے تو ''اُس کے شاگردوں نے تنہائی میں اُس سے پوچھا کہ ہم اسے کیوں نہ نکال سکے تو اُس نے اُن سے کہا کہ یہ قسم دُعا اور روزہ کے سوا کسی اور طرح نہیں نکل سکتی''۔ اس کے علاوہ بسیار خوری کو عیسائیت میں سات مہلک اور جان لیوا گناہوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

عیسائیت میں بہت سے فرقے جنم لے چکے ہیں اور کم وبیش ہر فرقے کے پیروکار روزہ کو خدا سے قربت، جسمانی پاکیزگی، عجز وانکسار اور مؤاخات کے استحکام کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔عیسائیت کے سب سے زیادہ مروجہ روزوں میں ایسٹر سے چالیس روز قبل اور ایسٹر کے دوسرے روزے شامل ہیں۔اس کے علاوہ دورانِ سال باقاعدہ ہر ہفتے، ہر عشرے، ہر چالیس دن کے بعد روزے رکھنے کا طریق بھی بہت عام ہے۔بائبل کے عہدنامہء جدید اور قدیم دونوں میں روزے کی فرضیت کا ذکر ملتا ہے۔بائبل کے مطابق اور قرآن کریم بھی جس کی تصدیق کرتا ہے' حضرت عیسیٰ ؑ نے چالیس دن اور چالیس راتوں تک روزے رکھے تھے۔اس کے علاوہ عیسائی مبلغین کو بھی تبلیغ کیلئے روزہ کی حالت میں اِردگرد کے علاقوں میں بھیجا جاتا رہا۔

☆ **اسلام** میں روزہ کی فرضیت پر اور نفلی روزے رکھنے پر بہت زور دیا گیا ہے بشرطیکہ اس معاملے میں میانہ روی اختیار کی جائے۔ اسلامی نماز کی طرح اسلامی روزے بھی صرف خدا کی خاطر رکھے جاتے ہیں۔رمضان کے فرض روزوں کے علاوہ کچھ اور فرض روزوں کا ذکر بھی قرآن کریم اور احادیث سے ثابت ہے، مثلاً رمضان کے چھٹے ہوئے روزوں کی قضاء، کفّارہ ظِہار کے روزے، کفارہ قتل کے روزے، عمدًا رمضان کا روزہ توڑدینے کی سزا کے ساٹھ روزے، کفّارۂ قسم کے روزے، نذر کے روزے، حجِ تمتع یا حجِ قران کے روزے، بحالتِ احرام شکار کرنے کی وجہ سے روزہ، بحالتِ احرام سر منڈوانے کی وجہ سے روزہ۔ اور مسنون اور نفلی روزوں میں شوال کے چھ روزے، عاشورہ کا روزہ، صوم داؤد علیہ السلام یعنی ایک دن روزہ اور ایک دن افطار، یوم عرفہ کا روزہ اور ہر اسلامی مہینے کی 15,14,13 تاریخ کا روزہ شامل ہیں۔

☆ **سکھ ازم** (یعنی حواریوں کا مذہب) شمالی انڈیا کے پنجاب کے علاقہ سے شروع ہوا۔ بابا نانک اس کے گرو تھے۔لیکن تحقیق بتاتی ہے کہ بابا نانک کے کسی جانشین نے اس مذہب کی باقاعدہ بنیاد ڈالی تھی۔ان کی روزمرہ کی عبادت کوئی نہیں ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ بھوکے رہنا یا روزہ رکھنا صحت کیلئے اچھا ہے اگر ڈاکٹر کے مشورے سے کیا جائے لیکن مذہباً روزے کا کوئی تصور نہیں ہے۔اس کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ خدا نے انسان کو جسم دیا ہے یعنی جسم روح کیلئے ایک مندر یا گرجا کی حیثیت رکھتا ہے اور ضروری ہے کہ اس جسم کی نشوونما کا بہترین خیال رکھا جائے۔

☆ مورمن (1830) فرقہ کی بنیاد Joseph Smith نے امریکہ میں 1830 میں رکھی۔ ان کا عقیدہ ہے کہ بائبل تحریف کا شکار ہوچکی ہے (اور اب ان کی اپنی بائبل ہے) اور یہ کہ اب Joseph Smith کو خدا نے نبی بنا کر بھیجا ہے تاکہ عیسائیت کو بچایا جاسکے۔خدا کی طرف سے ان کے نبی کو جو وحی موصول ہوتی رہی ہے اسے انہوں نے ایک کتاب Book of Mormons کی شکل میں مرتب کیا ہے۔اس کے علاوہ دو اور کتب Doctrines of Covenants & The Pearl of Great Price کو بھی مقدس صحیفوں کا درجہ حاصل ہے۔ان تعلیمات کے مطابق خدا کبھی انسان تھا اور ایک انسان کیلئے یہ قطعی طور پر ممکن ہے کہ Mormon beliefs پر عمل پیرا ہوکر اس درجہ پر پہنچ جائے کہ خدا بن جائے۔ان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ خدا یعنی The Father اس وقت اپنی بیویوں جن کی روحانی اولاد ہے، کے ساتھ ایک سیارے پر جو کہ ستارے Kolob کے قریب واقع ہے موجود ہے۔ ہر اچھے مورمن کیلئے ضروری ہے کہ وہ کم ازکم دو سال تک ایک مبلغ کے فرائض سرانجام دے۔ان کے عقائد میں سے اہم یہ ہیں: خدا پہلے کبھی انسان تھا اور ہر انسان کیلئے یہ ممکن ہے کہ ایک دن خدا بن جائے اور اپنے سیارے پر جابسے جیسا کہ آج کل خدا ایک سیارے پر بس رہا ہے، ان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کبھی Lucifer کے بھائی تھے لیکن حضرت عیسیٰ ؑ زمین پر بسنے والوں کی روحانی ترقی سے متعلق بہتر منصوبہ بندی کرتے ہوئے نجات دہندہ کا درجہ پاگئے، وہ روحیں جو خدا کی راہ میں جوش و جذبہ سے نہیں لڑسکیں وہ حبشی النسل بن کر زمین پر پیدا ہوئے جبکہ آج جو سفید فام زمین پر ہیں وہ خدا کی طرف سے لڑنے والی مجاہدانہ روحیں تھیں، یہی وجہ ہے کہ Mormanism میں کالے رنگ یعنی حبشی النسل کو مبلغین کا درجہ نہیں دیا جاتا۔

بعض مورمن ہر مہینے پہلی اتوار کو روزہ رکھتے ہیں۔ مسلسل دوپہر تک کچھ نہ کھانا پینا ہی ان کا روزہ ہے۔اپنے دو وقت کے کھانے کے برابر پیسے چرچ کو دیتے ہیں جو چرچ کا پادری ضرورتمندوں کو کھانا کھلانے اور دیگر ضروریات پوری کرنے کیلئے خرچ کرتا ہے۔روزے کے دوران اکٹھے ہوکر دعائیں کرنا روزہ کا اہم جزو ہے اور اس کے بغیر روزے کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔روزہ اور دعا کا امتزاج انہیں اس قابل بناتا ہے کہ وہ اکٹھے بیٹھ کر اپنی مذہبی حالت کی طرف توجہ دیں جسے Testimony کہا جاتا ہے۔ خدا سے مناجات اور قربت کیلئے بھی مورمن روزے کا سہارا لیتے ہیں۔

☆ **بہائی ازم** (1863 CE) شیعہ فرقہ کی ایک شاخ ہے۔ دن میں صبح دوپہر اور شام کیلئے کُل نو رکعات نماز ادا کی جاتی ہے اور سوائے نمازِ جنازہ کے اور کوئی نماز باجماعت ادا نہیں کی جاتی۔ان نو رکعات پر جو کہ اس مذہب کے بانی 'بہاء اللہ' نے تجویز کی تھیں، سارے بہائی آج تک بھی متفق نہیں ہوسکے اور بیشتر لوگ دن میں ایک بار کھانا کھانے سے قبل خاموشی سے دعا کرنے کو ہی پورے دن کی عبادت کے طور پر کافی خیال کرتے ہیں۔اس عقیدہ کے مطیع بہائی کیلینڈر کے 19 ویں مہینے میں 2 مارچ سے شروع ہوکر 20 مارچ تک سورج کے طلوع ہونے سے لے کر غروب ہونے تک روزہ رکھتے ہیں۔ دیگر مذاہب کی طرح بہائی ازم میں بھی روزے کا مقصد خدا سے محبت اور روحانی ترقیات حاصل کرنا ہے۔اس شریعت میں روزے میں کھانے پینے سے پرہیز کے علاوہ روز مرہ کے معمولات میں اور کوئی پابندی مذکور نہیں ہے۔

☆ ان مذاہب کے پیروکار کے علاوہ دنیا میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جن کا کسی خاص مذہب سے تعلق نہیں ہے لیکن وہ بعض پرانے عقائد اور رسم و رواج سے کچھ اس طرح نسلاً بعد نسل بندھ گئے ہیں کہ آج بھی انہی عقائد پر سختی سے کاربند ہیں۔ان راسخ الاعتقاد لوگوں کو عام اصطلاح میں Eastern Orthodox کہا جاتا ہے (یہ عیسائیوں کا ہی ایک فرقہ ہے)، ان کے بارے میں ذکر ملتا ہے کہ یہ روزہ کے دوران گوشت، دودھ سے بنی ہوئی اشیاء اور مچھلی وغیرہ کا استعمال نہیں کرتے۔ روزوں میں Lent یعنی ایسٹر سے چالیس دن پہلے کا روزہ، The Dormition Fast, The Apostle's Fast, اور The Nativity Fast زیادہ مشہور ہیں۔بعض استثنائی حالات کے علاوہ ہر بدھ وار اور جمعہ کے دن روزہ رکھا جاتا ہے۔

☆ Pagans ایسے لوگ ہیں جن کا کوئی ایک خاص مذہب نہیں ہے۔ یہ لوگ حضرت ابراہیم ؑ کے لائے ہوئے مذہب یعنی خدا کی وحدانیت کے مذہب کو چھوڑ کر مغربی روحانی اور مذہبی اقدار کے ساتھ منسلک ہوگئے۔ان کا ایمان ہے کہ خدائی قوتیں فطرت کی ہر چیز میں موجود ہیں اور تمام زندہ چیزوں کے لاشعور کے مجموعہ سے ایک ایسی ہستی جنم لیتی ہے جس کو سب سے اوپر مانا جاسکتا ہے اور Deities کا درجہ دیا جاسکتا ہے۔اور یہی نہیں بلکہ یہ اقدار مقامی رجحانات کے باعث مزید تغیر پذیر ہوتے گئے۔جس کا ماڈرن پیگنزم پر یہ اثر پڑا ہے کہ عیسائی ملکوں میں رہنے والے Pagans کا اپنا ایک مذہب ہے جو اپنے اندر عیسائیت کی تعلیمات کا رنگ بھی رکھتا ہے۔ اسی طرح Hinduism سے نکلا ہوا Paganism اپنا ایک مختلف رنگ رکھتا ہے۔بالفاظِ دیگر انہوں نے Natural and Polytheistic مذاہب کی اقدار کو اپنا لیا اور ''مشرک'' کہلائے۔ان میں روزے کا رواج ہے۔ روزہ ان کی مذہبی عبادت تو متصور نہیں کی جاسکتی لیکن یہ لوگ طہارت و پاکیزگی کیلئے 21 مارچ اور 22 ستمبر کو، جب رات اور دن کی لمبائی ایک جیسی ہوتی ہے، روزہ رکھتے ہیں۔بعض لوگ چاروں موسموں کے شروع میں روزے رکھتے ہیں۔ ان سب روزوں کا ایک ہی مقصد ہوتا ہے کہ گزشتہ موسم کا اثر زائل کرکے خود کو پورے طور پر اگلے موسم کیلئے تیار کیا جائے۔

قبولیت دعا کا نشان

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 10 جنوری 2007ء میں مکرم ماسٹر عزیز احمد صاحب کے قلم سے حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوریؓ کی قبولیتِ دعا کا ایک نشان شائع ہوا ہے۔

آپ بیان کرتے ہیں کہ خاکسار کو چند سال محترم ماسٹر مولا بخش صاحب (والد محترم مولانا منیر احمد صاحب عارف) کی رفاقت میں تدریس کا موقعہ ملا ہے۔1960ء کی دہائی میں مکرم ماسٹر صاحب کے بیٹے مکرم محمود احمد صاحب نے ویٹرنری کالج لاہور میں داخلہ کے لئے درخواست دی جو عرصہ تین ماہ میں امید وبیم کے کئی مراحل سے گزرکر اُن کے داخلہ پر منتج ہوئی۔مکرم ماسٹر صاحب مرحوم نے مجھے بتایا کہ اس بچے کا داخلہ اعجازی رنگ میں ہورہا ہے کیونکہ محمود کے درخواست بھجوانے کے بعد میں نے حضرت مولانا ابراہیم صاحب بقاپوریؓ کی خدمت میں دعا کی درخواست لکھی تو جواب آیا کہ:'' داخلہ انشاء اللہ ہو جائے گا''۔ میں مطمئن ہوگیا اور اپنی بساط کے مطابق خود بھی دعا کرنے لگا۔دو ماہ بعد لڑکا انٹرویو دے کر آیا تو بتایا کہ انٹرویو تو اچھا ہوگیا لیکن داخلہ بہت مشکل ہے کیونکہ وہاں بڑی بڑی سفارشیں گئی ہوئی ہیں۔ چنانچہ ہفتہ عشرہ کے بعد کالج کی طرف سے جواب آگیا کہ تم منتخب نہیں ہوسکے۔میں نے پھر حضرت مولانا صاحب کی خدمت میں درخواست لکھی اور بتایا کہ کالج کی طرف سے انکار کا خط آگیا ہے۔حضرت مولانا نے جواباً تحریر فرمایا کہ'' اللہ تعالیٰ مخالفوں سے کام کروائے گا اور اس بچے کا داخلہ ہوگا''۔

یقین، توکل اور ایمان باللہ کا یہ بلند مقام دیکھئے کہ تقریباً ایک ماہ بعد کالج کی طرف سے خط ملا کہ سندھ سے فلاں امیدوار جو منتخب ہوا تھا، وہ داخلہ نہیں لے رہا اس لئے وہ سیٹ تمہیں دی جاتی ہے لہٰذا فلاں تاریخ تک آکر داخل ہوجاؤ۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 20 ستمبر 2007ء میں شامل اشاعت مکرم چودھری شبیر احمد صاحب کی ایک نظم سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

ہزار برکتیں لے کر مہ صیام آیا
ہر اک بشر کے لئے عفو کا پیام آیا
ہمیں اے جانِ تمنا تھا انتظار ترا
خوشا کہ عمر میں تُو پھر بحسن تام آیا
ہے ابتداء میں جو رحمت نجات آخر میں
لئے ہے وسط میں بخشش مہ صیام آیا

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
12th September 2008 –18th September 2008

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 12th September 2008

00:00	Tilaawat & MTA News
01:05	Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 16, recorded on 6th March 1987.
02:40	Seerat-un-Nabi (saw): a discussion about the life of the Holy Prophet Muhammad (saw).
03:20	Tilaawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
04:10	Dars-e-Hadith
04:20	Qur'an Quiz
05:20	Al Maaidah: a culinary programme teaching how to prepare a variety of dishes.
06:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
09:10	Indonesian Service
10:20	Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 17, recorded on 8th March 1987.
12:00	Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, from Baitul Futuh, London.
13:25	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
14:30	Bengali Reply to Allegations: a Bengali discussion programme replying to various allegations made against the Ahmadiyya Jama'at.
15:40	Seerat –un-Nabi (saw) [R]
16:10	Friday Sermon [R]
17:35	Tilaawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
18:35	Dars-e-Hadith
19:00	Arabic Service: Repeat of live Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
21:00	Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 17, recorded on 8th March 1987. [R]
22:30	Friday Sermon [R]

Saturday 13th September 2008

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:05	Lets Talk About Ramadhan: a discussion on issues related to Ramadhan.
01:40	Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded 8th March 1987.
03:00	Tilaawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
04:10	Seerat-un-Nabi (saw)
04:45	Friday Sermon: rec. on 12th September 2008.
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
08:30	Friday Sermon
09:45	Indonesian Service
10:45	Dars-e-Hadith
11:00	Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 18, recorded on 13th March 1987.
12:30	Tilaawat & MTA News
13:30	Bangla Shomprochar: variety of programmes in Bengali, including a discussion on Ahmadiyyat.
14:35	Question Time: an Urdu programme about Ramadhan.
15:15	Birds of Australia: A programme about Cockatiels.
15:50	Friday Sermon
16:55	Kehkashaan: a Ramadhan discussion programme.
17:30	Tilaawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
18:35	Dars-e-Hadith [R]
19:00	Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif, Hani Tahir and Mustapha Sabit.
21:05	Dars-ul Qur'an [R]
22:20	Seerat-un-Nabi (saw) [R]

Sunday 14th September 2008

00:00	Tilaawat
01:05	Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 18, recorded on 13th March 1987.
02:30	MTA International News
03:05	Tilaawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
04:10	Seerat-un-Nabi (saw): A programme about the life of the Holy Prophet (saw).
05:00	Friday Sermon: rec. on 12th September 2008.
06:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
08:40	Jamia Ahmadiyya UK class with Huzoor recorded on 9th June 2007.
10:00	Indonesian Service
11:00	Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 19, recorded on 15th March 1987.
12:25	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:40	Bengali Reply to Allegations: a discussion in Bengali replying to various allegations made against the Ahmadiyya Muslim Jamaat. Presented by Feroz Alam.
14:45	Ramadhan Question and Answer
15:55	Learning Arabic: lesson no. 11
16:25	Seerat-un-Nabi (saw)
17:30	Tilaawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
18:40	Dars-e-Hadith
19:00	Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
21:05	Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). [R]
22:25	Learning Arabic: lesson no. 11 [R]
23:00	Tilaawat [R]

Monday 15th September 2008

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:40	Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 15th March 1987.
03:15	Tilaawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
04:25	Learning Arabic: lesson no. 11.
05:00	Jalsa Seerat-un-Nabi (saw)
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
08:25	Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) class held with Huzoor. Recorded on 10th November 2007.
09:25	Medical Matters: Vaccinations
10:05	Friday Sermon: recorded on 1st August 2008.
11:00	Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 20, recorded on 20th March 1987.
12:45	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:50	Bangla Shomprochar
15:00	Friday Sermon, delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 20th July 2007.
15:55	Medical Matters
16:50	Seerat-un-Nabi (saw)
17:20	Tilaawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
18:30	Arabic Service
19:20	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 26th October 1995.
20:30	Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 20, recorded on 20th March 1987. [R]
22:10	Medical Matters
23:00	Tilaawat [R]

Tuesday16th September 2008

00:00	Tilaawat & MTA News
01:10	Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra).
02:40	Seerat-un-Nabi (saw)
03:10	Tilaawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
04:20	Friday Sermon: recorded on 20th July 2007.
05:15	Medical Matters
06:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
09:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) class with Huzoor, recorded on 11th November 2007.
10:15	Issues about Ramadhan
11:00	Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 21, recorded on 22nd January 1987.
12:05	Tilaawat & MTA News
13:55	Bangla Shomprochar
15:05	Jalsa Salana Holland: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 18th June 2006.
15:50	Seerat-un-Nabi (saw) [R]
16:15	News Review Special
16:30	MTA International News
17:00	Issues about Ramadhan
17:35	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
19:00	Arabic Service
19:50	Friday Sermon: Arabic translation of Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded 12th September 2008.
20:50	Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 22nd March 1987.
22:30	Issues about Ramadhan
23:05	Tilaawat

Wednesday 17th September 2008

00:00	Tilaawat
01:00	Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra).
02:40	Seerat-un-Nabi (saw): a discussion on the life of the Holy Prophet Muhammad (saw).
03:05	Tilaawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
04:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) class with Huzoor recorded on 11th November 2007.
05:15	Jalsa Salana Holland: concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 18th June 2006.
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
08:40	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class Huzoor recorded on 17th November 2007.
09:40	Indonesian Service
10:40	Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 22, recorded on 27th March 1987.
12:20	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:30	Bangla Shomprochar
14:30	Friday Sermon
16:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class [R]
17:25	Tilaawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
18:30	Arabic Service
19:25	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 31st October 1995.
20:30	Seerat-un-Nabi (saw)
21:10	Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 15, recorded on 27th March 1987. [R]
22:50	Tilaawat [R]

Thursday 18th September 2008

00:00	Tilaawat & MTA News Review
01:05	Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 15, recorded on 27th March 1987.
02:40	Seerat-un-Nabi (saw): a discussion programme on the topic of the Holy Prophet (saw) fear of God.
03:20	Tilaawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
04:25	From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra), recorded on 22nd March 1985.
06:00	Tilaawat & MTA News
08:05	Jamia Ahmadiyya class with Huzoor, recorded on 18th November 2007
09:10	Al Maaidah: cookery programme teaching how to prepare various dishes.
09:55	Indonesian Service
10:50	Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 23, recorded on 29th March 1987.
12:50	Tilaawat & MTA International News
13:30	Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 12th September 2008.
14:45	English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking Friends. Session no. 1. Recorded on 12th November 1995.
15:50	Seerat-un-Nabi (saw): a discussion programme about the Holy Prophet Muhammad (saw) fear of God.
16:35	Al Maaidah: a culinary programme teaching how to prepare a variety of dishes.
17:20	Tilaawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir.
18:25	Dars-e-Hadith: selected sayings of the Holy Prophet Muhammad (saw).
18:45	Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
21:00	Dars-ul Qur'an: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Class no. 23, recorded on 29th March 1987. [R]
23:00	Tilaawat [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 GMT & 17:00 GMT

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 15 | Friday 05 September , 2008 | Issue No. 36

صدسالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ شمالی امریکہ کی مختصر جھلکیاں

کیا خلافت احمدیہ کی سوسالہ تاریخ اس بات کی گواہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بے شمار فضل واحسانات جماعت پر فرمائے ہیں۔

جماعت کے خلاف دشمن کی بھی 120 سالہ تاریخ اور کوشش ہے اور وہ کوشش بھی اس بات کی گواہی دیتی ہے اور گواہی دیتے ہوئے ہمارے ایمانوں کو مضبوط کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دشمن کو ہمیشہ ناکامیوں اور نامرادیوں کا منہ دکھایا ہے۔

(سورۃ النور میں مذکور مضامین کے حوالہ سے جلسہ سالانہ کینیڈا کے اختتامی اجلاس میں احباب جماعت کو اہم نصائح پر مشتمل پُر معارف خطاب)

جماعت احمدیہ کینیڈا کے اختتامی اجلاس میں علمِ انعامی اور سندات کی تقسیم۔ معزز مہمانوں کے خطابات اور جماعت کو خراج تحسین ومبارکباد۔ ظہرانہ میں مہمانوں کی شرکت۔ اجتماعی ملاقاتیں۔ اعلانات نکاح۔ پریس میڈیا میں دورہ کی کوریج

(کینیڈا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر جھلکیاں)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

29/جون 2008ء بروز اتوار:

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد بیت الاسلام' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

جلسہ کی اختتامی تقریب

آج جماعت احمدیہ کینیڈا کے جلسہ سالانہ کا آخری دن تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ گیارہ بجکر دس منٹ پر اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور جلسہ گاہ (انٹرنیشنل سنٹر) کے لئے روانگی ہوئی۔ گیارہ بجکر پینتیس منٹ پر حضور انور جلسہ گاہ پہنچے۔ جونہی حضور انور جلسہ گاہ میں داخل ہوئے، ہر طرف سے پُرجوش اور بھرپور انداز میں نعرے بلند ہوئے اور جلسہ گاہ کچھ دیر تک نعروں سے گونجتی رہی۔ سٹیج پر بیٹھے ہوئے بعض مہمانوں نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ جلسہ سالانہ کے اس آخری اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے انگریزی ترجمہ سے ہوا۔ مکرم فلاح الدین عودہ صاحب نے تلاوت قرآن کریم پیش کی جبکہ اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ مکرم حمید الرحمٰن صاحب نے پیش کیا۔ بعدازاں مکرم فرحان قریشی صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

خوش الحانی سے پیش کیا اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ مکرم مبشر خالد صاحب نے پیش کیا۔

علم انعامی اور سندات کی تقسیم

اس کے بعد علم انعامی اور سندات دیئے جانے کی تقریب ہوئی۔ سالانہ کارکردگی کے لحاظ سے اول آنے والی مجلس خدام الاحمدیہ ایڈمنٹن کینیڈا نے حضور انور کے دست مبارک سے علم انعامی حاصل کیا۔ جبکہ دوسرے اور تیسرے نمبر پر آنے والی مجالس کے قائدین نے سندات خوشنودی حاصل کیں۔

مجلس اطفال الاحمدیہ کیلگری نارتھ ایسٹ نے اپنی سالانہ کارکردگی کے لحاظ سے اوّل آنے پر حضور انور کے دست مبارک سے علم انعامی حاصل کیا جبکہ دوم اور سوم آنے والی اطفال کی مجالس نے سندات خوشنودی حاصل کیں۔

ریجنل قائدین نے بھی اول، دوم اور سوم آنے پر سندات حاصل کیں۔

علم انعامی دیئے جانے کی تقریب کے بعد تعلیمی میدان میں نمایاں اور غیرمعمولی کامیابی حاصل کرنے والے طلباء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے گولڈ میڈل اور سرٹیفکیٹ عطا فرمائے۔ درج ذیل طلباء نے حضور انور کے دست مبارک سے میڈل اور سرٹیفکیٹ حاصل کئے۔

جونیئر ہائی سکول: جری احمد، خالد احمد، عاصم چوہدری، محمد احمد، عمران محمد، شیراز احمد، کامران انجم، باسل رضا بٹ، جری اللہ، طلال کاہلوں، شیراز چوہدری۔

ہائی سکول: منیب احمد، علی ایاز چٹھہ، حماد جاوید رانا، مقصود احمد منصور، حسان بیگ، اظہر گورایہ، فواد احمد چوہدری۔

کالج: عطاء الاول حمید۔

انڈرگریجوایٹ (Under Graduate):

کوکب اعوان، سلمان بشیر، محمد عثمان احمد، ڈاکٹر سلطان احمد چوہدری، عمر احمد، نعیم فاروقی، نجم میاں، محمد مسعود خان، نصر احمد طاہر۔

ماسٹر ڈگری (Master Degree): محمد احمد، فضل آر ایم چغتائی، شاہد منصور۔

Doctorial Degree: ڈاکٹر مبشر چغتائی صاحب۔

Professionals: ڈاکٹر مرزا محی الدین، ڈاکٹر اعجاز رؤف، ڈاکٹر حمید مرزا، ڈاکٹر لئیق طاہر، ڈاکٹر اقبال احمد خان، ڈاکٹر اطہر ندیم میاں۔

معزز مہمانوں کے خطابات

تقسیم ایوارڈ کی اس تقریب کے بعد بعض معززین نے اپنے ایڈریسز پیش کئے۔

✿...... سب سے پہلے میئر آف ٹورانٹو His Worship Mayor David Miller نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف نے کہا کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میں ٹورانٹو (Toranto) کی طرف سے آپ کو نیک خواہشات پہنچانے جارہا ہوں۔ میں آپ کو صد سالہ خلافت جوبلی کی مبارکباد بھی دیتا ہوں۔ مَیں یہاں کی جماعت احمدیہ سے بہت خوش ہوں کہ یہ بین المذاہب اتحاد اور باہمی رواداری اور امن میں ایک بہت بڑا کردار ادا کررہے ہیں۔ موصوف نے جماعت کینیڈا کو "Builder of Community" کا خطاب دیا اور کہا کہ میں جماعت کے موٹو "Love For All, Hatred For None" سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ یہ صرف ایک سلوگن ہی نہیں بلکہ "Statement of Faith" یعنی آپ کے دین کا حصہ ہے۔ مَیں اپنے شہر پر فخر کرتا ہوں کہ تمام دنیا کے لوگ یہاں آکر آباد ہوتے ہیں اور سب مل جل کر امن وآشتی سے رہ رہے ہیں اور اپنے شہر کے مستقبل پر فخر کرتا ہوں اور میں اس سے اس بات پر پُرامید ہوں کہ انسانیت کا مستقبل بہت روشن ہے۔ میں اس موقعہ پر آپ کا پھر شکرگزار ہوں کہ آپ نے مجھے موقعہ دیا ہے کہ میں اپنے خیالات آپ کے ساتھ Share کرسکوں۔ موصوف نے اپنے ایڈریس کا اختتام السلام علیکم پر کیا۔

✿...... His Worship Mayor Frank Scarpitti میئر آف مارکھم نے السلام علیکم کہہ کر اپنے ایڈریس کا آغاز کیا اور کہا کہ مجھے دعوت دینے کا بہت بہت شکریہ۔ موصوف نے کہا ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' ایک ایسی مثال پیش کرتی ہے جو دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے بہت موزوں ہے۔ یہاں بیشمار ایسے لوگ ہیں جو امن، باہمی افہام وتفہیم اور محبت کے لئے بہت سرگرم ہیں۔ مارکھم میں ہم تمام کمیونٹی کے لوگ بڑے امن اور سکون سے اکٹھے رہ رہے ہیں۔ جس پر ہمیں فخر ہے۔ جماعت احمدیہ کا کام جو وہ بین المذاہب امن اور آشتی کے لئے سرانجام دے رہے ہیں۔ ہم بہت قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ میں 2005ء میں بھی جلسہ میں شامل ہوا تھا اور ہال میں یہی جوش وخروش دیکھا تھا۔

موصوف نے حضور انور کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ کے کینیڈا کے سفر پر مَیں اچھی خواہشات کا اظہار کرتا ہوں۔ آپ کے یہاں کینیڈا آنے پر ہمیں بہت خوشی ہوئی ہے۔ آپ ہمیشہ کینیڈا تشریف لاتے رہیں۔ مارکھم اور کینیڈا آنے پر میں حضور کی خدمت میں تحفہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔

میئر نے حضور انور کی خدمت میں تحفہ پیش کیا۔ حضور انور نے خلافت جوبلی کے سوونیئرز میئر کو عطا فرمائے۔

✿...... اس کے بعد بریمپٹن شہر کی میئر Her. Worship Susan Fennell نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوفہ نے کہا جب میرے دفتر کی طرف سے مسجد کا پلان میرے پاس لایا گیا تو مَیں نے پوچھا کہ اس مسجد کا پلان تو بڑی مسجد کا تھا۔ اس کو چھوٹا کیوں کردیا گیا

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں